سیرت نبوی خاتم النبیین ﷺ

عہدِ نبوی خاتم النبیین ﷺ کے ماہ و سال (مدنی دور)

(1) فتح مکہ

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

091003001

(1) فتح مکہ کے اسباب میں سے ہے:

(الف) مدینہ منورہ کی چراگاہ پر حملہ　(ب) بدر کے مقتولین کا انتقام

(ج) بنو خزاعہ پر حملہ　(د) قریش کے معاشی مفادات کا تحفظ

091003002

(2) فتح مکہ کے موقع پر دار الامن قرار دیا گیا:

(الف) حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر　(ب) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر

(ج) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر　(د) حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر

091003003

(3) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی اونٹنی کا نام ہے:

(الف) قصویٰ　(ب) براق　(ج) ناقة　(د) ذو الفقار

(4) قدرت و اختیار رکھنے کے باوجود نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا اپنے بدترین دشمنوں کو معاف کر دینا شان دار مثال ہے:

091003004

(الف) امانت داری کی　(ب) عفو و درگزر کی　(ج) سخاوت کی　(د) ایثار و قربانی کی

091003005

(5) فتح مکہ کے موقعے پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے خانہ کعبہ کی چابی سپرد کی:

(الف) حضرت طلحہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے　(ب) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

(ج) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے　(د) حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

اضافی معروضی سوالات

(6) فتح مکہ کے موقعے پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی طرف سے کفار کے لیے عام معافی کا اعلان علامت ہے: 091003006

(الف) صبر و تحمل کی　(ب) عفو و درگزر کی　(ج) سخاوت کی　(د) ایثار و قربانی کی

091003007

(7) صلح حدیبیہ کے موقعے پر عرب قبائل میں سے مسلمانوں کے حلیف بنے:

(الف) بنو نضیر　(ب) بنو خزاعہ　(ج) بنو ہاشم　(د) بنو امیہ

091003008

(8) صلح حدیبیہ کے موقعے پر معاہدہ ہوا کہ فریقین دس سال تک ایک دوسرے سے نہیں کریں گے:

(الف) جنگ　(ب) بات چیت　(ج) دوستی　(د) چھیڑ چھاڑ

091003009

(9) مسلمان تقریباً دس ہزار کے لشکر کے ساتھ مکہ مکرمہ کے نواح میں جا پہنچے:

(الف) 6 ہجری میں　(ب) 7 ہجری میں　(ج) 8 ہجری میں　(د) 10 ہجری میں

www.ilmkidunya.com

(10) ابوسفیان، بدیل بن ورقا اور حکیم بن حزام جیسے لوگوں نے اسلام قبول کیا: 091003010

(الف) مہاجرین میں سے (ب) انصار میں سے (ج) یہود میں سے (د) قریش مکہ میں سے

(11) کس موقع پر حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ پر انتہائی عجز و انکسار کے جذبات غالب تھے؟ 091003011

(الف) فتح مکہ کے (ب) غزوہ بدر کے (ج) غزوہ احد کے (د) غزوہ تبوک کے

(12) فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی زبان پر آیات جاری تھیں: 091003012

(الف) سورۃ الفتح کی (ب) سورۃ الفاتحہ کی (ج) سورۃ البقرہ کی (د) سورۃ الناس کی

(13) نبی اکرم نے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ آج تم سب آزاد ہو: 091003013

(الف) تمام اہل مکہ کو (ب) تمام اہل مدینہ کو (ج) قریش مکہ کو (د) یہود و نصاریٰ کو

(14) خانہ کعبہ کو تین سو ساٹھ بتوں سے پاک فرمایا: 091003014

(الف) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ب) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
(ج) حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے (د) حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(15) حق آگیا اور باطل مٹ گیا، بے شک باطل: 091003015

(الف) مٹنے ہی والا ہے (ب) دبنے والا ہے (ج) پنپنے والا ہے (د) پھیلنے والا ہے

(16) فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے بیت اللہ کے اندر نماز پڑھی: 91003016

(الف) چار رکعت (ب) دو رکعت (ج) آٹھ رکعت (د) چھ رکعت

(17) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے خانہ کعبہ کی چابی حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد فرمائی: 091003017

(الف) ہجرت کے موقع پر (ب) صلح حدیبیہ کے موقع پر
(ج) فتح مکہ کے موقع پر (د) حجۃ الوداع کے موقع پر

(18) خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دی: 091003018

(الف) حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ب) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
(ج) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (د) حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(19) صرف دس روز میں دو ہزار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے: 091003019

(الف) غزوہ بدر کے نتیجے میں (ب) غزوہ احد کے نتیجے میں
(ج) فتح مکہ کے نتیجے میں (د) صلح حدیبیہ کے موقع پر

(20) حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ مکرمہ کا امیر مقرر فرمایا: 091003020

(الف) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے (ب) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
(ج) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (د) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

www.ilmkidunya.com

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	ج	2	الف	3	الف	4	ب	5	د	6	ب
7	ب	8	الف	9	ج	10	د	11	الف	12	الف
13	الف	14	ج	15	الف	16	ب	17	ج	18	الف
19	ج	20	الف								

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے عام معافی کا اعلان کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟ 091003021

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ آج میں تمھارے ساتھ اسی سلوک کا اعلان کرتا ہوں جو میرے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے تمام اہل مکہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ آج تم سب آزاد ہو، آج تم سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔

2۔ فتح مکہ کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا سعادت نصیب ہوئی؟ 091003022

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے خانہ کعبہ کو تین سو ساٹھ بتوں سے پاک فرمایا، آپ خاتم النبیین ﷺ نے ایک لکڑی پکڑی ہوئی تھی جس سے بتوں کو گراتے جاتے تھے اور اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے:

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝ (سورۃ بنی اسرائیل: 81)

ترجمہ: حق آ گیا اور باطل مٹ گیا، بے شک باطل مٹنے ہی والا ہے۔

3۔ فروغ اسلام کے حوالے سے فتح مکہ کی اہمیت مختصراً بیان کریں۔ 091003023

جواب: فتح مکہ کے نتیجے میں قریش کے تمام قبائل نے قبولِ اسلام میں پہل کی، حتیٰ کہ صرف دس روز میں دو ہزار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے، دینِ اسلام کو غلبہ حاصل ہوا، اسلام اور اہلِ اسلام کو عظمت و شان حاصل ہوئی، دشمنانِ اسلام کی سازشیں دم توڑ گئیں، آپ خاتم النبیین ﷺ کی قائدانہ صلاحیتیں رنگ لے آئیں، آپ خاتم النبیین ﷺ چند دن مکہ مکرمہ میں ہی قیام پذیر رہے اور حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ مکرمہ کا امیر مقرر فرمایا اور مکہ مکرمہ کے گرد و نواح میں جو بڑے بڑے بُت خانے تھے، اُن کو ختم کرنے کے لیے مجاہدین کے دستے روانہ فرمائے۔

اضافی مختصر سوالات

4۔ سبق فتح مکہ میں ہمارے لیے کیا درس ہے؟ 091003024

جواب: اس سبق میں ہمارے لیے صبر و تحمل، عفو و درگزر اور دشمنوں سے بھی حسنِ سلوک کرنے کا درس ہے۔

5۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے قریش مکہ کو کن شرائط پر صلح کا پیغام بھیجا؟ 091003025

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے قریش مکہ کو تین شرائط پر صلح کا پیغام بھیجا کہ یا تو بنو خزاعہ کے مقتولوں کی دیت ادا کریں یا بنو بکر کی

مدد سے دست بردار ہوجائیں یا معاہدہ حدیبیہ ختم کر کے جنگ کا اعلان کریں۔

091003026

6۔ فتح مکہ کے موقع پر کن شخصیات نے اسلام قبول کیا؟

جواب: قریش مکہ میں سے ابوسفیان، بُدَیل بن ورقا اور حکیم بن حزام جیسے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔

091003027

7۔ فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر کیسے جذبات غالب تھے؟

جواب: فتح مکہ کے موقعے پر حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ پر انتہائی عجز و انکسار کے جذبات غالب تھے، آپ خاتم النبیین ﷺ اپنی اونٹنی قصواء پر سوار تھے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کا سرِ انور اونٹنی کی کوہان کو چھو رہا تھا، زبان پر سورۃ الفتح کی آیات جاری تھیں۔

091003028

8۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے خانہ کعبہ کی چابی کس کے سپرد فرمائی؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے بیت اللہ کے اندر دو رکعت نماز پڑھی اور باہر نکل کر خانہ کعبہ کی چابی حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد فرمائی۔

091003029

9۔ فتح مکہ کے نتیجے میں اسلام اور اہل اسلام کو کیا عظمت و شان حاصل ہوئی؟

جواب: فتح مکہ کے نتیجے میں قریش کے تمام قبائل نے قبولِ اسلام میں پہل کی حتیٰ کہ صرف دس روز میں دو ہزار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے، دینِ اسلام کو غلبہ حاصل ہوا، اسلام اور اہل اسلام کو عظمت و شان حاصل ہوئی، دشمنانِ اسلام کی سازشیں دم توڑ گئیں، آپ خاتم النبیین ﷺ کی قائدانہ صلاحیتیں رنگ لے آئیں۔

091003030

10۔ فتح مکہ کے بعد نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے کسے مکہ مکرمہ کا امیر مقرر فرمایا؟

جواب: نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ مکرمہ کا امیر مقرر فرمایا اور مکہ مکرمہ کے گرد و نواح میں جو بڑے بڑے بت خانے تھے، ان کو ختم کرنے کے لیے مجاہدین کے دستے روانہ فرمائے۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

091003031

1۔ فتح مکہ پر تفصیلی نوٹ تحریر کریں۔

جواب: 8 ہجری 10 رمضان المبارک کو مسلمان تقریباً دس ہزار کے لشکر کے ساتھ مکہ مکرمہ کے نواح میں جا پہنچے اور مختصر جھڑپ کے بعد اسلامی لشکر شہر مکہ میں داخل ہو گیا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میمنہ (دایاں حصہ)، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میسرہ (بایاں حصہ) اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیدل لشکر کا امیر مقرر فرمایا۔

فتح مکہ کا پس منظر

قریش مکہ کی جانب سے معاہدے کی خلاف ورزی

اس غزوہ کا سب سے بڑا سبب قریش مکہ کی جانب سے اس معاہدہ کی خلاف ورزی تھی جو ان کے اور مسلمانوں کے درمیان میں ہوا تھا۔ واقعہ کچھ یوں ہے کہ 6 ہجری میں صلح حدیبیہ کے موقعے پر عرب قبائل میں سے بنوخزاعہ مسلمانوں کے حلیف بنے، بنوبکر نے قریش مکہ کا ساتھ دینے کا اعلان کیا اور یہ معاہدہ ہوا کہ فریقین دس سال تک ایک دوسرے سے جنگ نہیں کریں گے، لیکن اٹھارہ (۱۸) ماہ بعد بنوبکر نے اچانک صلح کا معاہدہ توڑتے ہوئے بنوخزاعہ پر حملہ کر دیا اور حرمِ کعبہ میں بھی بنوخزاعہ پر لڑائی مسلط کی۔

www.ilmkidunya.com

بنو خزاعہ کا مسلمانوں سے مدد طلب کرنا

بنو خزاعہ نے مسلمانوں سے مدد مانگی، نبی کریم خَاتَم النَّبِیّٖن ﷺ نے قریش مکہ کو تین شرائط پر صلح کا پیغام بھیجا کہ یا تو بنو خزاعہ کے مقتولوں کی دیت ادا کریں یا معاہدے سے دست بردار ہو جائیں یا صلح ختم کر کے جنگ کا اعلان کریں۔

قریش مکہ کا اعلان جنگ

قریش مکہ نے جنگ کرنا قبول کیا۔ قریش مکہ نے قاصد کو جواب دیتے وقت تو بڑی بے باکی سے اعلان کیا لیکن قاصد واپس جانے کے بعد سرداران قریش نادم و پشیمان ہوئے اور سب نے ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم جا کر معاہدہ کی تجدید کر لو ورنہ اس کا انجام بہت خطرناک ہو سکتا ہے۔

مذاکرات میں ناکامی

ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے مدینہ طیبہ پہنچ کر گفت گو کرنے کی بہت کوشش کی لیکن بات نہ بنی۔

اسلامی لشکر کی روانگی

آخر 8 ہجری 10 رمضان المبارک کو مسلمان تقریباً دس ہزار کے لشکر کے ساتھ مکہ مکرمہ کے نواح میں جا پہنچے۔ مرّ الظّہران کے مقام پر نبی کریم خَاتَم النَّبِیّٖن ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میمنہ (دایاں حصہ)، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میسرہ (بایاں حصہ) اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیدل لشکر کا امیر مقرر فرمایا۔ آپ خَاتَم النَّبِیّٖن ﷺ کا پرچم حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا۔ آپ خَاتَم النَّبِیّٖن ﷺ فرما رہے تھے آج اللہ تعالیٰ کعبہ مقدسہ کو خصوصی عظمت بخشے گا اور آج کعبہ کو نیا غلاف پہنایا جائے گا۔ (صحیح بخاری)

مختصر جھڑپ

مختصر جھڑپ کے بعد اسلامی لشکر شہر مکہ میں داخل ہو گیا۔

سب کے لیے امان کا اعلان

نبی کریم خَاتَم النَّبِیّٖن ﷺ نے دس ہزار کے لشکر کی موجودگی کے باوجود صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو ہدایات جاری فرمائیں کہ جو شخص پناہ طلب کرے اسے پناہ دی جائے، عورتوں اور بچوں پر تلوار نہ اٹھائی جائے، جو شخص ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے گھر پناہ لے، اس کو بھی کچھ نہ کہا جائے، جو ہتھیار ڈال دیں یا اپنے گھر کا دروازہ بند کر دیں ان سب کے لیے امان ہے۔

فتح مکہ کے اہم واقعات

اسلامی لشکر مختصر جھڑپ کے بعد مکہ مکرمہ میں داخل ہو گیا۔ فتح مکہ کے موقع پر قریش مکہ میں سے ابوسفیان، بُدَیل بن ورقا اور حکیم بن حزام جیسے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔

عجز و انکسار کے ساتھ آمد

فتح مکہ کے موقع پر حضور اکرم خَاتَم النَّبِیّٖن ﷺ پر انتہائی عجز و انکسار کے جذبات غالب تھے۔ آپ خَاتَم النَّبِیّٖن ﷺ اپنی اونٹنی

www.ilmkidunya.com

قصواء پر سوار تھے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن ﷺ کا سر انور اونٹنی کی کوہان کو چھو رہا تھا، زبان پر سُورَۃُ الفَتح کی آیات جاری تھیں۔

عام معافی کا اعلان

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن ﷺ نے فرمایا کہ آج میں تمھارے ساتھ اسی سلوک کا اعلان کرتا ہوں جو میرے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن ﷺ نے تمام اہل مکہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ آج تم سب آزاد ہو، آج تم سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔ اہل مکہ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن ﷺ کے اس حسن سلوک اور عفوو درگزر سے انتہائی متاثر ہوئے اور جوق در جوق مسلمان ہونے لگے۔

عفوو درگزر کی شان دار مثال

فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن ﷺ کا اپنے بدترین دشمنوں کو معاف کر دینا عفوو درگزر کی شان دار مثال ہے۔

خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک فرمانا

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن ﷺ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے خانہ کعبہ کو تین سو ساٹھ بتوں سے پاک فرمایا، آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن ﷺ نے ایک لکڑی پکڑی ہوئی تھی جس سے بتوں کو گراتے جاتے تھے اور اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے:

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝ (سورۃ بنی اسرائیل: 81)

ترجمہ: حق آ گیا اور باطل مٹ گیا، بے شک باطل مٹنے ہی والا ہے۔

بھاری تعداد میں قبول اسلام

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن ﷺ نے بیت اللہ کے اندر دو رکعت نماز پڑھی اور باہر نکل کر خانہ کعبہ کی چابی حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد فرمائی، حجر اسود کو بوسہ دیا، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن ﷺ کے دست مبارک پر مردوں اور عورتوں کی بھاری تعداد نے اسلام قبول کیا۔

فتح مکہ کے نتائج

☆ فتح مکہ کے نتیجے میں قریش کے تمام قبائل نے قبولِ اسلام میں پہل کی، حتیٰ کہ صرف دس روز میں دو ہزار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

☆ دینِ اسلام کو غلبہ حاصل ہوا، اسلام اور اہل اسلام کو عظمت و شان حاصل ہوئی، دشمنانِ اسلام کی سازشیں دم توڑ گئیں۔

☆ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن ﷺ کی قائدانہ صلاحیتیں رنگ لے آئیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن ﷺ چند دن مکہ میں ہی قیام پذیر رہے اور حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ مکرمہ کا امیر مقرر فرمایا۔

☆ مکہ مکرمہ کے گرد و نواح میں جو بڑے بڑے بت خانے تھے، ان کو ختم کرنے کے لیے مجاہدین کے دستے روانہ فرمائے۔

www.ilmkidunya.com

(2) غزوۂ حنین

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر۱۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) وادی حنین کا مکہ مکرمہ سے فاصلہ ہے: 091003032

(الف) بیس کلومیٹر (ب) تیس کلومیٹر (ج) چالیس کلومیٹر (د) پچاس کلومیٹر

(2) وادی حنین میں آباد تھے: 091003033

(الف) بنونضیر و بنوقینقاع (ب) بنوقریظہ و بنوسلیم (ج) بنواوس و خزرج (د) بنوہوازن و بنوثقیف

(3) غزوۂ حنین میں بکھرنے والوں کو آواز دے کر اکٹھا کرنے والے تھے: 091003034

(الف) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(4) غزوۂ حنین کے دوران میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کفار مکہ پر پھینکی: 091003035

(الف) مٹھی بھر خاک (ب) زنجیر (ج) تلوار (د) زرہ

(5) غزوۂ حنین سے ہمیں سبق ملتا ہے: 091003036

(الف) توکّل کا (ب) عفوودرگزر کا (ج) کفایت شعاری کا (د) رواداری کا

اضافی معروضی سوالات

(6) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلند آواز سے مجاہدین کو پکارا اور کہا "بیعت رضوان والو! 091003037

(الف) مالِ غنیمت لو (ب) شہادت دو (ج) مت جاؤ (د) کہاں ہو؟

(7) غزوہ حنین میں ان کے خلاف گھمسان کی لڑائی شروع ہوگئی، جلد ہی دشمن کے پاؤں اکھڑنے لگے: 091003038

(الف) بنوہوازن (ب) بنوقریظہ (ج) بنواوس (د) بنونضیر

(8) کس غزوے میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو متعدد معجزات عطا فرمائے: 091003039

(الف) غزوہ بدر (ب) غزوہ حنین (ج) غزوہ تبوک (د) غزوہ احزاب

(9) غزوہ حنین میں انھوں نے تنہا تیس (30) مشرکوں کو قتل کیا: 091003040

(الف) ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(10) غزوہ حنین میں مسلمان شہید ہوئے: 091003041

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

www.ilmkidunya.com

(11) اللہ تعالیٰ نے اہلِ اسلام کو بے شمار مالِ غنیمت عطا فرمایا: 091003042
(الف) غزوہ حنین (ب) غزوہ تبوک (ج) غزوہ احزاب (د) غزوہ بدر

(12) اس غزوے کی وجہ سے متعدد قبائل دائرہ اسلام میں داخل ہوئے: 091003043
(الف) غزوہ بدر (ب) غزوہ احزاب (ج) غزوہ تبوک (د) غزوہ حنین

(13) دو غزوات ہیں، جن کے نام قرآنِ مجید میں آئے ہیں، غزوہ حنین اور: 091003044
(الف) غزوہ احد (ب) غزوہ بدر (ج) غزوہ تبوک (د) غزوہ احزاب

(14) اللہ پر توکل رکھتے ہوئے ہمیشہ روش اپنانی چاہیے: 091003045
(الف) وفاداری کی (ب) عجز و انکساری کی (ج) بیداری کی (د) روزگاری کی

(15) کثرت کے باوجود سامنا کرنا پڑ سکتا ہے: 091003046
(الف) فتح کا (ب) کام یابی کا (ج) شکست کا (د) کام رانی کا

(16) نصرت اور مدد کی دعا کرنی چاہیے: 091003047
(الف) انبیا کرام علیہم السلام سے (ب) والدین سے (ج) اللہ تعالیٰ سے (د) بندوں سے

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	ج	2	د	3	ب	4	الف	5	الف	6	د
7	الف	8	ب	9	الف	10	ج	11	الف	12	د
13	ب	14	ب	15	ج	16	ج				

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر ۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ غزوۂ حنین کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کس طرح جرأت و بہادری اور استقامت کا مظاہرہ فرمایا؟

091003048

جواب: اس موقعے پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ بے مثال جرأت و بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے میدان میں ڈٹے رہے۔ خاتم النبیین ﷺ اپنے خچر پر سوار تھے، جس کی رکاب حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور لگام حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پکڑ رکھی تھی۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ خچر سے اُترے اور درج ذیل کلمات ادا کرتے ہوئے دشمن کی طرف چل پڑے:

"اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ .... اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ"

ترجمہ: "میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں ـــــ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں" (صحیح بخاری 4315)

2۔ غزوۂ حنین کے کوئی سے دو نتائج تحریر کریں۔ 091003049

جواب: (1)۔ غزوۂ حنین میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ اسلام کو مالِ غنیمت عطا فرمایا۔ (2)۔ اللہ تعالیٰ نے آزمائش سے دوچار کر کے مسلمانوں کو

www.ilmkidunya.com

کبھی بھی اپنی تعداد اور ساز و سامان کی فراوانی پر بھروسا نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اللہ پر توکل رکھتے ہوئے ہمیشہ عجز و انکسار کی روش اپنانی چاہیے۔

3۔ مشکل حالات میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کس طرح اپنے حواس کو قابو میں رکھا جا سکتا ہے؟ غزوۂ حنین کی روشنی میں وضاحت کریں۔ 091003050

جواب: ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد پر یقین رکھنا چاہیے۔ ظاہری مال و اسباب پر بھروسا کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے نصرت اور مدد کی دعا کرنی چاہیے۔

اضافی مختصر سوالات

4۔ غزوۂ حنین میں حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنے کفار کو واصل جہنم کیا؟ 091003051

جواب: غزوۂ حنین میں حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تنہا تیس (30) مشرکوں کو قتل کیا، جب کہ مرنے والے کفار کی کل تعداد تین سو سے زائد تھی۔

5۔ غزوۂ حنین کے موقعے پر حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کس طرح مسلمانوں کو پکارا؟ 091003052

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ مجاہدین کو ثابت قدم رہنے کے لیے پکاریں چناں چہ انھوں نے بلند آواز سے مجاہدین کو پکارا اور کہا: ''بیعت رضوان والو! کہاں ہو؟''

6۔ غزوۂ حنین کے موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے مسلمانوں میں حوصلہ پیدا کرنے کے لیے کیا ارشاد فرمایا؟ 091003053

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ خچر سے اترے اور درج ذیل کلمات ادا کرتے ہوئے دشمن کی طرف چل پڑے:

''اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ .... اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ''

ترجمہ: ''میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں .... میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں'' (صحیح بخاری: 4315)

7۔ قرآنِ مجید میں کن دو غزوات کا نام ذکر ہوا ہے؟ 091003054

جواب: غزوۂ حنین اور غزوۂ بدر ہی دو غزوات ہیں، جن کے نام قرآن مجید میں آئے ہیں۔

8۔ غزوۂ حنین میں مسلمانوں کو کیا مالِ غنیمت حاصل ہوا؟ 091003055

جواب: غزوۂ حنین میں اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کو بے شمار مالِ غنیمت عطا فرمایا۔ اس مال غنیمت میں چھے ہزار جنگی قیدی، چوبیس ہزار اونٹ، چالیس ہزار بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی شامل تھی۔

9۔ غزوۂ حنین کا مختصر پس منظر بیان کیجیے۔ 091003056

جواب: مکہ مکرمہ سے چالیس (۴۰) کلومیٹر کے فاصلے پر واقع وادیِ حنین میں بنو ہوازن اور بنو ثقیف کے قبائل آباد تھے، جن کو اپنی طاقت پر بڑا گھمنڈ تھا، وہ مسلمانوں کی طاقت کو تسلیم کرنے پر راضی نہ تھے۔ انھوں نے فتح مکہ کے بعد اردگرد کے قبائل کو مسلمانوں کی مخالفت پر اکسا کر اپنے ساتھ ملا لیا اور مکہ مکرمہ پر حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کرنے لگے۔ فتح مکہ کے بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ مکہ مکرمہ میں انیس (۱۹) دن قیام کرنے کے بعد شوال 8 ہجری کو بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ وادی حنین کی جانب روانہ ہوئے۔

10۔ غزوۂ حنین کی ابتدا میں مسلمانوں کے پاؤں کیوں اکھڑنے لگے تھے؟ 091003057

جواب: ادھر دشمنانِ اسلام مسلمانوں سے پہلے میدان میں پہنچ کر جنگی تدابیر اختیار کر چکے تھے۔ جیسے ہی مسلمان میدانِ جنگ میں اترے، کفار نے اچانک حملہ کرتے ہوئے مسلمانوں پر تیروں کی بارش کر دی، جس کی وجہ سے بدنظمی پیدا ہوئی اور مسلمان اچانک اس قدر شدید حملے

سے بوکھلا گئے اور عارضی طور پر مسلمانوں کے پاؤں اُکھڑنے لگے۔

11۔ غزوہ حنین کے موقع پر نبی کریم خاتم النّبیّین ﷺ کے خچر کی رکاب اور لگام کس نے تھام رکھی تھی؟ 091003058

جواب: نبی کریم خاتم النّبیّین ﷺ اپنے خچر پر سوار تھے، جس کی رکاب حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور لگام حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پکڑ رکھی تھی۔

12۔ غزوہ حنین کے چند معجزات کا ذکر کیجیے۔ 091003059

جواب: اس غزوے میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النّبیّین ﷺ کو متعدد معجزات عطا فرمائے، نبی کریم خاتم النّبیّین ﷺ نے لڑائی کی شدت دیکھ کر مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور کفار کی طرف پھینکی۔ وہ مٹھی بھر خاک دشمن کے ہر شخص کی آنکھ میں چلی گئی، دشمن کی صفیں بکھر گئیں اور وہ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس غزوے میں فرشتوں کے ذریعے سے مسلمانوں کی مدد فرمائی۔

13۔ نبی کریم خاتم النّبیّین ﷺ نے مالِ غنیمت فوراً تقسیم کیوں نہ فرمایا؟ 091003060

جواب: نبی کریم خاتم النّبیّین ﷺ نے مالِ غنیمت فوراً تقسیم نہیں کیا بلکہ دو ہفتے تک انتظار فرمایا تھا کہ شاید بنو ہوازن اسلام قبول کر لیں اور مالِ غنیمت ان کو واپس کر دیا جائے، لیکن ایسا نہ ہوا تو آپ خاتم النّبیّین ﷺ نے مالِ غنیمت تقسیم فرما دیا۔

14۔ غزوہ حنین میں مسلمانوں کی نصرت و فتح کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا؟ 091003061

جواب: ترجمہ: "یقیناً اللہ تمھاری مدد کر چکا ہے، بہت سے مواقع پر اور (خصوصاً) حنین کے دن بھی جب کہ تمھاری کثرت نے تمھیں ناز میں مبتلا کر دیا تھا تو وہ (کثرت) تمھارے کچھ بھی کام نہ آئی اور زمین تم پر (اپنی) وسعت کے باوجود تنگ ہوگئی پھر تم نے پیٹھ پھیر کر (میدان سے) رُخ موڑ لیا۔" (سُوْرَةُ التَّوْبَة: 25)

15۔ غزوہ حنین سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟ 091003062

جواب: اس غزوے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد پر یقین رکھنا چاہیے، ظاہری مال و اسباب پر بھروسا کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے نصرت اور مدد کی دعا کرنی چاہیے۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

1۔ غزوہ حنین میں پر تفصیلی روشنی ڈالیں۔ 091003063

جواب: غزوہ حنین کا پس منظر

مکہ مکرمہ سے چالیس (۴۰) کلومیٹر کے فاصلے پر واقع وادیِ حنین میں بنو ہوازن اور بنو ثقیف کے قبائل آباد تھے، جن کو اپنی طاقت پر بڑا گھمنڈ تھا، وہ مسلمانوں کی طاقت کو تسلیم کرنے پر راضی نہ تھے۔ انھوں نے فتح مکہ کے بعد ارد گرد کے قبائل کو مسلمانوں کی مخالفت پر اُکسا کر اپنے ساتھ ملا لیا اور مکہ مکرمہ پر حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کرنے لگے۔ فتح مکہ کے بعد نبی کریم خاتم النّبیّین ﷺ مکہ مکرمہ میں انیس (۱۹) دن قیام کرنے کے بعد شوال 8 ہجری کو بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ وادیِ حنین کی جانب روانہ ہوئے۔

واقعات

ادھر دشمنانِ اسلام مسلمانوں سے پہلے میدان میں پہنچ کر جنگی تدابیر اختیار کر چکے تھے، جیسے ہی مسلمان میدانِ جنگ میں اترے، کفار نے اچانک حملہ کرتے ہوئے مسلمانوں پر تیروں کی بارش کر دی، جس کی وجہ سے بدنظمی پیدا ہوئی اور مسلمان اچانک اس قدر شدید حملے سے بوکھلا گئے اور عارضی طور پر مسلمانوں کے پاؤں اُکھڑنے لگے۔

www.ilmkidunya.com

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّن ﷺ کی شجاعت و استقامت

اس موقعے پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّن ﷺ بے مثال جرأت و بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے میدان میں ڈٹے رہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّن ﷺ اپنے خچر پر سوار تھے، جس کی رکاب حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور لگام حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پکڑ رکھی تھی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّن ﷺ خچر سے اترے اور درج ذیل کلمات ادا کرتے ہوئے دشمن کی طرف چل پڑے:

"اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ .... اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ"

ترجمہ: "میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں ---- میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں" (صحیح بخاری 4315)

اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسا اور یقین کامل

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّن ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسا اور یقین کامل تھا کہ اللہ تعالیٰ ہماری ضرور مدد فرمائے گا اور دین اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا۔

ثابت قدم رہنے کے لیے ترغیب دلانا

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّن ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ مجاہدین کو ثابت قدم رہنے کے لیے پکاریں چناں چہ انھوں نے بلند آواز سے مجاہدین کو پکارا اور کہا "بیعت رضوان والو! کہاں ہو؟" یہ آواز سن کر تمام مسلمان واپس مڑے اور تھوڑی دیر میں میدان جنگ مجاہدین سے بھر گیا، نبو ہوازن کے خلاف گھمسان کی لڑائی شروع ہوگئی، جلد ہی دشمن کے پاؤں اکھڑنے لگے۔

معجزات کا ظہور

اس غزوے میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّن ﷺ کو متعدد معجزات عطا فرمائے، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّن ﷺ نے لڑائی کی شدت دیکھ کر مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور کفار کی طرف پھینکی۔ وہ مٹھی بھر خاک دشمن کے ہر شخص کی آنکھ میں چلی گئی، دشمن کی صفیں بکھر گئیں اور وہ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس غزوے میں فرشتوں کے ذریعے سے مسلمانوں کی مدد فرمائی۔

غزوۂ حنین کے نتائج

غزوۂ حنین میں حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تنہا تیس (30) مشرکوں کو قتل کیا، جب کہ مرنے والے کفار کی کل تعداد تین سو سے زائد تھی۔ اس غزوہ میں چار مسلمان شہید ہوئے۔

بے شمار مال غنیمت

غزوۂ حنین میں اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کو بے شمار مال غنیمت عطا فرمایا۔ اس مال غنیمت میں چھ ہزار جنگی قیدی، چوبیس ہزار اونٹ، چالیس ہزار بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی شامل تھی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّن ﷺ نے مال غنیمت فوراً تقسیم نہیں کیا بلکہ دو ہفتے تک انتظار

دیا تھا کہ شاید بنو ہوازن اسلام قبول کرلیں اور مالِ غنیمت ان کو واپس کردیا جائے، لیکن ایسا نہ ہوا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے مالِ غنیمت تقسیم فرمادیا۔

متعدد قبائل دائرۂ اسلام میں داخل

غزوۂ حنین کی وجہ سے متعدد قبائل دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے اور اسلام مزید دور دراز کے علاقوں تک پھیل گیا۔

قرآن مجید کی روشنی میں

غزوۂ حنین میں مسلمانوں کی نصرت و فتح کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِیْ مَوَاطِنَ كَثِیْرَةٍ ۙ وَّیَوْمَ حُنَیْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَیْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَیْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّیْتُمْ مُّدْبِرِیْنَ ۚ (سورۃ التوبۃ:25)

ترجمہ: ”یقیناً اللہ تمھاری مدد کرچکا ہے بہت سے مواقع پر اور (خصوصاً) حنین کے دن بھی جب کہ تمھاری کثرت نے تمھیں ناز میں مبتلا کردیا تھا تو وہ (کثرت) تمھارے کچھ بھی کام نہ آئی اور زمین تم پر (اپنی) وسعت کے باوجود تنگ ہوگئی پھر تم نے پیٹھ پھیر کر (میدان سے) رخ موڑ لیا۔“

غزوۂ حنین سے سبق

اس غزوے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد پر یقین رکھنا چاہیے۔ ظاہری مال و اسباب پر بھروسا کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے نصرت اور مدد کی دعا کرنی چاہیے۔

حاصل کلام

اللہ تعالیٰ نے آزمائش سے دوچار کرکے بتادیا کہ مسلمانوں کو کبھی بھی اپنی تعداد اور ساز و سامان کی فراوانی پر بھروسا نہیں کرنا چاہیے بلکہ اللہ پر توکل رکھتے ہوئے ہمیشہ عجز و انکسار کی روش اپنانی چاہیے، کیوں کہ کثرت کے باوجود شکست کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

سیرت نبوی خَاتم النَّبِیّن ﷺ

☆ عامُ الوفُو د

وفود کی بارگاہِ رسالت میں حاضری

YouTube
Online Lecture

publications.unique.edu.pk UGI.publications uniquenotesofficial @Uniquepublications 0324-6666661-2-3

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر۱۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) عام الوفود سے مراد ہے: 091003064

(الف) وفود کا سال (ب) وفود کا دن (ج) وفود کی صدی (د) وفود کا مہینا

(2) بنی تمیم کے سامنے نبی کریم خَاتم النَّبِیّن ﷺ نے بطور خطیب کس شخصیت کو پیش کیا؟ 091003065

(الف) حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(3) نبی کریم خَاتم النَّبِیّن ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے وفود کو ٹھہرایا جاتا تھا: 091003066

(الف) مسجدِ نبوی ﷺ میں (ب) مسجدِ قُبا میں

(ج) حضرت ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر (د) سرائے میں

(4) وفد بنی تمیم کی قیادت کر رہا تھا: 091003067

(الف) اقرع بن حابس (ب) مالک بن فہر (ج) عبداللہ بن ابی (د) اشج

(5) وفد عبدالقیس کے سردار اشج میں دو نمایاں خوبیاں تھیں: 091003068

(الف) حلم اور وقار (ب) رواداری اور بردباری (ج) صبر و تحمل (د) انکسار و تواضع

اضافی معروضی سوالات

(6) عام کا معنی ہے: 091003069

(الف) ماہ (ب) دن (ج) سال (د) یوم

(7) اس کا معنی 'لوگوں کی جماعت' ہے: 091003070

(الف) وفد (ب) نقد (ج) حسد (د) جسد

(8) وہ سال ہے جس میں پورے عرب سے کثرت کے ساتھ وفود نبی کریم خَاتم النَّبِیّن ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے: 091003071

(الف) عام الحزن (ب) عام الحجر (ج) عام الفیل (د) عام الوفود

www.ilmkidunya.com

091003072

(9) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن ﷺ مدینہ طیبہ آنے والے وفود کو عموماً ٹھہراتے تھے:

(الف) مسجد نبوی ﷺ میں (ب) مسجد اقصیٰ (ج) مسجد قباء (د) مسجد النور

091003073

(10) 9ہجری کے آغاز میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا:

(الف) بنوامیہ کا وفد (ب) بنونضیر کا وفد (ج) بنوعباس کا وفد (د) بنوتمیم کا وفد

091003074

(11) ظہر سے پہلے قیلولہ (دوپہر کے وقت آرام) فرما رہے تھے:

(الف) صحابہ رضی اللہ عنہم (ب) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن ﷺ

(ج) مدینہ والے (د) مکہ والے

091003075

(12) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن ﷺ کو بے آرام کیا:

(الف) بنوتمیم والوں نے (ب) بنونضیر والوں نے (ج) بنوعباس والوں نے (د) بنوامیہ والوں نے

091003076

(13) رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے آداب سکھائے گئے:

(الف) سورہ التوبہ (ب) سورہ الحجرات (ج) سورہ الملک (د) سورہ کہف

091003077

(14) یوں نہ پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو:

(الف) بڑوں کو (ب) صحابہ رضی اللہ عنہم کو

(ج) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن ﷺ کو (د) مدینہ والوں کو

091003078

(15) اپنے آبائی دین کو الوداع کہا اور وفد سمیت اسلام قبول کر لیا:

(الف) وائل بن حجر (ب) اقرع بن حابس (ج) امیہ بن خلف (د) اقراع بن الحمید

091003079

(16) عرب کے علاقے میں نصاریٰ بڑی تعداد میں آباد تھے:

(الف) نجران (ب) بدر (ج) تبوک (د) خیبر

091003080

(17) وفد نجران کتنے افراد پر مشتمل تھا:

(الف) 40 (ب) 50 (ج) 60 (د) 70

091003081

(18) اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن ﷺ کو وفد نجران سے کرنے کا حکم دیا:

(الف) مجادلہ (ب) مباحثہ (ج) مباہلہ (د) تبادلہ

091003082

(19) وفد نجران نے مباہلہ کرنے سے انکار کر دیا اور ادا کرنے کے لیے تیار ہو گئے:

(الف) فدیہ (ب) جزیہ (ج) ھدیہ (د) نذرانہ

091003083

(20) وفد عبدالقیس کے سردار کا نام منذر بن عائذ اور لقب تھا:

(الف) اشج (ب) اسود (ج) احمر (د) منذر

091003084

(21) حرمت والے مہینے ہیں ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور:

(الف) رجب (ب) شعبان (ج) رمضان (د) ربیع الاوّل

www.ilmkidunya.com

(22) بہت زیادہ مال عطا فرمایا اور ان کو واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی: 091003085

(الف) اشج کو (ب) وائل بن حجر (ج) اقراء بن حابس (د) امیہ بن خلف

(23) ہمیں دوسروں کے گھروں میں داخل ہونے سے پہلے: 091003086

(الف) سلام کرنا چاہیے (ب) اجازت طلب کرنی چاہیے (ج) بات چیت کرنی چاہیے (د) گفت گو کرنی چاہیے

(24) جلد بازی نہیں کرنی چاہیے: 091003087

(الف) حالات میں (ب) واقعات میں (ج) معاملات میں (د) جذبات میں

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	الف	4	الف	5	الف	6	ج
7	الف	8	د	9	الف	10	د	11	ب	12	الف
13	ب	14	ج	15	ب	16	الف	17	ج	18	ج
19	ب	20	الف	21	الف	22	الف	23	ب	24	ج

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے عام الوفود میں مہمانوں کے ساتھ کس طرح عزت و اکرام کا معاملہ فرمایا؟ وضاحت کریں۔

091003088

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی طرف سے ان وفود کو مسجد نبوی میں ٹھہرانا، ان کے استقبال اور قیام و طعام کا انتظام کرنا آپ خاتم النبیین ﷺ کے حسن انتظام اور کریمانہ اخلاق کی عمدہ مثالیں ہیں۔

2۔ وفود کی آمد نے جزیرۃ العرب میں اسلام کے پھیلاؤ میں کیا کردار ادا کیا اور اس کا کیا نتیجہ برآمد ہوا؟ 091003089

جواب: 9 ہجری میں پورے عرب سے اتنی کثرت کے ساتھ وفود نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے کہ اس سال کا نام ہی عام الوفود پڑ گیا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ تمام وفود کے ساتھ ایسے حسن سلوک اور شفقت سے پیش آئے کہ وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ جن لوگوں کو قبول اسلام کی سعادت نصیب ہوئی انھوں نے ایسے خلوص کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کی کہ پورے کے پورے قبائل دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ یہاں تک کے حجۃ الوداع کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد ایک لاکھ سے تجاوز کر گئی۔

3۔ وفد بنو تمیم کو بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضری کے وقت سکھائے گئے آداب میں سے کوئی سے دو لکھیں؟ 091003090

جواب: وفد بنو تمیم نے آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس داخل ہونے کی اجازت طلب نہ کی تو اللہ رب العزت نے سورۃ الحجرات نازل فرمائی۔ جس میں رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے آداب سکھائے گئے کہ اپنی آوازوں کو نبی خاتم النبیین ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو۔ نبی خاتم النبیین ﷺ کو یوں نہ پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

www.ilmkidunya.com

اضافی مختصر سوالات

4۔ عام الوفود کا معنی اور مفہوم بیان کریں۔ 091003091

جواب: عام کا معنی "سال" اور وفود جمع ہے وفد کی، جس کا معنی لوگوں کی جماعت ہے۔ عام الوفود سے مراد وہ سال ہے جس میں پورے عرب سے کثرت کے ساتھ وفود نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔

5۔ وفد عبدالقیس کے سردار کا نام لکھیں۔ 091003092

جواب: وفد عبدالقیس کے سردار کا نام منذر بن عائذ اور لقب "اَشَجّ" تھا۔

6۔ وفد عبدالقیس کے بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے کون سی دعا فرمائی؟ 091003093

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے ان کے لیے دعا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے اللہ! عبدالقیس والوں کی بخشش فرما۔

7۔ وفد عبدالقیس کے سردار نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی بارگاہ میں حاضری سے پہلے کیا اہتمام کیا؟ 091003094

جواب: اس وفد کے سردار نے حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے پاس حاضری سے پہلے غسل کیا، عمدہ اور پاکیزہ کپڑے پہنے اور حلم اور وقار کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضری دی۔

8۔ دورِ نبوی ﷺ میں مدینہ طیبہ آنے والے وفود کے قیام وطعام کے بارے میں مختصر نوٹ لکھیے۔ 091003095

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ مدینہ طیبہ آنے والے وفود کو عموماً مسجد نبوی ﷺ میں ٹھہراتے تھے۔ ان وفود کا آنا دور دراز کے علاقوں سے ہوتا تھا، جو اس بات کا منھ بولتا ثبوت ہے کہ دورِ رسالت میں اسلام پورے جزیرہ عرب میں پھیل چکا تھا۔ ان کے استقبال اور قیام وطعام کا انتظام نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے حسنِ انتظام، اسلامی آداب اور کریمانہ اخلاق کی عمدہ مثالیں ہیں۔

9۔ وفد بنو تمیم کی مدینہ طیبہ میں آمد کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091003096

جواب: بنو تمیم کا وفد 9 ہجری کے آغاز میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا، یہ لوگ اپنے قیدیوں کو آزاد کرانا چاہتے تھے۔ ان کی قیادت عرب کا مشہور سردار اقرع بن حابس کر رہا تھا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ ظہر سے پہلے قیلولہ (دوپہر کے وقت آرام) فرما رہے تھے۔ انھوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو بے آرام کیا، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو گھر کے باہر پکارا، آوازیں دیتے رہے، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے پاس داخل ہونے کی اجازت طلب نہ کی۔

10۔ مسلمانوں کی طرف سے وفد بنو تمیم کو جواب کس نے دیا تھا؟ 091003097

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے بطور خطیب حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جواب دینے کا حکم دیا اور بطور شاعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیش کیا کہ اٹھو اور جواب دو۔ انھوں نے تسلیم کر لیا کہ آپ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے خطیب اور شاعر دونوں بہت اعلیٰ ہیں۔

11۔ وفد نجران میں شامل افراد اور سرداروں کے بارے میں بیان کیجیے۔ 091003098

جواب: عرب کے علاقے نجران میں نصاریٰ بڑی تعداد میں آباد تھے۔ ان کا ایک وفد حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے پاس مدینہ طیبہ آیا۔ یہ وفد ساٹھ افراد پر مشتمل تھا۔ ان میں چودہ بڑے سردار بھی تھے، پھر ان سرداروں میں تین افراد بہت خاص تھے اور ان کے دینی و دنیاوی معاملات وہی تین افراد دیکھتے تھے۔

www.ilmkidunya.com

12- وفد نجران کا کیسے استقبال کیا گیا تھا؟ 091003099

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے اس وفد کا پرتپاک استقبال فرمایا، انھیں مسجد نبوی ﷺ میں ٹھہرایا گیا، اپنے طریقے کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت دی گئی۔ ان کی بہت خاطر تواضع کی گئی۔

13- وفد نجران کی آمد کا کیا مقصد تھا؟ 091003100

جواب: یہ وفد حضرت محمد رسول اللّٰہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی نبوت کی خبر سن کر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ سے مناظرہ کرنے کی غرض سے آیا تھا، لہٰذا ان لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدا ہونے اور خدا کا بیٹا ہونے پر دلائل دینا شروع کر دیے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے تمام دلائل سماعت فرما کر ایک ایک دلیل کو رد فرمایا، لیکن وہ لوگ اپنی ضد پر ڈٹے رہے، پھر اللّٰہ تعالیٰ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو ان سے مباہلہ کرنے کا حکم دیا۔

14- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نجران کے وفد کے پاس مباہلے کے لیے کن کو لے کر گئے؟ 091003101

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ حضرت علی کرم اللّٰہ وجہہ الکریم، حضرت فاطمہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا، حضرت حسن رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کو لے کر نجران کے وفد کے پاس مباہلے کے لیے تشریف لائے۔

15- پادریوں نے اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے روشن چہرے دیکھ کر کیا کہا تھا؟ 091003102

جواب: پادریوں نے اہل بیت اطہار رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم روشن چہرے دیکھے تو کہا کہ اگر تم نے ان سے مباہلہ کیا تو یاد رکھو دنیا سے تمھارا نام و نشان تک مٹ جائے گا، چناں چہ انھوں نے مباہلہ کرنے سے انکار کر دیا اور جزیہ ادا کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔

16- اگر نجران کا وفد مباہلہ کر لیتا تو کیا نتیجہ نکلتا؟ 091003103

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اللّٰہ تعالیٰ کا عذاب اہل نجران کے نزدیک آ چکا تھا اور اگر یہ مباہلہ کرتے تو انھیں جانور بنا دیا جاتا، ان کی وادی میں آگ بھڑکتی رہتی اور انھیں ملیامیٹ کر دیا جاتا، یہاں تک کہ درختوں پر پرندے بھی ہلاک ہو جاتے اور سال ختم ہونے سے پہلے سارے نصاریٰ فنا کے گھاٹ اتر جاتے۔

17- وفد عبدالقیس کا کیسا استقبال کیا گیا؟ 091003104

جواب: وفد عبدالقیس کی بارگاہِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ میں آمد سے پہلے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم کو خبر دی کہ مشرق سے کچھ سوار آ رہے ہیں جو اسلام قبول کریں گے۔ وفد عبدالقیس کے لوگ جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے ان کا والہانہ استقبال فرمایا۔

18- وفد عبدالقیس کی نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے ساتھ کیسی عقیدت تھی؟ 091003105

جواب: انھوں نے حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے چہرہ انور کی خوب صورتی کو دیکھ کر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے دست مبارک اور پائے اقدس کو بوسے دے کر محبت و عقیدت کا اظہار کیا۔ اس وفد کے سردار نے حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے پاس حاضری سے پہلے غسل کیا، عمدہ اور پاکیزہ کپڑے پہنے اور حلم اور وقار کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضری دی۔

19- معاشرتی آداب کے بارے میں ہمیں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی تعلیمات سے کیا درس ملتا ہے؟ 091003106

جواب: ہمیں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی تعلیمات سے یہ درس ملتا ہے کہ ہمیں دوسروں کے گھروں میں داخل ہونے سے پہلے اجازت

www.ilmkidunya.com

طلب کرنی چاہیے، معاملات میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے اور امور و معاملات کی انجام دہی میں غور و فکر کرنا چاہیے اور اپنی ذاتی زندگی میں اقتدار و احترام کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔

مشقی تفصیلی سوالات

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی سوالات کے جوابات دیں۔

091003107

۱۔ وفدِ نجران کے بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضری کا احوال بیان کریں۔

جواب: **عام الوفود کا مفہوم**

عام کا معنی ''سال'' اور وفود جمع ہے وفد کی، جس کا معنی 'لوگوں کی جماعت' ہے۔ عام الوفود سے مراد وہ سال ہے جس میں پورے عرب سے کثرت کے ساتھ وفود نبی کریم خَاتَم النَّبِیّین ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ فتح مکہ اور غزوۂ حنین کے بعد دور دراز علاقوں میں پیغمبر اسلام خَاتَم النَّبِیّین ﷺ اور آپ خَاتَم النَّبِیّین ﷺ کے جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے اعلیٰ اخلاق کے چرچے ہوئے اور لوگوں میں یہ شوق پیدا ہوا کہ ہم بھی اسلام کے بارے میں سمجھ بوجھ حاصل کریں، لہٰذا بہت سے علاقوں سے جوق در جوق وفود حاضر ہونے لگے۔

نبی کریم خَاتَم النَّبِیّین ﷺ کا وفود کے ساتھ حسن سلوک

نبی کریم خَاتَم النَّبِیّین ﷺ مدینہ طیبہ آنے والے وفود کو عموماً مسجد نبوی میں ٹھہراتے تھے۔ ان وفود کا آنا دور دراز کے علاقوں سے ہوتا تھا، جو اس بات کا منھ بولتا ثبوت ہے کہ دورِ رسالت میں اسلام، پورے جزیرہ عرب میں پھیل چکا تھا۔ ان کے استقبال اور قیام و طعام کا انتظام نبی کریم خَاتَم النَّبِیّین ﷺ کے حسن انتظام، اسلامی آداب اور کریمانہ اخلاق کی عمدہ مثالیں ہیں۔

وفد نجران

عرب کے علاقے نجران میں نصاریٰ بڑی تعداد میں آباد تھے۔ ان کا ایک وفد حضرت محمد رسول اللہ خَاتَم النَّبِیّین ﷺ کے پاس مدینہ طیبہ آیا۔ یہ وفد ساٹھ افراد پر مشتمل تھا۔ ان میں چودہ بڑے سردار بھی تھے، پھر ان سرداروں میں تین افراد بہت خاص تھے اور ان کے دینی و دنیاوی معاملات وہی تین افراد دیکھتے تھے۔

وفد کا پرتپاک استقبال

نبی کریم خَاتَم النَّبِیّین ﷺ نے اس وفد کا پرتپاک استقبال فرمایا، انھیں مسجد نبوی ﷺ میں ٹھہرایا گیا، اپنے طریقے کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت دی گئی۔ ان کی بہت خاطر تواضع کی گئی۔

وفد کی آمد کا مقصد

یہ وفد حضرت محمد رسول اللہ خَاتَم النَّبِیّین ﷺ کی نبوت کی خبر سن کر آپ خَاتَم النَّبِیّین ﷺ سے مناظرہ کرنے کی غرض سے آیا تھا، لہٰذا ان لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدا ہونے اور خدا کا بیٹا ہونے پر دلائل دینا شروع کر دیے۔

نبی کریم خَاتَم النَّبِیّین ﷺ کو ان سے مباہلہ کرنے کا حکم

نبی کریم خَاتَم النَّبِیّین ﷺ نے تمام دلائل سماعت فرما کر ایک ایک دلیل کو رد فرمایا، لیکن وہ لوگ اپنی ضد پر ڈٹے رہے، پھر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خَاتَم النَّبِیّین ﷺ کو ان سے مباہلہ کرنے کا حکم دیا۔

یہ حکم نازل ہونے کے بعد نبی کریم خَاتَم النَّبِیّین ﷺ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے کر نجران کے وفد کے پاس مباہلے کے لیے تشریف لائے۔

پادریوں کا مباہلے سے انکار

جب ان کے پادریوں نے یہ روشن چہرے دیکھے تو کہا کہ اگر تم ان سے مباہلہ کیا تو یاد رکھو دنیا سے تمھارا نام ونشان تک مٹ جائے گا، چناں چہ انھوں نے مباہلہ کرنے سے انکار کر دیا اور جزیہ ادا کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔

اہلِ نجران کے بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کا ارشاد

اس کے بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اللہ تعالیٰ کا عذاب اہلِ نجران کے نزدیک آچکا تھا اور اگر یہ مباہلہ کرتے تو انھیں جانور بنا دیا جاتا، ان کی وادی میں آگ بھڑکتی رہتی اور انھیں ملیامیٹ کر دیا جاتا، یہاں تک کہ درختوں پر پرندے بھی ہلاک ہو جاتے اور سال ختم ہونے سے پہلے سارے نصاریٰ فنا کے گھاٹ اتر جاتے۔

اضافی تفصیلی سوالات

2۔ **عام الوفود سے کیا مراد ہے؟ وفد بنو تمیم کے بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضری کا احوال قرآنِ مجید کی روشنی میں بیان کریں۔** 091003108

جواب: عامُ الوفُود کا مفہوم

عام کا معنیٰ ''سال'' اور وفود جمع ہے وفد کی، جس کا معنیٰ 'لوگوں کی جماعت' ہے۔ عام الوفود سے مراد وہ سال ہے جس میں پورے عرب سے کثرت کے ساتھ وفود نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ فتح مکہ اور غزوۂ حنین کے بعد دور دراز علاقوں میں پیغمبر اسلام خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے اعلیٰ اخلاق کے چرچے ہوئے اور لوگوں میں یہ شوق پیدا ہوا کہ ہم بھی اسلام کے بارے میں سمجھ بوجھ حاصل کریں، لہٰذا بہت سے علاقوں سے جوق در جوق وفود حاضر ہونے لگے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کا وفود کے ساتھ حسنِ سلوک

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ مدینہ طیبہ آنے والے وفود کو عموماً مسجد نبوی میں ٹھہراتے تھے۔ ان وفود کا آنا دور دراز کے علاقوں سے ہوتا تھا، جو اس بات کا منھ بولتا ثبوت ہے کہ دورِ رسالت ﷺ میں اسلام، پورے جزیرۂ عرب میں پھیل چکا تھا۔ ان کے استقبال اور قیام وطعام کا انتظام نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے حسنِ انتظام، اسلامی آداب اور کریمانہ اخلاق کی عمدہ مثالیں ہیں۔

وفد بنو تمیم

بنو تمیم کا وفد 9 ہجری کے آغاز میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا، یہ لوگ اپنے قیدیوں کو آزاد کرانا چاہتے تھے۔ ان کی قیادت عرب کا مشہور سردار اقرع بن حابس کر رہا تھا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ ظہر سے پہلے قیلولہ (دوپہر کے وقت آرام) فرما رہے تھے۔

سورۃ الحجرات کا نزول

انھوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو بے آرام کیا، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو گھر کے باہر پکارا، آوازیں دیتے رہے، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے پاس داخل ہونے کی اجازت طلب نہ کی، تو اللہ ربّ العزت نے سورۃ الحجرات نازل فرمائی۔ جس میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے آداب سکھائے گئے کہ اپنی آوازوں کو نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو۔ نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو یوں نہ پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

وفد کا قبولِ اسلام

یہ لوگ اپنے ساتھ بڑے فصیح وبلیغ شاعر اور خطیب لے کر آئے تھے، جن کے مقابلے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے بطور خطیب حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جواب دینے کا حکم دیا اور بطور شاعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیش کیا کہ اٹھو اور جواب دو۔ انھوں نے تسلیم کر لیا کہ آپ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے خطیب اور شاعر دونوں بہت اعلیٰ ہیں۔ اقرع بن حابس بارگاہ رسالت

www.ilmkidunya.com

خاتم النبیین ﷺ سے اتنا متاثر ہوا کہ اپنے آبائی دین کو الوداع کہا اور وفد سمیت اسلام قبول کرلیا۔

091003109

3۔ **وفدِ عبدالقیس کا جامع احوال تحریر کیجیے۔**

جواب: **عام الوفود کا مفہوم**

عام کا معنی "سال" اور وفود جمع ہے وفد کی، جس کا معنی 'لوگوں کی جماعت' ہے۔ عام الوفود سے مراد وہ سال ہے جس میں پورے عرب سے کثرت کے ساتھ وفود نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ فتح مکہ اور غزوۂ حنین کے بعد دور دراز علاقوں میں پیغمبر اسلام خاتم النبیین ﷺ اور آپ خاتم النبیین ﷺ کے جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے اعلیٰ اخلاق کے چرچے ہوئے اور لوگوں میں یہ شوق پیدا ہوا کہ ہم بھی اسلام کے بارے میں سمجھ بوجھ حاصل کریں، لہٰذا بہت سے علاقوں سے جوق در جوق وفود حاضر ہونے لگے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا وفود کے ساتھ حسن سلوک

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ مدینہ طیبہ آنے والے وفود کو عموماً مسجد نبوی میں ٹھہراتے تھے۔ ان وفود کا آنا دور دراز کے علاقوں سے ہوتا تھا، جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ دورِ رسالت میں اسلام، پورے جزیرہ عرب میں پھیل چکا تھا۔ ان کے استقبال اور قیام وطعام کا انتظام نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حسنِ انتظام، اسلامی آداب اور کریمانہ اخلاق کی عمدہ مثالیں ہیں۔

وفد عبدالقیس

اس وفد میں بیس آدمی تھے۔ ان کے سردار کا نام منذر بن عائذ اور لقب "اَشَج" تھا۔ اشج زبان اور دل کا کھرا تھا، وفد عبدالقیس کی بارگاہِ نبوی خاتم النبیین ﷺ میں آمد سے پہلے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو خبر دی کہ مشرق سے کچھ سوار آرہے ہیں جو اسلام قبول کریں گے۔

والہانہ استقبال

وفد عبدالقیس کے لوگ جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان کا والہانہ استقبال فرمایا۔

محبت وعقیدت کا اظہار

انھوں نے حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کے چہرہ انور کی خوب صورتی کو دیکھ کر آپ خاتم النبیین ﷺ کے دست مبارک اور پائے اقدس کو بوسے دے کر محبت وعقیدت کا اظہار کیا۔

حلم اور وقار کے ساتھ بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضری

اس وفد کے سردار نے حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کے پاس حاضری سے پہلے غسل کیا، عمدہ اور پاکیزہ کپڑے پہنے اور حلم اور وقار کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضری دی۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد گرامی

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اس کی وضع اور آداب کو پسند کرتے ہوئے اس کی حوصلہ افزائی فرمائی اور ارشاد فرمایا: بلاشبہ دو خوبیاں تم میں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں: ایک حلم یعنی جلد بازی نہ کرنا اور امور ومعاملات میں غور وفکر کرنا اور دوسری خوبی وقار ہے۔

چند ضروری احکامات وہدایات

دورانِ گفتگو میں آپ خاتم النبیین ﷺ نے حرمت والے مہینوں ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب کے بارے میں انھیں آگاہ کیا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ان کو نماز، روزہ، زکوٰۃ اور غنیمت میں سے ادائے خمس کا حکم دیا۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خصوصی دعا

www.ilmkidunya.com

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ان کے لیے دعا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے اللہ! عبدالقیس والوں کی بخشش فرما۔ یہ وفد دس دن حضور خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ میں رہا، قرآن مجید اور احکام شریعت سیکھے۔

تحائف کے ساتھ رخصتی

آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان کو تحائف دیے، اشج کو بہت زیادہ مال عطا فرمایا اور ان کو واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

(4) غزوۂ تبوک

مشقی معروضی سوالات

سوال نمبر1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) مدینہ منورہ سے دمشق کے راستے پر واقع تبوک نام ہے: 091003110

(الف) چشمے کا (ب) سرائے کا (ج) باغ کا (د) دریا کا

(2) غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں پیش کیا/کیں: 091003111

(الف) گھر کا سارا سامان (ب) بہت سی کھجوریں

(ج) گھر کا آدھا سامان (د) ایک ہزار اونٹ اور اشرفیاں

(3) غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو ذمہ داری سونپی گئی: 091003112

(الف) مال جمع کرنے کی (ب) لشکر کے سپہ سالار کی

(ج) اہل بیت کی حفاظت کی (د) چشمے کی حفاظت کی

(4) غزوہ تبوک کے موقع پر مسلمانوں کے پاس: 091003113

(الف) سواریوں کی کثرت تھی (ب) جنگی ساز و سامان بہت زیادہ تھا

(ج) سپاہیوں کی کثرت تھی (د) زادِ راہ کی شدید قلت تھی

(5) غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توبہ قبول ہوئی: 091003114

(الف) سچ بولنے کی وجہ سے (ب) وعدہ پورا کرنے کی وجہ سے

(ج) سخاوت کی وجہ سے (د) کفایت شعاری کی وجہ سے

اضافی معروضی سوالات

(6) 9 ہجری میں ہوا: 091003115

(الف) غزوہ بدر (ب) غزوہ تبوک (ج) غزوہ احد (د) غزوہ حنین

(7) ایک مشہور مقام جو مدینہ منورہ سے دمشق کے راستے پر واقع ہے: 091003116

(الف) تبوک (ب) طائف (ج) دمام (د) روم

www.ilmkidunya.com

(8) معرکہ موتہ کے بعد مسلمانوں پر حملہ کا ارادہ کیا: 091003117

(الف) غسانی قبائل نے (ب) مشرکین نے (ج) یہودیوں نے (د) رومی سلطنت نے

(9) اپنا مال و دولت آپ خاتم النبیین ﷺ کے قدموں میں نچھاور کر دیا: 091003118

(الف) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے (ب) اہل مکہ نے

(ج) اہل مدینہ نے (د) منافقین نے

(10) اپنے گھر کا سارا مال نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا: 091003119

(الف) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ب) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(ج) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (د) حضرت عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(11) اپنے گھر کا آدھا مال نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں پیش کیا: 091003120

(الف) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ب) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(ج) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (د) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(12) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک تہائی لشکر کو ساز و سامان مہیا کیا: 091003121

(الف) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ب) حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(ج) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (د) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(13) رات بھر مزدوری کر کے اپنی اُجرت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں پیش کی: 091003122

(الف) حضرت ابو عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ب) حضرت ابو بصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(ج) حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (د) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(14) مدینہ منورہ میں اہل بیت کی حفاظت، گھریلو اور دیگر امور کی انجام دہی پر مامور فرمایا: 091003123

(الف) حضرت عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (ب) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(ج) حضرت ابو عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (د) حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(15) یہ ٹولہ طرح طرح کی سازشوں میں مصروف تھا: 091003124

(الف) منافقین کا (ب) کفار کا (ج) مشرکین کا (د) یہودیوں کا

(16) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی قیادت میں تیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا لشکر روانہ ہوا: 091003125

(الف) مکہ کی طرف (ب) مدینہ کی طرف (ج) شام کی طرف (د) عراق کی طرف

(17) سامان کی کمی اور سفر کی تکلیف کی وجہ سے اسے جیش العسرۃ بھی کہا جاتا ہے: 091003126

(الف) یعنی آسانی کا لشکر (ب) یعنی تنگی کا لشکر (ج) یعنی بڑا لشکر (د) یعنی اسلامی لشکر

(18) اس غزوہ میں مسلمانوں کو بغیر لڑائی کے فتح حاصل ہوئی: 091003127

(الف) غزوہ بدر (ب) غزوہ احد (ج) غزوہ تبوک (د) غزوہ حنین

www.ilmkidunya.com

(19) سیدنا کعب بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہم بغیر کسی معقول وجہ کے شرکت کرنے سے رہ گئے تھے:
091003128

(الف) غزوہ تبوک میں (ب) غزوہ بدر میں (ج) غزوہ احد میں (د) غزوہ ہند میں

(20) ''اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی وجہ سے کس قدر حسین انداز میں نوازا ہے'' یہ قول ہے: 091003129

(الف) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا (ب) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

(ج) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا (د) حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	ج	4	د	5	الف
6	ب	7	الف	8	د	9	الف	10	ب
11	الف	12	د	13	الف	14	ب	15	الف
16	ج	17	ب	18	ج	19	الف	20	د

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خدمات انجام دیں؟
091003130

جواب: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ لشکرِ تبوک کی تیاری کے لیے ایک سو گھوڑے، نو سو اونٹ اور ایک ہزار دینار لے کر حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ نے ایک تہائی لشکر کو ساز و سامان مہیا کیا۔

2۔ غزوہ تبوک کے موقع پر خواتین نے کس طرح اسلامی لشکر کی تیاری میں مدد کی؟
091003131

جواب: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ ساتھ صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنھن نے بھی اپنے اموال رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں پیش کیے۔ سیدہ اُمّ سنان اسلمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: ''میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے سامنے ایک چادر بچھی ہوئی دیکھی جس میں مسلمان خواتین اپنے ہار، چوڑیاں، انگوٹھیاں، جھمکے، دیگر زیورات اور کپڑے ڈال رہی تھیں۔

3۔ غزوہ تبوک کے موقع پر منافقین کس طرح بے نقاب ہوئے؟
091003132

جواب: جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اسلامی لشکر لے کر تبوک کی طرف روانہ ہوئے تو منافقین کا سردار عبد اللہ بن اُبی اپنے ساتھیوں سمیت یہ کہ کر واپس لوٹ گیا کہ اتنے گرم موسم میں حالات کی تنگی کے باوجود مسلمان رومیوں سے جنگ لڑنے جا رہے ہیں۔ رومی بہت طاقت ور ہیں ان کا مقابلہ کرنا کسی کے بس کی بات نہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے سامنے منافقوں کی حالت عیاں کر دی اور وہ بے نقاب ہو گئے۔

www.ilmkidunya.com

اضافی مختصر سوالات

4۔ اہل مدینہ کو رومیوں کی جنگی تیاری کے بارے میں کس نے آگاہ کیا؟ 091003133

جواب: اہل مدینہ کو رومیوں کی جنگی تیاری کے بارے میں شام کے تاجروں نے آگاہ کیا تھا۔

5۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کن لوگوں کے لیے جنگ میں شرکت لازمی قرار دی؟ 091003134

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے غزوہ تبوک میں ہر اس شخص کی شرکت لازمی قرار دے دی جو صحت مند ہو اور اس کے پاس سواری کا جانور موجود ہو۔

6۔ شام کے تاجروں نے مدینہ منورہ میں کیا خبر دی تھی؟ 091003135

جواب: شام کے تاجروں نے مدینہ منورہ میں یہ خبر دی کہ رومیوں نے شام میں مسلمانوں کے مقابلے کے لیے ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا ہے جس کو ہرقل کی حمایت حاصل ہے۔

7۔ غزوہ تبوک کے موقع پر منافقین نے کیا کردار ادا کیا؟ 091003136

جواب: غزوہ تبوک کے موقع پر منافقین کا ٹولہ طرح طرح کی سازشوں میں مصروف تھا۔ منافقین کے لیڈر جد بن قیس اور عبد اللہ بن ابی جہاد کے لیے نکلنے پر قطعاً راضی نہ تھے۔ وہ اپنی جماعت سمیت مسلمانوں کے حوصلے پست کرنے اور رومیوں سے خوف زدہ کرنے میں مشغول تھے۔

8۔ غزوہ تبوک کی وجہ تسمیہ لکھیے۔ 091003137

جواب: تبوک ایک مشہور مقام ہے جو مدینہ منورہ سے دِمشق کے راستے پر واقع ہے۔ اس علاقے میں موجود پانی کے ایک چشمے کا نام تبوک تھا اسی مناسبت سے اس غزوے کا نام بھی غزوہ تبوک پڑ گیا۔

9۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ تبوک کے موقع پر کتنا سامان نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں پیش کیا؟ 091003138

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کا سارا مال نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: ترجمہ: ''تم نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا؟''
سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: ''میں ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کی محبت اور الفت کو چھوڑ کر آیا ہوں''۔

10۔ غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنا سامان نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں پیش کیا؟

091003139

جواب: اس موقع پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کا آدھا مال نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔

11۔ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کن امور کی انجام دہی کے لیے مامور فرمایا؟

091003140

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ میں اہل بیت کی حفاظت، گھریلو اور دیگر امور کی انجام دہی پر مامور فرمایا۔

12۔ غزوہ تبوک کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آنکھوں سے آنسو کیوں نکل پڑے؟ 091003141

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے سواریوں کی کمی کی وجہ سے بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مدینہ منورہ ہی میں ٹھہرنے کا حکم دیا تو ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خلوص، جذبہ ایمانی اور جہاد کے شوق کی وجہ سے ان کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔

13۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کن حالات میں رومیوں سے جنگ کی تیاری کا حکم دیا؟ 091003142

جواب: یہ سخت تنگی، قحط سالی اور شدید گرمی کے دن تھے۔ پھلوں کے پکنے کا موسم تھا جس کی وجہ سے گھروں سے نکلنا بہت دشوار تھا۔

14۔ جیش العسرۃ سے کیا مراد ہے؟ مختصر وضاحت کریں۔ 091003143

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی قیادت میں تیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا لشکر شام کی طرف روانہ ہوا۔ سفر کے دوران مسلمانوں کو تین طرح کی مشکلات کا سامنا تھا۔ سواریاں کم تھیں، زادِ راہ بہت تھوڑا تھا اور پانی کی شدید قلت تھی۔ ایک اونٹ پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم باری باری سواری کرتے تھے۔ مٹھی بھر کھجوریں کئی افراد میں تقسیم ہوجاتی تھیں۔ مسلمانوں نے آٹھ سو پانچ کلومیٹر کا یہ فاصلہ انتہائی استقامت، صبر و تحمل اور جواں مردی سے طے کیا۔ سامان کی کمی اور سفر کی تکلیف کی وجہ سے اسے جیش العسرۃ یعنی تنگی کا لشکر بھی کہا جاتا ہے۔

15۔ غزوہ تبوک کے نتائج اختصار کے ساتھ تحریر کریں۔ 091003144

جواب: مسلمانوں کی جرأت مندانہ پیش قدمی کو دیکھتے ہوئے رومی فوج اسلامی لشکر کے مقابلے کی ہمت نہ کرسکی۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کو بغیر لڑائی کے فتح حاصل ہوئی۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ تبوک کے مقام پر بیس دن قیام فرمانے کے بعد مدینہ منورہ واپس لوٹ آئے۔ مدینہ منورہ واپسی پر عورتوں اور بچوں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا والہانہ استقبال کیا۔

16۔ غزوہ تبوک میں شرکت نہ کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے ملاقات کا حال تحریر کریں۔
091003145

جواب: غزوہ تبوک میں سیدنا کعب بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہم بغیر کسی معقول وجہ کے غزوہ تبوک میں شرکت کرنے سے رہ گئے تھے۔ غزوہ تبوک سے واپسی پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پوچھنے پر جب منافقین جھوٹے بہانے تراش رہے تھے تو انھوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر سچ سچ بتا دیا اور آپ خاتم النبیین ﷺ سے معافی طلب کی۔

17۔ غزوہ تبوک میں شرکت نہ کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی توبہ کیسے قبول ہوئی؟ 091003146

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان کے بیانات قبول کرتے ہوئے ان کی توبہ کی قبولیت اللہ تعالیٰ کے سپرد کردی اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ان سے بات چیت کرنے سے منع کردیا۔ اس معاشرتی مقاطعے کو پچاس دن گزر گئے جو ان کی زندگی کے مشکل ترین دن تھے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی طرف وحی نازل فرمائی اور ان کی توبہ قبول فرمالی۔

18۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مالک نے سچ بولنے کے بارے میں کیا فرمایا؟ 091003147

جواب: حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول یہ معافی آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: یہ معافی اللہ کی طرف سے ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول خاتم النبیین ﷺ چوں

www.ilmkidunya.com

اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی برکت سے نجات دی ہے۔ اس لیے میں یہ عہد کرتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں گا ہمیشہ سچ بات ہی کہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی وجہ سے کس قدر حسین انداز میں نوازا ہے۔

www.ilmkidunya.com

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

091003148

الف۔ غزوہ تبوک پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: غزوہ تبوک کا پس منظر

غزوۂ تبوک 9 ہجری میں ہوا۔ تبوک ایک مشہور مقام ہے جو مدینہ منورہ سے دمشق کے راستے پر واقع ہے۔ اس علاقے میں موجود پانی کے ایک چشمے کا نام تبوک تھا اسی مناسبت سے اس غزوے کا نام بھی غزوۂ تبوک پڑ گیا۔ معرکہ موتہ کے بعد رومی سلطنت نے مسلمانوں پر حملہ کا ارادہ کیا۔ غسانی قبائل جو شام میں رومیوں کے زیر اثر تھے اور مسیحی مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کو قیصر روم ہرقل نے اس لڑائی کے لیے ابھارا۔ شام کے تاجروں نے مدینہ منورہ میں یہ خبر دے دی کہ رومیوں نے شام میں مسلمانوں کے مقابلے کے لیے ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا ہے۔ جس کو ہرقل کی حمایت حاصل ہے۔

جنگ کی تیاری کا حکم

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو جب اس کی اطلاع ملی تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے رومیوں سے جنگ کی تیاری کا حکم دیا۔ یہ سخت تنگی، قحط سالی اور شدید گرمی کے دن تھے۔ پھلوں کے پکنے کا موسم تھا جس کی وجہ سے گھروں سے نکلنا بہت دشوار تھا۔ ان تمام ناسازگار حالات کے باوجود جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے غزوہ تبوک کا اعلان فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بڑے جوش و خروش سے تیاری شروع کر دی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس مہم میں ہر اس شخص کی شرکت لازمی قرار دے دی جو صحت مند ہو اور اس کے پاس سواری کا جانور موجود ہو۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ایثار

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے غزوہ تبوک کی تیاری کے لیے مال و اسباب اکٹھے کرنے شروع کر دیے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حکم پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنا مال و دولت آپ خاتم النبیین ﷺ کے قدموں میں نچھاور کر دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کا سارا مال نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: ترجمہ: ''تم نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا؟''

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: ''میں ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کی محبت اور الفت کو چھوڑ کر آیا ہوں''۔ اس موقع پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کا آدھا مال نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ لشکر تبوک کی تیاری کے لیے ایک سو گھوڑے، نو سو اونٹ اور ایک ہزار دینار لے کر حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک تہائی لشکر کو ساز و سامان مہیا کیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار ہزار درہم، سیدنا عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 90 وسق (13 ٹن یعنی 500 کلوگرام) کھجوریں پیش کیں اور حضرت ابو عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رات بھر مزدوری کر کے نصف صاع کھجوریں کما کر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں پیش کیں۔

صحابیات رضی اللہ عنھن کا ایثار

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے ساتھ ساتھ صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنھن نے بھی اپنے اموال رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں پیش کیے۔ سیدہ اُمِّ سنان اسلمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: "میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے سامنے ایک چادر بچھی ہوئی دیکھی جس میں مسلمان خواتین اپنے ہار، چوڑیاں، انگوٹھیاں، جھمکے، دیگر زیورات اور کپڑے ڈال رہی تھیں۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا تقرر

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو مدینہ منورہ میں اہل بیت کی حفاظت گھریلو اور دیگر امور کی انجام دہی پر مامور فرمایا۔

جذبہ ایمانی اور جہاد کا شوق

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے سواریوں کی کمی کی وجہ سے بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو مدینہ منورہ ہی میں ٹھہرنے کا حکم دیا تو ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے خلوص، جذبہ ایمانی اور جہاد کے شوق کی وجہ سے ان کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔

منافقین کا کردار

غزوہ تبوک کے سفر کی تیاری زور و شور سے جاری تھی۔ زادِ سفر اور سواریوں کا بندوبست کیا جا رہا تھا لیکن منافقین کا ٹولہ طرح طرح کی سازشوں میں مصروف تھا۔ منافقین کے لیڈر جد بن قیس اور عبداللہ بن اُبی جہاد کے لیے نکلنے پر قطعاً راضی نہ تھے۔ وہ اپنی جماعت سمیت مسلمانوں کے حوصلے پست کرنے اور رومیوں سے خوف زدہ کرنے میں مشغول تھے۔

جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اسلامی لشکر لے کر تبوک کی طرف روانہ ہوئے تو منافقین کا سردار عبداللہ بن اُبی ثنیۃ الوداع کے پاس ذباب نامی مقام پر اپنے ساتھیوں سمیت یہ کہہ کر واپس لوٹ گیا کہ: اتنے گرم موسم میں حالات کی تنگی کے باوجود مسلمان رومیوں سے جنگ لڑنے جا رہے ہیں۔ رومی بہت طاقت ور ہیں ان کا مقابلہ کرنا کسی کے بس کی بات نہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے سامنے منافقوں کی حالت عیاں کر دی اور وہ بے نقاب ہو گئے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی قیادت میں لشکر کی روانگی

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی قیادت میں تیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا لشکر شام کی طرف روانہ ہوا۔ سفر کے دوران مسلمانوں کو تین طرح کی مشکلات کا سامنا تھا۔ سواریاں کم تھیں، زادِ راہ بہت تھوڑا تھا اور پانی کی شدید قلت تھی۔ ایک اونٹ پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم باری باری سواری کرتے تھے۔ مٹھی بھر کھجوریں کئی افراد میں تقسیم ہو جاتی تھیں۔ مسلمانوں نے آٹھ سو پانچ کلو میٹر کا یہ فاصلہ انتہائی استقامت، صبر و تحمل اور جواں مردی سے طے کیا۔ سامان کی کمی اور سفر کی تکلیف کی وجہ سے اسے جیش العسرۃ یعنی تنگی کا لشکر بھی کہا جاتا ہے۔

مسلمانوں کی جرأت مندانہ پیش قدمی اور کامیابی

مسلمانوں کی جرأت مندانہ پیش قدمی کو دیکھتے ہوئے رومی فوج اسلامی لشکر کے مقابلے کی ہمت نہ کر سکی۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کو بغیر لڑائی کے فتح حاصل ہوئی۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے ساتھ تبوک کے مقام پر بیس دن قیام فرمانے کے بعد مدینہ منورہ واپس لوٹ آئے۔ مدینہ منورہ واپسی پر عورتوں اور بچوں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا والہانہ استقبال کیا۔

غزوہ تبوک میں شرکت نہ کرنے والوں کے لیے معافی

غزوہ تبوک میں سیدنا کعب بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنھم بغیر کسی معقول وجہ کے غزوہ تبوک میں شرکت کرنے سے رہ گئے تھے۔ غزوہ تبوک سے واپسی پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پوچھنے پر جب منافقین جھوٹے بہانے تراش رہے تھے تو انھوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سچ سچ بتا دیا اور آپ خاتم النبیین ﷺ سے معافی طلب کی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان کے بیانات قبول کرتے ہوئے ان کی توبہ کی قبولیت اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دی اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو ان سے بات چیت کرنے سے منع کر دیا۔ اس معاشرتی مقاطعے کو پچاس دن گزر گئے جو ان کی زندگی کے مشکل ترین دن تھے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی طرف وحی نازل فرمائی اور ان کی توبہ قبول فرمالی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مبارک دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تمھاری توبہ قبول فرمالی اور تمھیں معاف فرما دیا۔

سچ بولنے کی برکت

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی خاتم النبیین ﷺ میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک اٹھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا تمھیں آج کا دن مبارک ہو، یہ دن ان تمام دنوں سے مبارک ہے جو تمھاری پیدائش کے بعد سے آج تک تم پر گزرے ہیں۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول یہ معافی آپ خاتم النبیین ﷺ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے؟ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: یہ معافی اللہ کی طرف سے ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول خاتم النبیین ﷺ چوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی برکت سے نجات دی ہے اس لیے میں یہ عہد کرتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں گا ہمیشہ سچ بات ہی کہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی وجہ سے کس قدر بہترین انعام سے نوازا ہے۔

نتائج

غزوہ تبوک کے مندرجہ ذیل نتائج برآمد ہوتے ہیں:

- ☆ مسلمانوں کی جرأت مندانہ پیش قدمی کو دیکھتے ہوئے رومی فوج اسلامی لشکر کے مقابلے کی ہمت نہ کر سکی۔
- ☆ مسلمانوں کے حوصلے بلند ہو گئے، رومیوں اور شامیوں کے حوصلے پست ہو گئے، گرد و نواح کی مسیحی آبادیوں پر مسلمانوں کی دھاک بیٹھ گئی۔
- ☆ اسلامی سلطنت کی سرحدیں مزید پھیل گئیں۔
- ☆ مسلمانوں کو بغیر لڑائی کے فتح حاصل ہوئی۔

www.ilmkidunya.com

(5) حجۃ الوداع

مشقی معروضی سوالات

سوال نمبر ا۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حجۃ الوداع فرمایا: 091003149

(الف) 8ہجری (ب) 9ہجری (ج) 10ہجری (د) 11ہجری

(2) حج اور عمرے کے لیے اکٹھا احرام باندھنا کہلاتا ہے: 091003150

(الف) حج مبرور (ب) حج قران (ج) حج تمتع (د) حج افراد

(3) ہدی سے مراد ہے: 091003151

(الف) قربانی کا جانور (ب) پالتو جانور (ج) حلال جانور (د) طاقتور جانور

(4) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حجۃ الوداع سے واپسی پر کس مقام پر حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجھہ کی شان بیان کی؟

091003152

(الف) ذوالحلیفہ (ب) حدیبیہ (ج) غدیر خم (د) منیٰ

(5) خطبہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے گواہی لی: 091003153

(الف) حج ادا کرنے پر (ب) قربانی کرنے پر (ج) رسالت کا حق ادا کرنے پر (د) نماز ادا کرنے پر

اضافی معروضی سوالات

(6) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے اپنے وصال سے قبل جو حج ادا فرمایا اس کو کہتے ہیں: 091003154

(الف) حجۃ الوداع (ب) حجۃ الاولیٰ (ج) حجۃ الثانیہ (د) حجۃ الثالثہ

(7) آپ خاتم النبیین ﷺ کے لیے خیمہ لگا ہوا تھا: 091003155

(الف) طائف میں (ب) وادی نمرہ میں (ج) شعب ابی طالب میں (د) وادی عرفہ میں

(8) آپ خاتم النبیین ﷺ جس اونٹنی پر سوار ہو کر "وادی عرنہ" میں تشریف لائے: 091003156

(الف) قصواء (ب) نمرہ (ج) تلبیہ (د) مروہ

(9) کسی کالے کو گورے پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں سوائے: 091003157

(الف) اسلام کے (ب) حج کے (ج) تقویٰ کے (د) عمرے کے

(10) آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ سن لو ہر چیز میرے پاؤں تلے روند دی گئی ہے: 091003158

(الف) جاہلیت کی (ب) اکناف کی (ج) کفار کی (د) مشرکین کی

(11) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اصلاح احوال کے لیے وقتاً فوقتاً صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو بھیجتے رہتے تھے: 091003159

(الف) طائف کی طرف (ب) حجون کی طرف (ج) منیٰ کی طرف (د) یمن کی طرف

www.ilmkidunya.com

(12) زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے: 091003160

(الف) نماز (ب) روزہ (ج) حج (د) زکوۃ

(13) اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مکہ مکرمہ آ کر حضور خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ ملے اور حج ادا کیا: 091003161

(الف) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(14) بعض لوگوں نے انتظامی فیصلوں پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے شکوہ کیا: 091003162

(الف) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے (ب) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

(ج) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے (د) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

(15) ''خطبۂ غدیر خم'' کے مطابق اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کے محبوب اور مقرب ہیں: 091003163

(الف) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت علی کرم اللہ وجہہ

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	ج	2	ب	3	الف	4	ج	5	ج
6	الف	7	ب	8	الف	9	ج	10	الف
11	د	12	ج	13	الف	14	ج	15	د

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ غدیر خم کے حوالے سے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی فضیلت بیان کریں۔ 091003164

جواب: سفر حج سے واپسی پر ''غدیر خم'' جہاں حجاج کرام اپنے اپنے علاقوں کی راہ لیتے ہیں، کے مقام پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. (مسند احمد 12306)

ترجمہ: میں جس کا دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے، اے اللہ تو اس آدمی کو دوست رکھ جو علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دوست رکھتا ہے اور جو اس سے عداوت رکھے تو بھی اس سے عداوت رکھ۔

2۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعے پر مساوات کے حوالے سے کیا ارشاد فرمایا؟ 091003165

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے، کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر، کسی

کالے کو گورے پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے۔

091003166
3۔ نبی کریم خَاتَم النَّبِیّٖن ﷺ نے ہدایت اور راہ نمائی کے لیے کن دو چیزوں کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا؟

جواب: آپ خَاتَم النَّبِیّٖن ﷺ نے فرمایا: میں تمھارے درمیان ایسی دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم انھیں مضبوطی سے پکڑے رکھو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میری سنت ہے۔

اضافی مختصر سوالات

091003167
4۔ حجۃ الوداع سے کیا مراد ہے؟

جواب: رسول اللہ خَاتَم النَّبِیّٖن ﷺ نے اپنے وصال سے قبل جو حج ادا فرمایا اس کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

091003168
5۔ تکمیل دین کے حوالے سے آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام بطور دین پسند کر لیا۔ (سورۃ المآئدۃ: 3)

091003169
6۔ حج قران سے کیا مراد ہے؟

جواب: حج اور عمرہ کے لیے اکٹھے احرام باندھنے کو حج قران کہتے ہیں۔

7۔ یمن روانگی کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم خَاتَم النَّبِیّٖن ﷺ نے کیا نصیحتیں ارشاد فرمائیں ہیں؟

091003170

جواب: آپ خَاتَم النَّبِیّٖن ﷺ نے حجۃ الوداع سے پہلے رمضان المبارک 10 ہجری میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین سو (300) سواروں کے ساتھ یمن روانہ فرمایا، ان کے سر پر دستار باندھی، علم عطا فرمایا اور ہدایات دیں کہ قتال میں پہل نہیں کرنی، نماز کا حکم دینا ہے اگر اطاعت کر لیں تو زکوٰۃ کا حکم دینا اور بتانا کہ روزہ ہر سال فرض ہے اور حج زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے۔

091003171
8۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورہ یمن کے نتائج تحریر کریں۔

جواب: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن گئے۔ وہاں کے لوگوں کو دعوت دین دی، بہت سے لوگوں نے اسلام کی دعوت قبول کی حتیٰ کہ پورا قبیلہ "ہمدان" دائرہ اسلام میں داخل ہوا۔ جب حضور خَاتَم النَّبِیّٖن ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ خَاتَم النَّبِیّٖن ﷺ بہت خوش ہوئے۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن سے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مکہ مکرمہ آ کر حضور خَاتَم النَّبِیّٖن ﷺ کے ساتھ ملے اور حج ادا کیا۔

091003172
9۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کا تعلق رکھنے کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَم النَّبِیّٖن ﷺ کے محبوب اور مقرب ہیں۔ ان سے محبت کا تعلق رکھنا ایمان کا تقاضا ہے اور ان سے بغض یا کدورت رکھنا ایمان کے منافی ہے۔

091003173
10۔ نبی کریم خَاتَم النَّبِیّٖن ﷺ نے یمن روانگی کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کیا دعا فرمائی؟

جواب: آپ خَاتَم النَّبِیّٖن ﷺ نے روانگی کے وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دُعا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

یقیناً اللہ تعالیٰ تمھارے دل کو ہدایت دے گا اور تمھاری زبان کو ثابت رکھے گا۔ (سنن ابی داؤد: 3582)

www.ilmkidunya.com

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

091003174

س: خطبہ حجۃ الوداع پر جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: خطبہ حجۃ الوداع

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے اپنے وصال سے قبل جو حج ادا فرمایا اس کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔ اکناف عالم میں اسلام کی دعوت وتبلیغ کی ذمہ داری کی تکمیل کے بعد نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حج ادا کرنے کا اعلان فرمایا: آپ خاتم النبیین ﷺ کے اعلان پر ہر طرف سے مسلمان اکٹھے ہو گئے۔

مدینہ منورہ سے روانگی

ہفتہ 26 ذوالقعدہ 10 ہجری کو آپ خاتم النبیین ﷺ ظہر کی نماز کے بعد مدینہ منورہ سے روانہ ہو گئے۔ نماز عصر سے پہلے ذوالحلیفہ پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر دو رکعت عصر کی نماز پڑھی اور رات وہیں گزاری۔ صبح ہوئی تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ”آج رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا اس 'مبارک وادی' میں نماز پڑھو اور کہو عمرہ حج میں شامل ہے۔“

اگلے دن ظہر کی نماز سے پہلے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے غسل کیا، سر اور بدن میں خوش بو لگائی۔ پھر تہبند باندھا، چادر اوڑھی اور دو رکعت ظہر کی نماز پڑھی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے مصلے ہی پر حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک ساتھ احرام باندھا (حج اور عمرہ کے لیے اکٹھے احرام باندھنے کو حج قران کہتے ہیں) اور تلبیہ پڑھا۔ پھر مصلے سے اٹھ کر اونٹنی پر سوار ہوئے پھر تلبیہ پڑھا۔

بیت اللہ کا طواف

ایک ہفتہ کے سفر کے بعد مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو ”ذی طویٰ“ میں رات گزاری اور وہیں فجر پڑھ کر غسل فرمایا: پھر مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے بیت اللہ کا طواف فرمایا اور صفا و مروہ کی سعی کی، پھر بالائی مکہ میں ”حجون“ کے پاس قیام فرمایا اور دوبارہ طواف نہیں کیا، البتہ احرام برقرار رکھا کیوں کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے حج اور عمرے کا احرام اکٹھا باندھا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ حضور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ہدی (قربانی کا جانور) ساتھ لائے تھے۔ پھر آپ خاتم النبیین ﷺ 8 ذوالحجہ ترویہ کے دن منیٰ تشریف لے گئے۔ منیٰ میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور اگلے دن 9 ذوالحجہ فجر تک کی (پانچ) نمازیں پڑھیں اور چار رکعت والی نماز قصر کر کے دو رکعت پڑھیں۔

منیٰ سے روانگی

سورج طلوع ہونے کے بعد آپ خاتم النبیین ﷺ منیٰ سے چل پڑے اور عرفات تشریف لائے وہاں ”وادی نمرہ“ میں آپ خاتم النبیین ﷺ کے لیے خیمہ لگا ہوا تھا آپ خاتم النبیین ﷺ اسی میں استراحت فرما ہوئے، سورج ڈھلا تو آپ خاتم النبیین ﷺ قصواء اونٹنی پر سوار ہو کر ”وادی عرنہ“ میں تشریف لائے۔

خطبہ کا آغاز

لوگ آپ کے گرد جمع تھے، آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان کے درمیان کھڑے ہو کر خطبہ دیا، اللہ کی حمد و ثنا کی، شہادت کے کلمات کہے، اللہ سے ڈرنے کی وصیت کی اور خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حقوق اللہ کے تحفظ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائی کی خصوصی

www.ilmkidunya.com

تاکید فرمائی، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے فرمایا کہ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے، کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر، کسی کالے کو گورے پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے ایک دوسرے کی جان، مال اور عزت کے تحفظ پر خاص زور دیا، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے فرمایا کہ سن لو! جاہلیت کی ہر چیز میرے پاؤں تلے روند دی گئی ہے۔

زمانہ جاہلیت کی رسومات کے خاتمے کا اعلان

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے زمانہ جاہلیت کی رسومات کے خاتمے کا اعلان فرماتے ہوئے سب سے پہلے اپنے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سود جو لوگوں کے ذمے تھا اس کی معافی کا اعلان فرمایا اور تاکید فرمائی کہ تم لوگ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور ان کے حقوق ادا کرو۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے معاشرے کے پسماندہ طبقوں اور ماتحتوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید فرمائی، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے فرمایا: میں تمھارے درمیان ایسی دو چیزیں چھوڑ کے جا رہا ہوں کہ اگر تم انھیں مضبوطی سے پکڑے رکھو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میری سنت ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی گواہی

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے فرمایا اور تم سے (قیامت میں) میرے بارے میں سوال ہوگا تو پھر تم کیا کہو گے؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے عرض کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور رسالت کا حق ادا کیا اور امت کی خیر خواہی کی۔ پھر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھاتے لوگوں کی طرف جھکاتے اور فرماتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ

"اے اللہ گواہ رہنا، اے اللہ گواہ رہنا، اے اللہ گواہ رہنا۔"

حاصلِ خطبہ حجۃ الوداع

اسلام کے اصول آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے اپنے ان خطبات میں ارشاد فرما دیے اور حاضرین کو دیگر مسلمانوں تک پہنچانے کی تلقین کی۔ وقوفِ عرفہ کے دوران ہی میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ (سورۃ المائدہ: 3)

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام بطور دین پسند کر لیا۔

یمن کی اصلاحِ احوال

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ یمن کی اصلاحِ احوال کے لیے وقتاً فوقتاً صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو بھیجتے رہتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے حجۃ الوداع سے پہلے رمضان المبارک 10 ہجری میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین سو (300) سواروں کے ساتھ یمن روانہ فرمایا، ان کے سر پر دستار باندھی، علَم عطا فرمایا اور ہدایات دیں کہ قتال میں پہل نہیں کرنی، نماز کا حکم دینا ہے اگر اطاعت کر لیں تو زکوٰۃ کا حکم دینا اور بتانا کہ روزہ ہر حال فرض ہے اور حج زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے روانگی کے وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

یقیناً اللہ تعالیٰ تمھارے دل کو ہدایت دے گا اور تمھاری زبان کو ثابت رکھے گا۔ (سنن ابی داؤد: 3582)

www.ilmkidunya.com

چناں چہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن گئے۔ وہاں کے لوگوں کو دعوتِ دین دی، بہت سے لوگوں نے اسلام کی دعوت قبول کی حتیٰ کہ پورا قبیلہ "ہمدان" دائرہ اسلام میں داخل ہوا۔ جب حضور خاتم النبیین ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ خاتم النبیین ﷺ بہت خوش ہوئے۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن سے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مکہ مکرمہ آکر حضور خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ ملے اور حج ادا کیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت

اس موقع پر کچھ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض انتظامی فیصلوں پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے شکوہ کیا۔ چناں چہ سفرِ حج سے واپسی پر "غدیرِ خم" جہاں حجاج کرام اپنے اپنے علاقوں کی راہ لیتے ہیں، کے مقام پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. (مسند احمد 12306)

ترجمہ: میں جس کا دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے، اے اللہ تو اس آدمی کو دوست رکھ جو علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دوست رکھتا ہے اور جو اس سے عداوت رکھے، تو بھی اس سے عداوت رکھ۔

حاصل کلام

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کے محبوب اور مقرب ہیں۔ ان سے محبت کا تعلق رکھنا ایمان کا تقاضا ہے اور ان سے بغض یا کدورت رکھنا ایمان کے منافی ہے۔

(6) وصالِ نبوی خاتم النبیین ﷺ

مشقی معروضی سوالات

سوال نمبر۱۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

091003175

(1) جس مہینے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی بیماری کا آغاز ہوا:
(الف) صفر المظفر (ب) محرم الحرام
(ج) ربیع الاوّل (د) رمضان المبارک

091003176

(2) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی آخری وصیت کا تعلق ہے:
(الف) عورتوں، غلاموں اور نماز سے (ب) وراثت سے
(ج) سود سے (د) زکوٰۃ سے

091003177

(3) وصال سے ایک دن قبل نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کون سا عمل انجام دیا؟
(الف) تمام غلام آزاد کر دیے (ب) روزہ رکھا
(ج) عمرہ ادا کیا (د) نماز کی امامت کی

091003178

(4) حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی کس بات پر تبسم فرمایا؟
(الف) جنت کی بشارت پر (ب) تسبیح عطا ہونے پر
(ج) ملاقات کی بشارت پر (د) کلمہ کا تکرار اقرار دینے پر

www.ilmkidunya.com

(5) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا وصال ہوا: 091003179

(الف) سہ پہر کے وقت (ب) چاشت کے وقت (ج) عشا کے وقت (د) مغرب کے بعد

اضافی معروضی سوالات

(6) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے آخری وصیتیں فرمائیں: 091003180

(الف) عورتوں، غلاموں اور نماز کے بارے میں (ب) وراثت کی تقسیم کے بارے میں

(ج) سود کی حرمت کے بارے میں (د) زکوٰۃ ادا کرنے کے بارے میں

(7) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فریضہ حج ادا فرمایا: 091003181

(الف) دس ہجری کو (ب) گیارہ ہجری کو (ج) بارہ ہجری کو (د) تیرہ ہجری کو

(8) آخری ایام میں بقیع الغرقد سے واپسی پر آپ خاتم النبیین ﷺ کی طبیعت ناساز ہو گئی: 091003182

(الف) ماہِ محرم کے (ب) ماہِ صفر کے (ج) ماہِ رمضان کے (د) ماہِ شوال کے

(9) آپ خاتم النبیین ﷺ ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی اجازت سے ان کے گھر مستقل طور پر منتقل ہو گئے 091003183

(الف) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے (ب) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے

(ج) حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے (د) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

(10) علالت کے دوران نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ نماز پڑھائیں: 091003184

(الف) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(11) ایک دن قبل آپ خاتم النبیین ﷺ نے تمام غلام آزاد فرما دیے: 091003185

(الف) وصال سے (ب) رمضان سے (ج) عید سے (د) حج سے

(12) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مسلمانوں کو ہبہ فرما دیا: 091003186

(الف) تبرک (ب) جنگی ساز و سامان (ج) ورثہ (د) حجرہ

(13) وصال کے دن صبح کی نماز کے وقت آپ خاتم النبیین ﷺ نے حجرہ سے پردہ اٹھایا: 091003187

(الف) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ج) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(14) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو نماز پڑھتے دیکھا تو خوش ہو کر مسکرائے: 091003188

(الف) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ

(15) تاسف بھرے لہجے میں کہنے لگیں "ہائے! میرے بابا کی تکلیف": 091003189

(الف) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ج) حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(16) آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان کے لیے اشارے سے دعا فرمائی: 091003190

(الف) حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(17) آپ خاتم النبیین ﷺ نے حسنِ سلوک کی وصیت فرمائی فرمایا کہ وہ میرے قلب وجگر ہیں: 091003191

(الف) مہاجرین (ب) اہل مکہ (ج) انصار (د) بنوہاشم

(18) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے وصال سے ایک دن قبل صدقہ فرما دیے: 091003192

(الف) چند دینار (ب) چند اونٹ (ج) چند گھوڑے (د) چند برتن

(19) سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر چوما: 091003193

(الف) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے (ب) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے

(ج) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے (د) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(20) جس وقت آپ خاتم النبیین ﷺ اس دنیا سے تشریف لے گئے تو وقت تھا: 091003194

(الف) فجر کا (ب) چاشت کا (ج) ظہر کا (د) عصر کا

(21) آپ خاتم النبیین ﷺ کی وصیت کے مطابق غسل کے لیے پانی لایا گیا: 091003195

(الف) کنویں سے (ب) چشمہ سے (ج) نہر سے (د) پانچ کنووں سے

(22) ان کے حجرے کو آپ خاتم النبیین ﷺ کا مدفن بننے کا شرف حاصل ہوا: 091003196

(الف) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ج) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	الف	4	ج	5	ب
6	الف	7	الف	8	ب	9	الف	10	ب
11	الف	12	ب	13	الف	14	د	15	الف
16	ب	17	ج	18	الف	19	الف	20	ب
21	الف	22	الف						

www.ilmkidunya.com

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

091003197
1۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی زندگی کے آخری لمحات اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے وفات سے چند لمحے قبل سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر چوما اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کی وصیت فرمائی پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو نماز کی حفاظت اور زیردست افراد سے حسنِ سلوک کی وصیت فرمائی۔

2۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی لحد مبارک کس نے تیار کی اور کس نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو قبر مبارک میں اتارا؟

091003198

جواب: حضرت علی، حضرت عباس، حضرت فضل بن عباس، حضرت قثم بن عباس، حضرت اُسامہ بن زید اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے غلام حضرت شُقران رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو غسل دیا۔ جب اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم بارگاہِ رسالت میں ہدیہ درود و سلام پیش کر چکے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لحد والی (بغلی قبر) تیار کی۔ لحد میں اتارنے کا شرف حضرت علی، حضرت عباس، حضرت قثم بن عباس اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو حاصل ہوا۔ تدفین کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی قبر مبارک پر سرہانے کی طرف سے پانی چھڑکا۔

091003199
3۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی نمازِ جنازہ کس طرح ادا کی؟

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کا جنازہ باقاعدہ جماعت کی شکل میں ادا نہیں کیا گیا، بلکہ لوگ گروہ در گروہ حاضر ہوتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ پر درود و سلام اور دعا کرتے رہے۔

091003200
4۔ وصال کے وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی زبان مبارک پر کون سے کلمات تھے؟

جواب: وصال کے وقت آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے مسواک فرمائی اور چھت کی طرف دیکھ کر انگلی کھڑی کی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے آخری الفاظ تھے۔ ''اَللّٰھُمَّ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی'' ترجمہ: ''اے اللہ تعالیٰ مجھے بلند مرتبہ رفیق سے ملا دے۔'' یہ الفاظ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے تین مرتبہ دہرائے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کا ہاتھ مبارک جھک گیا۔

091003201
5۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ پر درود و سلام پڑھنے کی فضیلت بیان کریں۔

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ پر درود و سلام کی بہت فضیلت ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:

''قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھتے ہوں گے۔''

(جامع ترمذی:484)

اضافی مختصر سوالات

091003202
6۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے نماز کی امامت کے فرائض ادا کرنے کے لیے کس کو حکم دیا؟

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے حکم دیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ چناں چہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امامت کے فرائض ادا کیے۔

www.ilmkidunya.com

7۔ وصال سے ایک دن قبل نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟ 091003203

جواب: وصال سے ایک دن قبل آپ خاتم النبیین ﷺ نے تمام غلام آزاد فرما دیے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس چند دینار تھے وہ صدقہ فرما دیے اور فرمایا میرا ورثہ دینار کی شکل میں تقسیم نہیں ہوگا۔ میں نے اپنی بیویوں کے خرچہ اور اپنے عاملوں کی اُجرت کے بعد جو کچھ چھوڑا ہے وہ سب صدقہ ہے۔ (صحیح بخاری:6729)

8۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے جنگی ساز وسامان کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091003204

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے جنگی ساز وسامان وغیرہ مسلمانوں کو ہبہ فرما دیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے بعد خلفا انھیں بطور تبرک استعمال کرتے رہے اور یہ چیزیں ایک سے دوسرے تک منتقل ہوتی گئیں۔

9۔ وصال کے دن حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رونے اور مسکرانے کی کیا وجہ تھی؟ 091003205

جواب: فجر کی نماز کے بعد اپنی لختِ جگر حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلوایا اور پھر کان میں دو مرتبہ کچھ فرمایا، ایک دفعہ تو آپ رونے لگیں اور دوسری دفعہ مسکرانے لگیں، بعد میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے پہلی دفعہ فرمایا تھا کہ اس بیماری میں میرا وصال ہونے لگا ہے تو میں رونے لگی پھر آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا مت روئیں، میرے اہلِ بیت میں تم ہی سب سے پہلے مجھے ملوگی، اس پر میں مسکرانے لگی۔ (صحیح بخاری:4434)۔

10۔ وصال کے دن نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کس بات پر مسکرائے تھے؟ 091003206

جواب: وصال کے دن صبح کی نماز کے وقت آپ خاتم النبیین ﷺ نے اچانک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے سے پردہ اٹھایا، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو نماز پڑھتے دیکھا تو خوش ہو کر مسکرائے۔

11۔ موت کی سختیوں کے بارے میں ارشادِ نبوی خاتم النبیین ﷺ تحریر کریں۔ 091003207

جواب: جناب رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے سامنے لکڑی یا پتھر کا پانی سے بھرا ایک برتن تھا آپ بار بار اپنا دستِ مبارک پانی میں ڈالتے چہرے پر ملتے اور فرماتے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بلاشبہ موت کی بڑی سختیاں ہیں۔ (صحیح بخاری:4449)۔

12۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے بیماری کے ایام میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو کیا وصیتیں فرمائیں؟ 091003208

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اپنی بیماری کے ایام میں متعدد بار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے مخاطب ہوئے اور انھیں مختلف وصیتیں فرمائیں۔ انصار کے ساتھ حسنِ سلوک کی وصیت فرمائی اور فرمایا کہ وہ میرے قلب وجگر ہیں۔ انھوں نے اپنی ذمہ داری پوری کی اور ان کے حقوق رہ گئے ہیں۔

13۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنی وفات سے قبل کیا ارشاد فرمایا؟ 091003209

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنی وفات سے قبل ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا اور اس کی رونقیں دکھائی ہیں، لیکن اس نے اپنے لیے آخرت کو پسند کیا ہے۔

14۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو کیسے غسل دیا گیا تھا؟ 091003210

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی تجہیز وتکفین کا مرحلہ آیا تو آپ خاتم النبیین ﷺ کی وصیت کے مطابق غسل کے لیے مدینہ منورہ کے کنویں سے پانی لایا گیا اور بیری کے پتے ڈال کر پانی گرم کیا گیا۔ حضرت علی، حضرت عباس، حضرت فضل بن عباس، حضرت قثم بن عباس،

www.ilmkidunya.com

حضرت اسامہ بن زید اور آپ خاتم النبیین ﷺ کے غلام حضرت شُقران رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو غسل دیا۔

15۔ کس جگہ کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا مدفن بننے کا شرف حاصل ہوا؟ 091003211

جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے حجرے کو آپ خاتم النبیین ﷺ کا مدفن بننے کا شرف حاصل ہوا۔

16۔ اہل مدینہ کے لیے سب سے زیادہ خوش گوار دن اور تکلیف دہ خبر کی مختصر وضاحت کریں۔ 091003212

جواب: صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے لیے رسول کریم خاتم النبیین ﷺ کی مدینہ منورہ آمد سے زیادہ خوش گوار دن کوئی نہ تھا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے لیے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی رحلت سے زیادہ تکلیف دہ خبر کوئی نہ تھی۔ وصال نبوی خاتم النبیین ﷺ سے حضرت جبریل علیہ السلام کے وحی لانے کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے منقطع ہو گیا۔

17۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کس بات کا اشارہ فرمایا تھا؟ 091003213

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ امامت کروا رہے تھے۔ وہ آپ خاتم النبیین ﷺ کو مصلے پر جگہ دینے کے لیے دورانِ نماز ہی میں پیچھے ہٹنے لگے تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے دستِ مبارک سے اشارہ فرمایا کہ نماز جاری رکھو پھر پردہ گرا دیا۔

(صحیح بخاری 4448)

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

1۔ وصال نبوی (خاتم النبیین ﷺ) پر جامع نوٹ تحریر کریں۔ 091003214

جواب: وصال نبوی (خاتم النبیین ﷺ)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے دس ہجری کو فریضہ حج ادا فرمایا۔

طبیعت کی ناسازی

ماہ صفر کے آخری ایام میں بقیع الغرقد سے واپسی پر آپ خاتم النبیین ﷺ کی طبیعت ناساز ہو گئی۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ بیماری کے ایام میں ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے گھروں میں آتے جاتے رہے۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے گھر آپ خاتم النبیین ﷺ کی تکلیف بہت بڑھ گئی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی اجازت سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے گھر مستقل طور پر منتقل ہو گئے۔ (صحیح بخاری 4450)

مرض کی شدت

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی وفات سے چار دن قبل آپ خاتم النبیین ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھائی، لیکن عشاء کے وقت مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نماز کی امامت کے لیے مسجد تشریف نہ لا سکے۔

امامت کے فرائض

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حکم دیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ چناں چہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امامت کے فرائض ادا کیے۔ اس کے بعد وصال سے ایک یا دو دن قبل ایک مرتبہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے، آپ خاتم النبیین ﷺ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سہارا لیے ہوئے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے نماز پڑھائی اور نماز کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو کچھ نصیحتیں فرمائیں۔

صدقہ وخیرات

وصال سے ایک دن قبل آپ خاتم النّبیّین ﷺ نے تمام غلام آزاد فرما دیے۔ آپ خاتم النّبیّین ﷺ کے پاس چند دینار تھے وہ صدقہ فرما دیے اور فرمایا میرا ورثہ دینار کی شکل میں تقسیم نہیں ہوگا۔ میں نے اپنی بیویوں کے خرچہ اور اپنے عاملوں کی اُجرت کے بعد جو کچھ چھوڑا ہے وہ سب صدقہ ہے۔ (صحیح بخاری:6729)

نبی محتشم خاتم النّبیّین ﷺ نے جنگی ساز وسامان وغیرہ مسلمانوں کو ہبہ فرما دیا۔ آپ خاتم النّبیّین ﷺ کے بعد خلفا انھیں بطور تبرک استعمال کرتے رہے اور یہ چیزیں ایک سے دوسرے تک منتقل ہوتی گئیں۔

وصال کا دن

وصال کے دن صبح کی نماز کے وقت آپ خاتم النّبیّین ﷺ نے اچانک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ سے پردہ اٹھایا، صحابہ کرام رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم کو نماز پڑھتے دیکھا تو خوش ہو کر مسکرائے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ امامت کروا رہے تھے۔ وہ آپ خاتم النّبیّین ﷺ کو مصلے پر جگہ دینے کے لیے دورانِ نماز ہی میں پیچھے ہٹنے لگے تو آپ خاتم النّبیّین ﷺ نے دستِ مبارک سے اشارہ فرمایا کہ نماز جاری رکھو پھر پردہ گرا دیا۔ (صحیح بخاری:4448)

فجر کی نماز کے بعد اپنی لختِ جگر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا کو بلوایا اور پھر کان میں دو مرتبہ کچھ فرمایا، ایک دفعہ تو آپ رونے لگیں اور دوسری دفعہ مسکرانے لگیں، بعد میں آپ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے فرمایا: کہ آپ خاتم النّبیّین ﷺ نے پہلی دفعہ فرمایا تھا کہ اس بیماری میں میرا وصال ہونے لگا ہے تو میں رونے لگی پھر آپ خاتم النّبیّین ﷺ نے فرمایا مت روئیں، میرے اہل بیت میں تم ہی سب سے پہلے مجھے ملوگی، اس پر میں مسکرانے لگی۔ (صحیح بخاری:4434)

حضرت فاطمہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا تاسف بھرے لہجے میں کہنے لگیں: ”ہائے! میرے بابا کی تکلیفیں“۔ آپ خاتم النّبیّین ﷺ نے اس پر ان سے ارشاد فرمایا: آج کے بعد تمھارے بابا کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

جناب رسول اللّٰہ خاتم النّبیّین ﷺ کے سامنے لکڑی یا پتھر کا پانی سے بھرا ایک برتن تھا آپ بار بار اپنا دستِ مبارک پانی میں ڈالتے چہرے پر ملتے اور فرماتے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بلاشبہ موت کی بڑی سختیاں ہیں۔ (صحیح بخاری:4449)

اسی دن حضرت اسامہ بن زید رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ حاضرِ خدمت ہوئے آپ خاتم النّبیّین ﷺ نے ان کے لیے اشارے سے دعا فرمائی۔

نبی کریم خاتم النّبیّین ﷺ کی چند وصیتیں

☆ نبی کریم خاتم النّبیّین ﷺ اپنی بیماری کے ان ایام میں متعدد بار صحابہ کرام رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم سے مخاطب ہوئے اور انھیں مختلف وصیتیں فرمائیں۔

☆ انصار کے ساتھ حسنِ سلوک کی وصیت فرمائی فرمایا کہ وہ میرے قلب وجگر ہیں۔ انھوں نے اپنی ذمہ داری پوری کی اور ان کے حقوق رہ گئے ہیں۔

وفات سے قبل ارشادِ مبارک

نبی کریم خاتم النّبیّین ﷺ نے اپنی وفات سے قبل ارشاد فرمایا: اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا اور اس کی رونقیں دکھائی ہیں، لیکن اس نے اپنے لیے آخرت کو پسند کیا ہے“ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ بات سنی تو سمجھ گئے کہ وہ بندے خود رسول اللّٰہ خاتم النّبیّین ﷺ ہیں، یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ رونے لگے۔ لوگوں نے حیران ہو کر ان کی طرف دیکھا، کیوں کہ لوگ اس جملے کی گہرائی کو نہ سمجھ سکتے تھے۔

www.ilmkidunya.com

اہل بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت کا اظہار

نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ نے وفات سے چند لمحے قبل سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر چوما اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کی وصیت فرمائی پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نماز کی حفاظت اور زیرِ دست افراد سے حسنِ سلوک کی وصیت فرمائی۔

آخری لمحات کا آغاز

جب آپ خاتم النّبیین ﷺ کے آخری لمحات کا آغاز ہوا تو اس وقت سر مبارک سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہاتھ میں مسواک لیے حاضر ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مسواک کو نرم کیا آپ خاتم النّبیین ﷺ نے مسواک فرمائی اور چھت کی طرف دیکھ کر انگلی کھڑی کی تو آپ خاتم النّبیین ﷺ کے آخری الفاظ تھے۔ ''اَللّٰھُمَّ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی '' ترجمہ: ''اے اللہ مجھے بلند مرتبہ رفیق سے ملا دے'' یہ الفاظ آپ خاتم النّبیین ﷺ نے تین مرتبہ دہرائے اور آپ خاتم النّبیین ﷺ کا ہاتھ مبارک جھک گیا۔ جس وقت آپ خاتم النّبیین ﷺ اس دنیا سے تشریف لے گئے تو چاشت کا وقت تھا۔

تجہیز و تکفین کا مرحلہ

رسول اللہ خاتم النّبیین ﷺ کی تجہیز و تکفین کا مرحلہ آیا تو آپ خاتم النّبیین ﷺ کی وصیت کے مطابق غسل کے لیے مدینہ منورہ کے کنویں سے پانی لایا گیا اور بیری کے پتے ڈال کر پانی گرم کیا گیا۔ حضرت علی، حضرت عباس، حضرت فضل بن عباس، حضرت قثم بن عباس، حضرت اسامہ بن زید اور آپ خاتم النّبیین ﷺ کے غلام حضرت شقران رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ خاتم النّبیین ﷺ کو غسل دیا۔ آپ خاتم النّبیین ﷺ کا جنازہ با قاعدہ جماعت کی شکل میں ادا نہیں کیا گیا بلکہ لوگ گروہ در گروہ حاضر ہوتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ پر درود و سلام اور دعا کرتے رہے۔ جب اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بارگاہ رسالت میں ہدیہ درود و سلام پیش کر چکے تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لحد والی (بغلی قبر) تیار کی۔ لحد میں اتارنے کا شرف حضرت علی، حضرت عباس، حضرت قثم بن عباس اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حاصل ہوا۔ تدفین کے بعد حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ کی قبر مبارک پر سرہانے کی طرف سے پانی چھڑکا۔

آپ خاتم النّبیین ﷺ کا مدفن

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کو آپ خاتم النّبیین ﷺ کا مدفن بننے کا شرف حاصل ہوا۔ اہل مدینہ کے لیے رسول کریم خاتم النّبیین ﷺ کی مدینہ منورہ آمد سے زیادہ خوش گوار دن کوئی نہ تھا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لیے رسول اللہ خاتم النّبیین ﷺ کی رحلت سے زیادہ تکلیف دہ خبر کوئی نہ تھی۔ وصالِ نبوی خاتم النّبیین ﷺ سے حضرت جبریل علیہ السلام کے وحی لانے کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے منقطع ہو گیا۔

حاصل کلام

ہمیں چاہیے کہ ہم عقیدہ ختمِ نبوت پر پختہ یقین رکھتے ہوئے کثرت سے نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ کی ذاتِ اقدس پر درود و سلام کے نذرانے پیش کریں۔ تاکہ ہمارے قلوب نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ کی محبت سے روشن و منور ہوں اور ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔

www.ilmkidunya.com

(1) حضرت محمد مصطفی خاتم النبیین ﷺ کا بچپن اور جوانی

حضرت محمد مصطفی خاتم النبیین ﷺ کا بچپن اور جوانی

YouTube

Online Lecture

☆ خدمتِ خلق ☆ عفت وحیا

publications.unique.edu.pk UGI.publications uniquenotesofficial @Uniquepublications 0324-6666661-2-3

مشقی معروضی سوالات

سوال نمبر ۱۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

091003214

(1) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی تاریخ پیدائش ہے:

(الف) 18 اپریل 571ء (ب) 22 اپریل 571ء (ج) 24 اپریل 571ء (د) 26 اپریل 571ء

091003215

(2) حضرت عبدالمطلب کے انتقال کے وقت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی عمر مبارک تھی:

(الف) چھے سال (ب) آٹھ سال (ج) دس سال (د) بارہ سال

091003216

(3) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے بچپن میں عرب میں قحط پڑا تو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کیا کیا؟

(الف) امداد کے طور پر غلہ دیا (ب) خانہ کعبہ کے اندر گئے

(ج) دعا کے دوران میں آسمان کی طرف انگلی اٹھائی (د) زم زم کے کنویں پر گئے

091003217

(4) جس معاہدے کو حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب قرار دیا:

(الف) میثاق مدینہ (ب) صلح حدیبیہ (ج) حلف الفضول (د) مؤاخاتِ مدینہ

091003218

(5) حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی رضاعی بہن کا اسم گرامی ہے:

(الف) حضرت شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ج) حضرت ثوبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اضافی معروضی سوالات

091003219

(6) آپ خاتم النبیین ﷺ کی پیدائش سے تقریباً دو ماہ پہلے انتقال فرما چکے تھے:

(الف) والد (ب) دادا (ج) چچا (د) ماموں

091003220

(7) آپ خاتم النبیین ﷺ کے دادا جان حضرت عبدالمطلب نے آپ کی پرورش کی:

(الف) ایک سال (ب) دو سال (ج) تین سال (د) چار سال

www.ilmkidunya.com

(8) دادا کی وفات کے بعد شفیق چچا نے آپ خاتم النبیین ﷺ کی پرورش کی: 091003221
(الف) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت ابوطالب
(ج) ابولہب (د) حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(9) کس قبیلہ میں پرورش کے لیے چار سال تک آپ خاتم النبیین ﷺ رہے؟ 091003222
(الف) بنو نضیر (ب) بنو سعد (ج) بنو عباس (د) بنو تمیم

(10) آپ خاتم النبیین ﷺ ایامِ طفولیت میں گہوارے کے اندر کھیلا کرتے تھے: 091003223
(الف) چاند کے ساتھ (ب) سورج کے ساتھ (ج) کھلونے کے ساتھ (د) برتن کے ساتھ

(11) آپ خاتم النبیین ﷺ کی زبان مبارک سے ادا ہونے والا سب سے اول کلام تھا: 091003224
(الف) شاعری (ب) اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا (ج) نعت (د) نظم

(12) آپ خاتم النبیین ﷺ کی خاطرداری اور خدمت گزاری میں دن رات جی جان سے مصروف رہنے لگیں: 091003225
(الف) ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ج) ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(13) ایک دفعہ عرب میں سخت قحط پڑ گیا تو سردارانِ عرب، کعبہ کے متولی کے پاس آئے: 091003226
(الف) ابوطالب (ب) عبدالمطلب (ج) عمرو بن ہشام (د) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

(14) مظلوموں کی راحت رسانی اور قیام امن کے لیے آپ خاتم النبیین ﷺ نے کس معاہدے میں شرکت فرمائی؟ 091003227
(الف) حلف النقول (ب) حلف الفضول (ج) حلف الاصول (د) حلف القمر

(15) آپ خاتم النبیین ﷺ کو اپنی مدد کے لیے پکارا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے دادرسی فرمائی: 091003228
(الف) ایک بچے کی (ب) ایک عورت کی (ج) ایک غلام کی (د) ایک بدو کی

(16) اس زمانے میں گھروں میں باقاعدہ رواج نہیں تھا: 091003229
(الف) غسل خانوں کا (ب) ذبح خانوں کا (ج) طہارت خانوں کا (د) شفاخانوں کا

(17) آپ خاتم النبیین ﷺ گود میں کھلایا کرتی تھیں اور پنگھوڑے میں لوریاں دیتی تھیں: 091003230
(الف) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(ج) حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(18) حضرت شیما رضی اللہ عنہا قیدیوں میں شامل تھیں: 091003231
(الف) غزوہ حنین کے (ب) غزوہ تبوک کے (ج) غزوہ احزاب کے (د) غزوہ بدر کے

(19) ان کی سفارش پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا: 091003232
(الف) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(ج) حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

www.ilmkidunya.com

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے رضاعی بھائی بھی تھے: 091003233

(الف) حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

غزوہ احد میں ان کی شہادت پر آپ خاتم النبیین ﷺ بہت غم گین ہوئے: 091003234

(الف) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تجارت میں آپ خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ شریک رہے: 091003235

(الف) حضرت قیس رضی اللہ عنہ (ب) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

(ج) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (د) حضرت بلال رضی اللہ عنہ

نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ سے زیادہ مضبوط کوئی نہیں دیکھا گیا: 091003236

(الف) غزوہ تبوک میں (ب) غزوہ بدر میں (ج) غزوہ احزاب میں (د) غزوہ حنین میں

نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے ایک چادر میں رکھ کر ہر قبیلے کے معتبر افراد کو چادر پکڑنے کو کہا: 091003237

(الف) ممبر کو (ب) محراب کو (ج) حجر اسود کو (د) مصلہ کو

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	ب	2	ب	3	ج	4	ج	5	الف	6	الف
7	ب	8	ب	9	ب	10	الف	11	ب	12	ج
13	الف	14	ب	15	ب	16	ج	17	د	18	الف
19	ب	20	الف	21	ب	22	الف	23	د	24	ج

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر ۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی پرورش کے حوالے سے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کردار بیان کریں۔ 091003238

جواب: حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا آپ خاتم النبیین ﷺ کی رضاعی والدہ ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ایک روز مجھ سے کہنے لگے: اماں جان! میرے بہن بھائی دن بھر نظر نہیں آتے، یہ صبح کو اٹھ کر روزانہ کہاں چلے جاتے ہیں؟ میں نے کہا یہ لوگ بکریاں چرانے جاتے ہیں۔ یہ سن کر آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: اماں جان! آپ مجھے بھی میرے بہن بھائیوں کے ساتھ جانے کی اجازت دے دیجیے۔ چناں چہ آپ خاتم النبیین ﷺ کے اصرار پر آپ خاتم النبیین ﷺ کو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

www.ilmkidunya.com

اپنے بچوں کے ساتھ چراگاہ جانے کی اجازت دے دی اور آپ خاتم النبیین ﷺ روزانہ جہاں حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بکریاں چرتی تھیں، تشریف لے جاتے رہے اور بکریاں چراگاہوں میں لے جا کر ان کی دیکھ بھال کرتے رہے۔

2۔ **عرب کے مظلوموں کی راحت رسانی کے لیے ہونے والے معاہدے کا نام اور اس کے اہم نکات تحریر کریں۔** 091003239

جواب: عرب کے مظلوموں کی راحت رسانی اور قیامِ امن کے لیے آپ نے "حلف الفضول" نامی معاہدے میں بھی شرکت فرمائی۔ اس معاہدے کے شرکا نے یہ طے کیا کہ ملک سے بدامنی کو دور کریں گے، مظلوموں، مسافروں اور غریبوں کی حفاظت اور مدد کریں گے، کسی ظالم یا غاصب کو مکہ میں نہیں رہنے دیں گے۔ اس معاہدے سے آپ خاتم النبیین ﷺ کو اتنی خوشی ہوئی کہ آپ خاتم النبیین ﷺ فرمایا کرتے تھے، اگر اس معاہدے کے بدلے میں کوئی مجھے سرخ اونٹ بھی دیتا تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی۔

3۔ **نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی نبوت کی کس نشانی نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسلام کی طرف ترغیب دلائی؟**

091003240

جواب: حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ خاتم النبیین ﷺ آپ خاتم النبیین ﷺ کی نبوت پر دلالت کرنے والی ایک خاص نشانی نے مجھے آپ خاتم النبیین ﷺ کے دین میں داخل ہونے کی ترغیب دی۔ میں نے دیکھا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ ایامِ طفولیت میں گہوارے کے اندر چاند کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اور انگلی مبارک کے ساتھ جس طرف اشارہ فرمایا کرتے تھے، چاند اسی طرف جھک جاتا تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: میں اس کے ساتھ باتیں کرتا تھا اور وہ میرے ساتھ باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے نہیں دیتا تھا۔ (الخصائص الکبریٰ، ۱:۵۳)

اضافی مختصر سوالات

4۔ **نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی؟** 091003241

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی ولادت باسعادت 12۔ ربیع الاول، بروز پیر بمطابق 22 اپریل 571 عیسوی کو مکہ مکرمہ میں ہوئی۔

5۔ **نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟** 091003242

جواب: اہلِ عرب کے رواج کے مطابق دیہات میں پرورش کے لیے آپ خاتم النبیین ﷺ کو قبیلہ بنو سعد کی ایک نیک خاتون حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے ساتھ لے گئیں، چار سال تک آپ خاتم النبیین ﷺ وہیں رہے۔

6۔ **حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے کون سا دوہرا رشتہ تھا؟** 091003243

جواب: سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ خاتم النبیین ﷺ کے چچا ہیں۔ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے رضاعی بھائی بھی تھے، نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اس دوہرے رشتے کی وجہ سے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے بہت شفقت اور محبت کے جذبات رکھتے تھے۔

7۔ **نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا بہن بھائیوں کے ساتھ حسنِ سلوک تحریر کریں۔** 091003244

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ کے سگے بہن بھائی نہیں تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی رضاعی بہن حضرت شیما نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو گود میں کھلایا کرتی تھیں اور پنگھوڑے میں لوریاں دیتی تھیں۔ غزوۂ حنین میں حضرت شیما قیدیوں میں شامل تھیں۔ انھوں نے نبی

www.ilmkidunya.com

آپ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ ﷺ کو اپنا تعارف کروایا تو آپ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ ﷺ نے بڑی عزت افزائی فرمائی، چادر بچھائی، احترام سے بٹھایا اور فرمایا: مانگو تمھیں دیا جائے گا، قیدیوں کی سفارش کرو، انھیں تمھاری وجہ سے امان دی جائے گی۔ پھر ان کی سفارش پر آپ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ ﷺ نے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا۔

8۔ احساس ذمہ داری کے حوالے سے نبی اکرم خَاتَمَ النَّبِيِّينَ ﷺ کے بچپن کا کوئی واقعہ لکھیے۔ 091003245

جواب: حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم خَاتَمَ النَّبِيِّينَ ﷺ ایک روز مجھ سے کہنے لگے: اماں جان! میرے بہن بھائی دن بھر نظر نہیں آتے، یہ صبح کو اٹھ کر روزانہ کہاں چلے جاتے ہیں؟ میں نے کہا کہ یہ لوگ بکریاں چرانے جاتے ہیں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: اماں جان! آپ مجھے بھی میرے بہن بھائیوں کے ساتھ جانے کی اجازت دے دیجیے۔ چناں چہ آپ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ ﷺ کے اصرار پر آپ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ ﷺ کو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے بچوں کے ساتھ چراگاہ جانے کی اجازت دے دی اور آپ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ ﷺ روزانہ جہاں حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بکریاں چرتی تھیں، تشریف لے جاتے رہے اور بکریاں چراگاہوں میں لے جا کر ان کی دیکھ بھال کرتے رہے۔

9۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم خَاتَمَ النَّبِيِّينَ ﷺ کی نبوت پر دلالت کرنے والی کیا خاص نشانی دیکھی تھی؟ 091003246

جواب: حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم خَاتَمَ النَّبِيِّينَ ﷺ کی نبوت پر دلالت کرنے والی خاص نشانی دیکھی کہ آپ ایامِ طفولیت میں گہوارے کے اندر چاند کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اور انگلی مبارک کے ساتھ جس طرف اشارہ فرمایا کرتے تھے، چاند اسی طرف جھک جاتا تھا۔ آپ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ ﷺ نے فرمایا: میں اس کے ساتھ باتیں کرتا تھا اور وہ میرے ساتھ باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے نہیں دیتا تھا۔

(الخصائص الکبریٰ، ۱: ۵۳)

10۔ نبی اکرم خَاتَمَ النَّبِيِّينَ ﷺ کی زبان مبارک سے ادا ہونے والا سب سے اوّل کلام کیا تھا؟ 091003247

جواب: آپ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ ﷺ کی زبان مبارک سے ادا ہونے والا سب سے اول کلام اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا پر مبنی تھا۔

11۔ نبی اکرم خَاتَمَ النَّبِيِّينَ ﷺ کے بچپن کا کوئی معجزہ تحریر کیجیے۔ 091003248

جواب: ایک دفعہ عرب میں سخت قحط پڑ گیا تو سردارانِ عرب، کعبہ کے متولی حضرت ابوطالب کے پاس آئے، انھوں نے نبی کریم خَاتَمَ النَّبِيِّينَ ﷺ کو ساتھ لیا، حرم میں دیوارِ کعبہ سے ٹیک لگا کر بٹھا دیا اور دعا مانگنے میں مشغول ہوئے۔ دعا کے درمیان حضور خَاتَمَ النَّبِيِّينَ ﷺ نے اپنی انگلی مبارک کو آسمان کی طرف اٹھا دیا ایک دم چاروں طرف سے بدلیاں نمودار ہوئیں اور فوراً ہی اس زور کی بارش برسی کہ زمین سیراب ہو گئی، جنگلوں اور میدانوں میں ہر طرف پانی ہی پانی نظر آنے لگا، چٹیل میدانوں کی زمینیں سرسبز و شاداب ہو گئیں اور قحط ختم ہو گیا۔

(الملل والنحل: ج: ۲، ص: ۲۳۹)

12۔ ''حلف الفضول'' کے بارے میں مختصر نوٹ لکھیے۔ 091003249

جواب: پورے عرب کے مظلوموں کی داد رسانی اور قیامِ امن کے لیے آپ نے 'حلف الفضول' نامی معاہدے میں بھی شرکت فرمائی۔ اس معاہدے کے شرکا نے یہ طے کیا کہ ملک سے بد امنی کو دور کریں گے، مظلوموں، مسافروں اور غریبوں کی حفاظت اور مدد کریں گے، کسی ظالم یا غاصب کو مکہ میں نہیں رہنے دیں گے۔ اس معاہدے سے آپ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ ﷺ کو اتنی خوشی ہوئی کہ آپ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ ﷺ فرمایا کرتے تھے، اگر اس معاہدے کے بدلے میں کوئی مجھے سرخ اونٹ بھی دیتا تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی۔

www.ilmkidunya.com

13۔ اعلانِ نبوت سے پہلے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے دوست کیسے تھے؟ 091003250

جواب: اعلانِ نبوت سے پہلے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے دوستوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ضماد بن ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر فہرست ہیں۔ یہ تمام احباب نہایت ہی بلند اخلاق اور باوقار لوگ تھے۔

14۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے حسنِ معاملات کے بارے میں مختصر واقعہ لکھیے۔ 091003251

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے حسنِ معاملہ کا عالم یہ تھا کہ جب قریش مکہ حجر اسود کی تنصیب کے موقع پر دست و گریباں ہونے کے قریب تھے، تب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے حکمتِ عملی سے اتنے بڑے فتنہ و فساد سے تمام اہل مکہ کو بچالیا، حجر اسود کو ایک چادر میں رکھ کر ہر قبیلے کے معتبر افراد کو چادر پکڑنے کو کہا، جب تمام افراد نے چادر پکڑی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے حجر اسود کو اٹھا کر اپنی جگہ پر نصب فرمادیا۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

1۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی سیرت کی روشنی میں خدمتِ خلق، عفت و حیا، شجاعت، بہن بھائیوں اور دوستوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور حسنِ معاملات پر نوٹ لکھیں۔ 091003252

جواب: **راحت رسانی اور خدمتِ خلق**

ایک دفعہ عرب میں سخت قحط پڑ گیا تو سردارانِ عرب، کعبہ کے متولی حضرت ابوطالب کے پاس آئے، انھوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو ساتھ لیا، حرم میں دیوارِ کعبہ سے ٹیک لگا کر بٹھادیا اور دعا مانگنے میں مشغول ہوئے۔

دعا کی برکت سے قحط کا خاتمہ

دعا کے درمیان حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے اپنی انگلی مبارک کو آسمان کی طرف اٹھادیا، ایک دم چاروں طرف سے بدلیاں نمودار ہوئیں اور فوراً ہی اس زور کی بارش برسی کہ زمین سیراب ہوگئی، جنگلوں اور میدانوں میں ہر طرف پانی ہی پانی نظر آنے لگا، چٹیل میدانوں کی زمینیں سرسبز و شاداب ہوگئیں اور قحط ختم ہوگیا۔ (الملل والنحل: ج:۲،ص:۲۳۹)

قیامِ امن کے لیے معاہدے میں شرکت

پورے عرب کے مظلوموں کی راحت رسانی اور قیامِ امن کے لیے آپ نے 'حلف الفضول' نامی معاہدے میں بھی شرکت فرمائی۔

معاہدے کی اہم شقیں

اس معاہدے کے شرکا نے یہ طے کیا کہ ملک سے بدامنی کو دور کریں گے، مظلوموں، مسافروں اور غریبوں کی حفاظت اور مدد کریں گے، کسی ظالم یا غاصب کو مکہ میں نہیں رہنے دیں گے۔

راحت رسانی کے معاہدے پر خوشی کا اظہار

اس معاہدے سے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو اتنی خوشی ہوئی کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ فرمایا کرتے تھے، اگر اس معاہدے کے بدلے میں کوئی مجھے سرخ اونٹ بھی دیتا تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی۔

مظلوم عورت کی دادرسی

ایک دفعہ ایک عورت نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو اپنی مدد کے لیے پکارا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے اس کی دادرسی فرمائی۔

گھر کے کاموں میں مدد کرنا

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ ایک روز مجھ سے کہنے لگے: اماں جان! میرے بہن بھائی دن بھر نظر نہیں آتے، یہ صبح کو اٹھ کر روزانہ کہاں چلے جاتے ہیں؟ میں نے کہا کہ یہ لوگ بکریاں چرانے جاتے ہیں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا:

www.ilmkidunya.com

جان! آپ مجھے بھی اپنے رضاعی بھائیوں کے ساتھ جانے کی اجازت دے دیجیے۔ چناں چہ آپ خَاتَم النَّبِیِّن ﷺ کے اصرار پر آپ خَاتَم النَّبِیِّن ﷺ کو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے بچوں کے ساتھ چراگاہ جانے کی اجازت دے دی اور آپ خَاتَم النَّبِیِّن ﷺ روزانہ جہاں حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بکریاں چرتی تھیں، تشریف لے جاتے رہے اور بکریاں چراگاہوں میں لے جا کر ان کی دیکھ بھال کرتے رہے۔

نبی کریم خَاتَم النَّبِیِّن ﷺ کی عفت وحیا

نبی کریم خَاتَم النَّبِیِّن ﷺ حیا کے پیکر تھے۔ آپ کی عفت وحیا کے حوالے سے روایت ہے کہ آپ خَاتَم النَّبِیِّن ﷺ پردہ دار کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا والے تھے۔ (صحیح بخاری 3562)

اس زمانے میں گھروں میں باقاعدہ طہارت خانوں کا رواج نہیں تھا۔ قضائے حاجت کے لیے آپ خَاتَم النَّبِیِّن ﷺ آبادی سے دور دراز تک نکل جاتے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ خَاتَم النَّبِیِّن ﷺ آبادی سے بہت دور چلے جاتے، یہاں تک کہ کوئی آپ خَاتَم النَّبِیِّن ﷺ کو دیکھ نہیں سکتا تھا۔ (سنن ابی داؤد: 2)

نبی کریم خَاتَم النَّبِیِّن ﷺ کی شجاعت وبہادری

نبی کریم خَاتَم النَّبِیِّن ﷺ کی مبارک زندگی شجاعت وبہادری اور حسن معاملہ کا پیکر تھی۔ آپ خَاتَم النَّبِیِّن ﷺ کے اوصاف کے اولین گواہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم ہیں۔ غزوۂ حنین میں جب اسلامی لشکر دشمنوں کے نرغے میں آ گیا تو اس وقت بھی نبی کریم خَاتَم النَّبِیِّن ﷺ پریشان نہیں ہوئے۔ آپ خَاتَم النَّبِیِّن ﷺ پر گھبراہٹ کے بالکل آثار نہ تھے۔ آپ خَاتَم النَّبِیِّن ﷺ پوری استقامت کے ساتھ دشمن کے مقابلے میں کھڑے یہ فرما رہے تھے:

"میں نبی برحق ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطلب جیسے سردار کا بیٹا ہوں۔"

بہن بھائیوں اور دوستوں سے حسن سلوک

نبی کریم خَاتَم النَّبِیِّن ﷺ کے سگے بہن بھائی نہیں تھے۔ آپ خَاتَم النَّبِیِّن ﷺ کی رضاعی بہن حضرت شیما نبی کریم خَاتَم النَّبِیِّن ﷺ کو گود میں کھلایا کرتی تھیں اور پنگھوڑے میں لوریاں دیتی تھیں۔

رضاعی بہن کی عزت وتکریم

غزوۂ حنین میں حضرت شیما قیدیوں میں شامل تھیں۔ انھوں نے نبی کریم خَاتَم النَّبِیِّن ﷺ کو اپنا تعارف کروایا تو آپ خَاتَم النَّبِیِّن ﷺ نے بڑی عزت افزائی فرمائی، چادر بچھائی، احترام سے بٹھایا اور ارشاد فرمایا: مانگو تمھیں دیا جائے گا، قیدیوں کی سفارش کرو، انھیں تمھاری وجہ سے امان دی جائے گی۔ پھر ان کی سفارش پر آپ خَاتَم النَّبِیِّن ﷺ نے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا۔

دوستوں سے تعلق داری

اعلانِ نبوت سے پہلے آپ خَاتَم النَّبِیِّن ﷺ کے دوستوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ضماد بن ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرفہرست ہیں۔ یہ تمام احباب نہایت ہی بلند اخلاق اور باوقار لوگ تھے، آپ کے اپنے دوستوں سے تجارتی تعلقات بھی تھے۔ حضرت قیس بن سائب مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تجارت میں آپ خَاتَم النَّبِیِّن ﷺ کے ساتھ شریک رہے، وہ خود بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم خَاتَم النَّبِیِّن ﷺ کا معاملہ اپنے تجارتی شرکا کے ساتھ ہمیشہ نہایت ہی صاف ستھرا رہتا تھا۔

حسن معاملات

نبی کریم خَاتَم النَّبِیِّن ﷺ کے حسن معاملہ کا عالم یہ تھا کہ جب قریش مکہ حجر اسود کی تنصیب کے موقع پر دست وگریباں ہونے کے

www.ilmkidunya.com

قریب تھے، تب آپ خاتم النبیین ﷺ نے حکمت عملی سے اتنے بڑے فتنہ وفساد سے تمام اہل مکہ کو بچالیا، حجر اسود کو ایک چادر میں رکھ کر ہر قبیلے کے معتبر افراد کو چادر پکڑنے کو کہا، جب تمام افراد نے چادر پکڑ لی تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے حجر اسود کو اٹھا کر اپنی جگہ پر نصب فرمادیا۔

(2) حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین ﷺ کا ذوقِ عبادت

مشقی معروضی سوالات

سوال نمبرا۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) رسول اللہ تعالیٰ خاتم النبیین ﷺ نے عبادت میں میانہ روی کا حکم دیا: 091003253
(الف) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنھما کو (ب) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنھما کو
(ج) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما کو (د) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(2) جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاؤں مبارک میں عبادت کے دوران میں ورم آگئے تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:
(الف) کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں (ب) کیا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کروں 091003254
(ج) کیا میں اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کروں (د) کیا میں عبادت کا حق ادا نہ کروں

(3) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے نماز کو قرار دیا: 091003255
(الف) آنکھوں کی ٹھنڈک (ب) آنکھوں کی روشنی (ج) آنکھوں کی چمک (د) دل کی روشنی

(4) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ غارِ حرا تشریف لے جاتے تھے: 091003256
(الف) فرشتے سے ملاقات کے لیے (ب) تبلیغ کے لیے (ج) فضیلت کے لیے (د) یک سوئی کے لیے

(5) حدیث مبارک کے مطابق نبی کریم خاتم النبیین ﷺ رات کے کس حصے میں سوتے تھے؟ 091003257
(الف) ابتدائی حصے میں (ب) آدھی رات کو (ج) آخری حصے میں (د) فجر کے بعد

اضافی معروضی سوالات

(6) عبادت میں یک سوئی حاصل کرنے کے لیے آپ خاتم النبیین ﷺ تشریف لے جایا کرتے تھے: 091003258
(الف) غار ثور (ب) غار حرا (ج) غار احد (د) غار کہف

(7) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے پاؤں مبارک میں ورم آجاتے: 091003259
(الف) کثرتِ عبادت سے (ب) کثرتِ تلاوت سے (ج) کثرتِ ذکر سے (د) کثرتِ استغفار سے

(8) تمام عبادات میں سے افضل واشرف عبادت ہے: 091003260
(الف) زکوۃ (ب) روزہ (ج) نماز (د) حج

(9) نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ سحری کے قریب پڑھتے: 091003261
(الف) نفل (ب) وتر (ج) فرض (د) سنت

(10) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ رمضان المبارک میں خود بھی کمربستہ ہوجاتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے تھے: 091003262
(الف) عبادت کے لیے (ب) کھانے کے لیے (ج) سحری کھانے کے لیے (د) جانے کے لیے

(11) عبادات میں بھی میانہ روی اور اعتدال کا حکم دیتا ہے: 091003263

(الف) دین حنیف (ب) دینِ مبین (ج) دین اسلام (د) دین ابراہیم

(12) انسان اگر زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کے احکام کے مطابق گزارتا ہے تو وہ لمحہ بھی شمار ہوگا: 91003264

(الف) ریاضت (ب) عبادت (ج) اطاعت (د) مراجعت

(13) حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات نے سرزمین عرب میں برپا کر دیا: 091003265

(الف) سیاسی انقلاب (ب) روحانی انقلاب (ج) سبز انقلاب (د) فکری انقلاب

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	الف	4	د	5	الف	6	ب
7	الف	8	ج	9	ب	10	الف	11	ج	12	ب
13	ب										

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر ۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ عبادت کا کس قدر اہتمام فرماتے تھے؟ ایک مثال دیں۔ 091003266

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ کی مبارک زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزرتا تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتے تھے۔ نمازوں کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔ قرآن مجید کی تلاوت سے آپ خاتم النبیین ﷺ کو خاص شغف تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفلی روزے بھی رکھتے تھے۔

2۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی رات کی عبادت کا کیا معمول بیان فرمایا ہے؟

091003267

جواب: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی رات کی عبادت کے بارے میں فرمایا:
"رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ رات کے ابتدائی حصہ میں سو جاتے تھے۔ پھر اٹھ کر قیام کرتے اور سحری کے قریب وتر پڑھتے، پھر اپنے بستر پر تشریف لاتے۔ پھر جب اذان (فجر) سنتے تو تیزی سے اٹھ پڑتے۔" (صحیح بخاری 1146)

3۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے عبادت میں میانہ روی کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا نصیحت کی؟

091003268

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور دن میں روزے رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یہ صحیح ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کرو، عبادت بھی کرو اور آرام بھی، روزے بھی رکھو اور کھاؤ پیو بھی، کیوں کہ تمھارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے، تم سے ملاقات کے لیے آنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ (صحیح بخاری 6134)

www.ilmkidunya.com

اضافی مختصر سوالات

4۔ اعلانِ نبوت سے پہلے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی عبادت گزاری کا کیا عالم تھا؟ 091003269

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ اعلانِ نبوت سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کی بے حد عبادت فرماتے تھے۔ عبادت میں یک سوئی حاصل کرنے کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ غارِ حرا میں بھی تشریف لے جایا کرتے تھے۔

5۔ عبادات میں اعتدال اور میانہ روی سے کیا مراد ہے؟ 091003270

جواب: عبادات میں میانہ روی سے یہ مراد ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرے، اس کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرے اور ساتھ ساتھ اپنی صحت اور ضرورتوں کا بھی خیال رکھے۔ انسان اگر زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے احکام کے مطابق گزارتا ہے تو وہ لمحہ بھی عبادت شمار ہوگا۔

6۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے ذوقِ عبادت کے بارے میں حدیث کا مفہوم بیان کریں۔ 091003271

جواب: نماز اور کثرتِ عبادت کی وجہ سے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے پاؤں مبارک میں ورم آجاتا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ اتنی تکلیف برداشت کرتے ہیں، حال آں کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ گناہوں سے پاک ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے فرمایا: "تو کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔" (جامع ترمذی: 412)

7۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو نماز سے کس قدر محبت تھی؟ 091003272

جواب: نماز تمام عبادات میں سب سے افضل و اشرف عبادت ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو نماز سے اس قدر محبت تھی کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو جو خوشی، مسرت اور ذوق نماز میں حاصل ہوتا تھا وہ کسی اور عبادت میں حاصل نہ ہوتا تھا۔

8۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ رمضان کا آخری عشرہ کیسے گزارتے تھے؟ 091003273

جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو حضورِ اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ عبادت کے لیے خود بھی کمربستہ ہو جاتے اور اپنے گھر والوں کو بھی عبادت کے لیے جگاتے تھے۔

9۔ سرزمینِ عرب میں کیسے انقلاب برپا ہوا تھا؟ 091003274

جواب: حضورِ اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی تعلیمات نے سرزمینِ عرب میں روحانی انقلاب برپا کر دیا۔ وہ خطۂ زمین جہاں بتوں کی پرستش ہوا کرتی تھی اور اللہ تعالیٰ کی یاد تک دلوں سے محو ہو گئی تھی، ان کے خیالات کا رخ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف ہو گیا۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

1۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے ذوقِ عبادت اور عبادات میں میانہ روی و اعتدال پر جامع نوٹ لکھیں۔ 091003275

جواب: حضرت محمد مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کا ذوقِ عبادت

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ اعلانِ نبوت سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کی بے حد عبادت فرماتے تھے۔

عبادت میں یک سوئی

عبادت میں یک سوئی حاصل کرنے کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ غارِ حرا میں بھی تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اسی غار میں

www.ilmkidunya.com

عبادت کے دوران میں حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔

ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ کی مبارک زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزرتا تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتے تھے۔ نمازوں کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔

قرآن مجید کی تلاوت اور روزوں کا اہتمام

قرآن مجید کی تلاوت سے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ کو خاص شغف تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفلی روزے بھی رکھتے تھے۔

خشوع وخضوع

نماز اور کثرت عبادت کی وجہ سے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ کے پاؤں مبارک میں ورم آجاتے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ اتنی تکلیف برداشت کرتے ہیں، حال آں کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ گناہوں سے پاک ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ نے فرمایا: ''تو کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔'' (جامع ترمذی: 412)

نماز سے محبت

نماز تمام عبادات میں سے افضل و اشرف عبادت ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ کو نماز سے اس قدر محبت تھی کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ نے نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ کو جو خوشی، مسرت اور ذوق نماز میں حاصل ہوتا تھا وہ کسی اور عبادت میں حاصل نہ ہوتا تھا۔

رات کی عبادت

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ کی رات کی عبادت کے بارے میں فرمایا:

''رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ رات کے ابتدائی حصہ میں سو جاتے تھے۔ پھر اٹھ کر قیام کرتے اور سحری کا وقت آتے اور سحری کے قریب وتر پڑھتے، پھر اپنے بستر پر تشریف لاتے۔ پھر جب اذان (فجر) سنتے تو تیزی سے اٹھ پڑتے۔'' (صحیح بخاری: 1146)

رمضان المبارک میں معمول

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو حضورِ اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ عبادت کے لیے خود بھی کمر بستہ ہو جاتے اور اپنے گھر والوں کو بھی عبادت کے لیے جگاتے تھے۔

میانہ روی اور اعتدال کا مفہوم

دین اسلام عبادات میں بھی میانہ روی اور اعتدال کا حکم دیتا ہے۔ عبادت میں میانہ روی سے یہ مراد ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرے، اس کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرے اور ساتھ ساتھ اپنی صحت اور ضرورتوں کا بھی خیال رکھے۔

عبادت کی وسعت

انسان اگر زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ کے احکام کے مطابق گزارتا ہے تو وہ لمحہ بھی عبادت شمار ہوگا۔

عبادات میں میانہ روی اور اعتدال اپنانے کا حکم

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ نے عبادات میں میانہ روی اور اعتدال اپنانے کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور دن میں روزے رکھتے ہو؟ میں

نے عرض کیا: جی ہاں یہ صحیح ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، عبادت بھی کرو اور آرام بھی، روزے بھی رکھو اور کھاؤ پیو بھی، کیوں کہ تمھارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے، تم سے ملاقات کے لیے آنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ (صحیح بخاری 6134)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ذوق عبادت اور خشوع وخضوع سے راہ نمائی

ہمیں چاہیے کہ ہم نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ذوقِ عبادت اور خشوع وخضوع سے راہ نمائی حاصل کرتے ہوئے اپنے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے منور کریں اور اپنی راتوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے آباد کریں۔

حاصلِ کلام

حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات نے سرزمین عرب میں روحانی انقلاب برپا کردیا۔ وہ خطۂ زمین جہاں بتوں کی پرستش ہوا کرتی تھی اور اللہ تعالیٰ کی یاد تک دلوں سے محو ہوگئی تھی، ان کے خیالات کا رخ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف ہوگیا۔

(3) حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین ﷺ کی سخاوت وایثار

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر ۱۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) سخاوت سے مراد ہے: 091003276

(الف) کھلے دل سے خرچ کرنا (ب) فضول خرچی کرنا

(ج) منع کرنا (د) روک لینا

(2) علمی سخاوت سے مراد ہے: 091003277

(الف) کسی کو علمی بات سمجھانا (ب) کسی پر مال خرچ کرنا

(ج) کسی کو وقت دینا (د) تیمارداری کرنا

(3) یتیموں کی پرورش کرنا اور عوامی فلاح و بہبود کے کام انجام دینا کہلاتا ہے: 091003278

(الف) صبر وتحمل (ب) سخاوت وایثار (ج) عفوودرگزر (د) رواداری

(4) انصاری میزبان نے مہمان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ 091003279

(الف) خود بھوکے رہے اور اس کو کھلایا (ب) بچوں کے ساتھ اسے کھانا کھلایا

(ج) اسے مال ودولت عطا کیا (د) اسے کھجوریں عطا کیں

(5) انسانی دل سے مال ودولت کی لامحدود محبت اور لالچ کو ختم کرتی ہے: 091003280

(الف) فضول خرچی (ب) منافقت (ج) سخاوت (د) صلہ رحمی

اضافی معروضی سوالات

(6) غزوہ تبوک کے موقعے پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ نبوی خاتم النبیین ﷺ میں پیش کیا: 091003281

(الف) گھر کا سارا مال (ب) 1100 اونٹ (ج) گھر کا آدھا مال (د) 1000 دینار

www.ilmkidunya.com

(7) ”اللہ سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے: 091003282
(الف) نمازی (ب) حاجی (ج) سخی (د) عالم

(8) اللہ اور جنت سے دور اور آگ کے قریب ہے: 091003283
(الف) کنجوس (ب) بدلحاظ (ج) بیمار (د) جاہل

(9) کسی بیمار، بوڑھے اور کمزور شخص کے کسی معاملے میں مدد کرنا بھی ہے: 091003284
(الف) ایثار (ب) سخاوت (ج) محبت (د) تیمارداری

(10) ”نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ سے جو کچھ مانگا جاتا آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ عطا فرما دیتے“، یہ بات فرمائی: 091003285
(الف) حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ب) حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
(ج) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (د) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(11) ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کوئی چیز مانگی گئی ہو اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے کبھی انکار کیا ہو: 091003286
(الف) رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ (ب) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(12) غزوہ تبوک میں سامانِ جہاد کے لیے سیکڑوں اونٹ اور اشرفیاں پیش کر دیں: 091003287
(الف) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (د) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(13) سائل کو سب کچھ عطا کر کے خود پانی سے روزہ افطار کر لیا: 091003288
(الف) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	ب	4	الف	5	ج	6	الف
7	ج	8	الف	9	ب	10	ج	11	الف	12	ب
13	د										

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی سخاوت کی ایک مثال تحریر کیجیے۔ 091003289

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ بعض اوقات اگر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے پاس کچھ بھی نہ ہوتا اور کوئی

www.ilmkidunya.com

مانگنے والا آجاتا تو اپنی ضمانت دے کر مطلوبہ شے کسی سے لے کر حاجت مند کی ضرورت پوری فرما دیتے۔ ایک شخص آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، کسی چیز کا سوال کیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت میرے پاس کوئی شے نہیں، ہاں تم میری ضمانت پر اپنی مطلوبہ اشیا خرید لو جب ہمارے پاس کچھ آجائے گا ہم اس کی قیمت ادا کر دیں گے۔ (شمائل ترمذی: 338)

2۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی سخاوت کی ایک مثال بیان کریں۔ 091003290

جواب: ایک بار سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزے سے تھے، کہ افطار کے وقت سائل نے دستک دی کہ وہ بھوکا ہے تو سب کچھ اس کو عطا کر دیا اور خود پانی سے روزہ افطار کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

3۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے کس طرح سخاوت کا مظاہرہ فرمایا؟ 091003291

جواب: غزوہ تبوک 9 ہجری کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے فرمایا: آج کوئی ایسا شخص ہے جو لشکر کی تیاری میں میری مدد کرے تو میں اس کو جنت کی بشارت دیتا ہوں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سب مال و اسباب آپ کی بارگاہ میں نچھاور کر دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گھر کا نصف مال پیش کر دیا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیکڑوں اونٹ، گھوڑے اور اشرفیاں بارگاہِ رسالت خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ میں پیش کر دیں۔

اضافی مختصر سوالات

4۔ سخاوت و ایثار سے کیا مراد ہے؟ 091003292

جواب: سخاوت کا معنی کھلے دل سے خرچ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو مال عطا فرمایا ہے، اس میں سے اللہ تعالیٰ کی خوش نودی حاصل کرنے کے لیے اس کے بندوں پر مال خرچ کرنا سخاوت کہلاتا ہے۔ انسان اگر اپنی ضرورت اور حاجت ہونے کے باوجود خرچ کرے تو یہ بہترین سخاوت ہے، اسی کو ایثار کہا جاتا ہے۔

5۔ سخاوت کی اہمیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان بیان کریں۔ 091003293

جواب: اللہ تعالیٰ نے ایثار کرنے والے لوگوں کو کامیاب قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ (سورۃ الحشر: 9)

”اور وہ اپنے آپ پر (انھیں) ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انھیں شدید حاجت ہو“۔

6۔ انصاری صحابی کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے مہمان کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟ 091003294

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے فرمایا کہ تم نے جس طرح رات کو اپنے مہمان کی ضیافت کی ہے، اس سے اللہ بہت خوش ہوا۔

(صحیح مسلم: 2054)

7۔ سخاوت کی مالی، بدنی اور علمی صورتوں کی وضاحت کریں۔ 091003295

جواب: سخاوت کو اگر وسیع مفہوم میں دیکھا جائے تو مال و دولت کے ساتھ ساتھ علم، وقت اور صحت میں بھی انسان سخاوت کر سکتا ہے۔ علم کی

www.ilmkidunya.com

بیت اس شخص کو بتانا جو واقف نہیں یہ بھی سخاوت ہے۔ کسی بیمار اور پریشان حال شخص کو وقت دے دینا جس سے اس انسان کا دل بہل جائے، یہ بھی سخاوت ہے۔ صحت مند آدمی کا کسی بیمار، بوڑھے اور کم زور شخص کے کسی معاملے میں مدد کرنا بھی سخاوت ہے۔

8۔ غزوۂ تبوک کے موقعے پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنا مال نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی خدمت میں پیش کیا؟ 091003296

جواب: غزوۂ تبوک کے موقعے پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سامان جہاد سے لدے سیکڑوں اونٹ اور اشرفیاں بارگاہ رسالت ﷺ میں پیش کر دیں۔

9۔ سخاوت کے مختلف طریقے کون کون سے ہیں؟ 091003297

جواب: سخاوت کے مختلف طریقے ہیں: مثلاً فقرا اور مساکین کو کھانا کھلانا، یتیموں کی پرورش کرنا، بیواؤں کی مالی مدد کرنا اور عوامی فلاح و بہبود کے مختلف امور انجام دینا۔

10۔ سخاوت کی اہمیت کے بارے میں حدیث کا ترجمہ لکھیے۔ 091003298

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے سخاوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: سخی اللہ سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے اور کنجوس اللہ اور جنت سے دور اور آگ کے قریب ہے۔

(جامع ترمذی 1968)

11۔ سیرت النبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ سے سخاوت کی ایک مثال تحریر کریں۔ 091003299

جواب: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ سے جو کچھ مانگا جاتا آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ عطا فرما دیتے، ایک شخص حاضر ہوا اور سوال کیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے اسے صدقے کے مال میں سے اتنی بکریاں دینے کا حکم فرمایا کہ وہ دو پہاڑوں کے درمیان کو بھر دیتیں، وہ اپنی قوم کی طرف لوٹا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم اسلام لے آؤ، بے شک محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ اس قدر عطا فرماتے ہیں کہ محتاجی کا خوف نہیں رہتا۔ (صحیح مسلم 2312)

12۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی سخاوت کا کیا عالم تھا؟ 091003300

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ بعض اوقات اگر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے پاس کچھ بھی نہ ہوتا اور کوئی مانگنے والا آجاتا تو اپنی ضمانت دے کر مطلوبہ شے کسی سے لے کر حاجت مند کی ضرورت پوری فرما دیتے۔

13۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کیسے سخاوت فرماتے تھے؟ 091003301

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سخاوت اور ایثار کی ترغیب و تلقین بھی فرماتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم دیوانہ وار آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی ترغیب پر اپنا مال و اسباب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے قدموں پر ڈھیر فرما دیتے تھے۔

14۔ اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سخاوت اور ایثار کے بارے میں مختصر تحریر کیجیے۔ 091003302

جواب: اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم سخاوت اور ایثار و قربانی کا پیکر تھے۔ ایک بار سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی

www.ilmkidunya.com

المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزے سے تھے کہ افطار کے وقت سائل نے دستک دی کہ وہ بھوکا ہے تو سب کچھ اس کو عطا کر دیا اور خود پانی سے روزہ افطار کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

15۔ ہمیں سخاوت و ایثار کی صفات کیوں اپنانی چاہییں؟ 091003303

جواب: ہمیں سخاوت و ایثار کی صفات اپنانی چاہییں، کیوں کہ سخاوت و ایثار سے جہاں افراد و معاشرہ کی مدد ہوتی ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہوتی ہے۔ سخاوت، انسانی دل سے مال و دولت کی لامحدود محبت اور لالچ ختم کر دیتی ہے، جس کے بعد انسان کو اطمینان قلب جیسی نعمت نصیب ہوتی ہے۔ سخاوت سے بلائیں ٹل جاتی ہیں اور ایمان کامل نصیب ہوتا ہے۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

1۔ سیرت طیبہ سے سخاوت کو مثالوں سے واضح کریں۔ 091003304

جواب: سخاوت کا مفہوم

سخاوت کا معنی کھلے دل سے خرچ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو مال عطا فرمایا ہے، اس میں سے اللہ تعالیٰ کی خوش نودی حاصل کرنے کے لیے اس کے بندوں پر مال خرچ کرنا سخاوت کہلاتا ہے۔ انسان اگر اپنی ضرورت اور حاجت ہونے کے باوجود خرچ کرے تو یہ بہترین سخاوت ہے، اسی کو ایثار کہا جاتا ہے۔

اُسوۂ رسول خاتم النبیین ﷺ اور سخاوت و ایثار

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے جو کچھ مانگا جاتا آپ خاتم النبیین ﷺ عطا فرما دیتے، ایک شخص حاضر ہوا اور سوال کیا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے اسے صدقے کے مال میں سے اتنی بکریاں دینے کا حکم فرمایا کہ وہ دو پہاڑوں کے درمیان کو بھر دیتیں، وہ اپنی قوم کی طرف لوٹا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم اسلام لے آؤ، بے شک محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ اس قدر عطا فرماتے ہیں کہ محتاجی کا خوف نہیں رہتا۔ (صحیح مسلم 2312)

بھوکے مہمان کے لیے انتظام

ایک مرتبہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے پاس ایک شخص نے آ کر کہا کہ میں بھوکا ہوں، آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنی کسی زوجہ کے پاس مہمان کے کھانے کے انتظام کا پیغام بھیجا، انھوں نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے، میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں، پھر آپ خاتم النبیین ﷺ نے دوسری زوجہ مطہرہ کے پاس پیغام بھیجا، انھوں نے بھی اسی طرح کہا، حتیٰ کہ سب نے اسی طرح کہا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے فرمایا آج رات کون اس شخص کو مہمان بنائے گا؟ انصار میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں اس کی ضیافت کروں گا۔ وہ اس کو اپنے گھر لے گئے اور اس نے اپنی بیوی سے پوچھا تمھارے پاس کھانے کے لیے کیا کچھ ہے؟ بیوی نے کہا صرف بچوں کے لیے کھانا ہے۔ انھوں نے کہا ان کو بہلا کر سلا دو اور جب مہمان آئے تو چراغ بجھا دینا اور اس پر یہ ظاہر کرنا کہ ہم بھی کھا رہے ہیں پھر سب بیٹھ گئے اور مہمان نے کھانا کھا لیا جب صبح ہوئی تو وہ صحابی نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاس گئے تو آپ نے فرمایا تم نے جس طرح رات کو اپنے مہمان کی ضیافت کی ہے، اس سے اللہ بہت خوش ہوا۔ (صحیح بخاری: 2054)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سخاوت کا عالم

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ بعض اوقات اگر آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس کچھ بھی نہ ہوتا اور کوئی مانگنے والا آجاتا تو اپنی ضمانت دے کر مطلوبہ شے کسی سے لے کر حاجت مند کی ضرورت پوری فرما دیتے۔

سخاوت کے مختلف طریقے

سخاوت کے مختلف طریقے ہیں: مثلاً فقرا اور مساکین کو کھانا کھلانا، یتیموں کی پرورش کرنا، بیواؤں کی مالی مدد کرنا اور عوامی فلاح و بہبود کے مختلف امور انجام دینا۔

قرآن مجید کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے ایثار کرنے والے لوگوں کو کام یاب قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۭ (سورۃ الحشر: 9)

"اور وہ اپنے آپ پر (اُنھیں) ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انھیں شدید حاجت ہو"

احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے سخاوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: سخی اللہ سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے اور کنجوس اللہ اور جنت سے دور اور آگ کے قریب ہے۔

(جامع ترمذی 1968)

حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ترجمہ) "بھوکوں کو کھانا کھلاؤ اور بیماروں کی تیمارداری کرو" (بخاری)

سخاوت اور ایثار کی ترغیب و تلقین

آپ خاتم النبیین ﷺ اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو سخاوت اور ایثار کی ترغیب و تلقین بھی فرماتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم دیوانہ وار آپ خاتم النبیین ﷺ کی ترغیب پر اپنا مال و اسباب آپ خاتم النبیین ﷺ کے قدموں پر ڈھیر فرما دیتے تھے۔

غزوۂ تبوک کے موقع پر سخاوت و ایثار

غزوۂ تبوک 9 ہجری کے موقع پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: آج کوئی ایسا شخص ہے جو لشکر کی تیاری میں میری مدد کرے تو میں اس کو جنت کی بشارت دیتا ہوں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سب مال و اسباب آپ کی بارگاہ میں نچھاور کر دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گھر کا نصف مال پیش کر دیا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سامان جہاد سے لدے سیکڑوں اونٹ اور اشرفیاں بارگاہ رسالت میں پیش کر دیں۔

اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنھم سخاوت اور ایثار و قربانی کا پیکر

اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنھم سخاوت اور ایثار و قربانی کا پیکر تھے۔ ایک بار سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزے سے تھے، کہ افطار کے وقت سائل نے دستک دی کہ وہ بھوکا ہے تو سب کچھ اس کو عطا کر دیا اور خود پانی سے روزہ افطار کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

www.ilmkidunya.com

ہر سوالی کی امداد

ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے کوئی چیز مانگی گئی ہو اور آپ نے کبھی انکار کیا ہو۔ (صحیح مسلم: 2311)

حاصل کلام

ہمیں بھی سخاوت و ایثار کی صفات اپنانی چاہییں، کیوں کہ سخاوت و ایثار سے جہاں افراد و معاشرہ کی مدد ہوتی ہے، وہاں اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہوتی ہے۔ سخاوت، انسانی دل سے مال و دولت کی لامحدود اور لالچ ختم کر دیتی ہے، جس کے بعد انسان کو اطمینان قلب جیسی نعمت نصیب ہوتی ہے۔ سخاوت سے بلائیں ٹل جاتی ہیں اور ایمان کامل نصیب ہوتا ہے۔

(4) صلہ رحمی

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر ۱۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) صلہ رحمی سے مراد ہے: 091003305

(الف) رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات مضبوط کرنا (ب) کثرت سے صدقات و خیرات کرنا

(ج) فضول خرچی سے بچنا (د) تکالیف کو برداشت کرنا

(2) عمر اور رزق میں اضافہ و برکت کے لیے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حکم دیا: 091003306

(الف) صلہ رحمی کا (ب) کفایت شعاری کا (ج) صبر و تحمل کا (د) میانہ روی کا

(3) رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات ختم کرنا کہلاتا ہے: 091003307

(الف) کفایت شعاری (ب) میانہ روی (ج) صلہ رحمی (د) قطع رحمی

(4) حدیث مبارک کی روشنی میں اصل صلہ رحمی کرنے والا وہ ہوتا ہے جو: 091003308

(الف) کبھی کسی سے نہ جھگڑے (ب) ہمیشہ ادب سے بات کرے

(ج) کبھی کسی سے تعلق نہ توڑے (د) توڑنے والے سے تعلق جوڑے

(5) حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پہلی وحی کے نزول کے بعد نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی صداقت کی دلیل کے طور پر جو اوصاف بیان فرمائے ان میں سے ایک وصف تھا: 091003309

(الف) صلہ رحمی (ب) سچ بولنا

(ج) کثرت سے روزے رکھنا (د) معاف کرنا

اضافی معروضی سوالات

(6) اسلام کی تعلیمات کے مطابق تعلق توڑنے والے شخص سے: 091003310

(الف) سختی کرنی چاہیے (ب) بحث کرنی چاہیے (ج) تعلق جوڑنا چاہیے (د) تعلق توڑنا چاہیے

(7) اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اچھے اور بہتر تعلقات قائم کرنا ہے: 091003311

(الف) صلہ رحمی (ب) صدقہ (ج) عفو و درگزر (د) قطع رحمی

www.ilmkidunya.com

(8) رشتہ داروں کی مدد کرنا اور ہر لحاظ سے ان کا خیال رکھنا بھی کہلاتا ہے: 091003312

(الف) امداد (ب) خبر گیری (ج) صلہ رحمی (د) حسن سلوک

(9) قریبی رشتہ داروں کے حقوق ادا نہ کرنا اور ان کی خبر گیری سے غفلت برتنا کہلاتا ہے: 091003313

(الف) ظلم (ب) زیادتی (ج) غفلت شعاری (د) قطع رحمی

(10) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو صلہ رحمی کی تلقین کے ساتھ ان کے حقوق ادا کرنے کی تلقین فرمائی: 091003314

(الف) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے (ب) اللہ تعالیٰ نے

(ج) حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (د) تابعین کرام رحمتہ اللہ علیہم نے

(11) جو شخص یہ چاہے کہ اس کے رزق میں کشادگی ہو اور اس کی عمر دراز ہو، اسے چاہیے کہ وہ کرے: 091003315

(الف) صلہ رحمی (ب) صدقہ خیرات (ج) جہاد (د) حج

(12) رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کو سخت ناپسند تھا: 091003316

(الف) شکایت کرنا (ب) قطع تعلقی کرنا (ج) غصہ کرنا (د) ادھار لینا

(13) بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت اس قوم پر نازل نہیں ہوتی جس میں کوئی موجود ہو: 091003317

(الف) قطع تعلقی کرنے والا (ب) چور (ج) کافر (د) جھوٹا

(14) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سیرت طیبہ سے اہمیت اجاگر ہوتی ہے: 091003318

(الف) آسمانی کتب کی (ب) صلہ رحمی کی (ج) ملائکہ کی (د) تجارت کی

(15) افراد میں باہمی محبت پیدا ہوتی ہے اور خاندانی نظام استحکام پاتا ہے: 091003319

(الف) عدل و انصاف سے (ب) امانت و دیانت سے (ج) معاشرتی امن سے (د) صلہ رحمی سے

(16) خاندانی استحکام تہہ و بالا ہو جاتا ہے: 091003320

(الف) قطع رحمی سے (ب) غربت سے (ج) محبت کرنے سے (د) فضول خرچی سے

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	د	4	د	5	الف
6	ج	7	الف	8	ج	9	د	10	الف
11	الف	12	ب	13	الف	14	ب	15	د
16	الف								

www.ilmkidunya.com

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو کس طرح صلہ رحمی کی تلقین فرماتے تھے؟ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ لکھیں۔ 091003321

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے صلہ رحمی اور رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تربیت ملتی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے صلہ رحمی کی تلقین کے ساتھ ان کے حقوق ادا کرنے کی تلقین فرمائی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا ایک خوب صورت اور گھنا باغ راہِ خدا میں وقت نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ وہ اپنا باغ اپنے غریب رشتہ داروں کو دے دیں، چناں چہ انھوں نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور اپنے چچا کے لڑکوں میں تقسیم کر دیا۔ (صحیح بخاری 2769)

2۔ صلہ رحمی کی کوئی سی دو صورتیں لکھیں۔ 091003322

جواب: اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اچھے اور بہتر تعلقات قائم کرنا، آپس میں اتفاق و اتحاد سے رہنا، دکھ، درد، خوشی اور غمی میں ایک دوسرے کے شانہ بشانہ چلنا، رشتہ داروں پر احسان کرنا، یہ سب صلہ رحمی کی صورتیں ہیں۔

3۔ صلہ رحمی کے دو فوائد اور قطع رحمی کے دو نقصانات تحریر کریں۔ 091003323

جواب: (ا) صلہ رحمی سے افراد میں باہمی محبت پیدا ہوتی ہے اور خاندانی نظام استحکام پاتا ہے۔ (۲) معاشرتی امن کو فروغ ملتا ہے اور معاشرہ ترقی کی راہ پر چل پڑتا ہے۔

(ا) قطع رحمی سے افراد میں باہمی نفرت پروان چڑھتی ہے جس سے معاشرہ مختلف مسائل کا شکار ہو جاتا ہے۔ (۲) خاندانی استحکام تہہ و بالا ہو جاتا ہے۔

4۔ صلہ رحمی خاندانی نظام کے استحکام کا باعث ہے، اپنے الفاظ میں بیان کریں۔ 091003324

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی سیرتِ طیبہ سے صلہ رحمی کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ ہمیں بھی صلہ رحمی کو فروغ دینے اور قطع رحمی سے گریز کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ صلہ رحمی سے افراد میں باہمی محبت پیدا ہوتی ہے، خاندانی نظام استحکام پاتا ہے، معاشرتی امن کو فروغ ملتا ہے اور معاشرہ ترقی کی راہ پر چل پڑتا ہے۔ قطع رحمی سے افراد میں نفرت اور دشمنی پروان چڑھتی ہے جس سے معاشرہ مختلف مسائل کا شکار ہو جاتا ہے اور خاندانی استحکام تہہ و بالا ہو جاتا ہے۔

اضافی مختصر سوالات

5۔ صلہ رحمی کی فضیلت پر ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔ 091003325

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے صلہ رحمی اختیار کرنے والے شخص کو رزق میں کشادگی اور عمر میں برکت کی ضمانت عطا فرمائی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ اس کے رزق میں کشادگی ہو اور اس کی عمر دراز ہو، اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔ (صحیح مسلم 6524)

6۔ قطع رحمی سے کیا مراد ہے؟ 091003326

جواب: قریبی رشتہ داروں کے حقوق ادا نہ کرنا اور ان کی خبر گیری سے غفلت برتنا قطع رحمی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قطع رحمی کرنے والوں کو

www.ilmkidunya.com

نقصان اٹھانے والے قرار دیا ہے۔

091003327

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو کن نو (9) باتوں کا حکم دیا گیا تھا، حدیث کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کا ارشاد ہے:

میرے ربّ نے مجھے نو (9) باتوں کا حکم دیا ہے۔ مخفی اور علانیہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا، غصہ میں ہوں یا خوشی میں ہمیشہ انصاف کی بات کہوں اور دونوں حالتوں میں اعتدال پر قائم رہوں، جو مجھ سے تعلق توڑے میں اس سے تعلق جوڑوں اور جو مجھے نہ دے میں اسے عطا کروں، جو مجھ پر ظلم کرے میں اسے معاف کردوں۔ میری خاموشی فکر پر مبنی ہو، میرا بولنا یادِ الٰہی کا بولنا ہو اور میرا دیکھنا عبرت کا دیکھنا ہو۔

(جامع الاصول:9317)

091003328

8- قطع تعلق کے بارے میں رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کا کیا ارشاد ہے؟ مختصر وضاحت کیجیے۔

جواب: قطع تعلق کرنا رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو سخت ناپسند تھا۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے فرمایا آج کوئی قطع تعلقی کرنے والا ہمارے پاس نہ بیٹھے تو ایک نوجوان اس مجلس سے اٹھا۔ اس کا اپنی خالہ کے ساتھ کسی بات پر جھگڑا ہو گیا تھا اس نے ان سے معذرت کی اور پھر وہ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت اس قوم پر نازل نہیں ہوتی جس میں کوئی قطع تعلقی کرنے والا موجود ہو۔ (شعب الایمان:7590)

091003329

9- تعلق توڑنے والے رشتہ داروں کے بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا تھا؟

جواب: ایک شخص نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ سے عرض کیا کہ میرے بعض رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں، وہ مجھ سے تعلق توڑ دیتے ہیں۔ میں ان سے بھلائی کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں میں ان سے بردباری سے پیش آتا ہوں وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے اس کی بات سن کر فرمایا: اگر بات ایسے ہی ہے جیسے تم نے کہی تو تم ان کو جلتی ہوئی راکھ کھلا رہے ہو اور جب تک تم ایسا ہی کرتے رہو گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے مقابلہ میں تمھارا ایک مددگار رہے گا۔

(صحیح مسلم:6525)

091003330

10- قطع رحمی کی قسم کھانے والے کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے کس بات کا حکم دیا؟

جواب: ایک شخص نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ میرا ایک چچازاد بھائی ہے۔ میں اس کے پاس کوئی چیز مانگنے جاتا ہوں تو مجھے کچھ بھی نہیں دیتا نہ میرے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہے پھر اسے مجھ سے کوئی کام پڑھ جاتا ہے تو وہ آ کر مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے۔ میں نے قسم کھائی ہے کہ میں اسے کچھ بھی نہیں دوں گا اور نہ اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں گا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کے ساتھ وہ کام کروں جو اچھا ہے یعنی اس سے صلہ رحمی کروں اور قسم کا کفارہ ادا کروں۔ (سنن نسائی 3788)

11- پہلی وحی کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے کن اوصاف کو آپ کی صداقت کے طور پر پیش فرمایا؟

091003331

جواب: پہلی وحی کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے جن اوصاف کو آپ کی صداقت کے طور پر پیش فرمایا ان میں سے ایک وصف تعلق جوڑنا بھی تھا۔ اعلانِ نبوت سے پہلے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھتے اور ان کی مدد کرتے تھے۔

مشقی تفصیلی سوال

www.ilmkidunya.com

سوال نمبر۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

091003332

1۔ صلہ رحمی کی اہمیت پر جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: صلہ رحمی اور قطع رحمی کا مفہوم

اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اچھے اور بہتر تعلقات قائم کرنا، آپس میں اتفاق و اتحاد سے رہنا، دکھ، درد، خوشی اور غمی میں ایک دوسرے کے شانہ بشانہ چلنا، ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ رکھنا اور ایک دوسرے کے ہاں آنا جانا، رشتوں کو اچھی طرح سے نبھانا اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا، رشتہ داروں پر احسان کرنا، ان پر صدقہ و خیرات کرنا، اگر مالی حوالے سے تنگ دست اور کمزور ہیں تو ان کی مدد کرنا اور ہر لحاظ سے ان کا خیال رکھنا صلہ رحمی کہلاتا ہے جب کہ قریبی رشتہ داروں کے حقوق ادا نہ کرنا اور ان کی خبر گیری سے غفلت برتنا قطع رحمی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قطع رحمی کرنے والوں کو نقصان اٹھانے والے قرار دیا ہے۔ قیامت کے دن صلہ رحمی کے متعلق پوچھا جائے گا۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے صلہ رحمی

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے صلہ رحمی اور رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تربیت ملتی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو غریب رشتہ داروں سے صلہ رحمی کی تلقین کے ساتھ ان کے حقوق ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ وہ اپنا باغ اپنے غریب رشتہ داروں کو دے دیں، چناں چہ انھوں نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور اپنے چچا کے لڑکوں میں تقسیم کر دیا۔ (صحیح بخاری 2769)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے اخلاق حسنہ اور صلہ رحمی کا ایک نمونہ یہ بھی ہے کہ جو آپ سے تعلق توڑنا چاہتا آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ اس کے ساتھ تعلقات کو جوڑتے تھے۔ اگر کوئی شخص تعلقات قائم رکھنا چاہے تو اس سے تعلق قائم رکھنا کوئی مشکل کام نہیں، مشکل تو یہ ہے کہ جو آپ کے ساتھ تعلقات توڑتا ہے اس کو جوڑ کر رکھیں۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کا ارشاد مبارک

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کا ارشاد ہے: میرے ربّ نے مجھے نو (9) باتوں کا حکم دیا ہے۔ مخفی اور علانیہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا، غصہ میں ہوں یا خوشی میں ہمیشہ انصاف کی بات کہوں اور دونوں حالتوں میں اعتدال پر قائم رہوں، جو مجھ سے تعلق توڑے میں اس سے تعلق جوڑوں اور جو مجھے نہ دے میں اسے عطا کروں، جو مجھ پر ظلم کرے میں اسے معاف کر دوں۔ میری خاموشی فکر پر مبنی ہو، میرا بولنا یادِ الٰہی کا بولنا ہو اور میرا دیکھنا عبرت کا دیکھنا ہو۔ (جامع الاصول 9317)

صلہ رحمی کے فضائل حدیث کی رُو سے

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے صلہ رحمی اختیار کرنے والے شخص کو رزق میں کشادگی اور عمر میں برکت کی ضمانت عطا فرمائی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ اس کے رزق میں کشادگی ہو اور اس کی عمر دراز ہو، اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔ (صحیح مسلم 6524)

قطع تعلقی کی ناپسندیدگی

قطع تعلقی کرنا رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو سخت ناپسند تھا۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک

مرتبہ ہم حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّین ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے آپ خَاتَمُ النَّبِیِّین ﷺ نے فرمایا آج کوئی قطع تعلقی کرنے والا ہمارے پاس نہ بیٹھے تو ایک نوجوان اس مجلس سے اٹھا۔ اس کا اپنی خالہ کے ساتھ کسی بات پر جھگڑا ہو گیا تھا اس نے ان سے معذرت کی اور پھر وہ حضور خَاتَمُ النَّبِیِّین ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیِّین ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت اس قوم پر نازل نہیں ہوتی جس میں کوئی قطع تعلقی کرنے والا موجود ہو۔ (شعب الایمان 7590)

احادیث میں صلہ رحمی کی تاکید

☆ ایک شخص نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّین ﷺ سے عرض کیا کہ میرے بعض رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں، وہ مجھ سے تعلق توڑ دیتے ہیں۔ میں ان سے بھلائی کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں میں ان سے بردباری سے پیش آتا ہوں وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّین ﷺ نے اس کی بات سن کر فرمایا؛ اگر بات ایسے ہی ہے جیسے تم نے کہی تو تم ان کو جلتی ہوئی راکھ کھلا رہے ہو اور جب تک تم ایسا ہی کرتے رہو گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے مقابلہ میں تمھارا ایک مددگار رہے گا۔

(صحیح مسلم 6525)

☆ ایک شخص نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّین ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّین ﷺ میرا ایک چچازاد بھائی ہے میں اس کے پاس کوئی چیز مانگنے جاتا ہوں تو مجھے کچھ بھی نہیں دیتا نہ میرے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہے پھر اسے مجھ سے کوئی کام پڑ جاتا ہے تو وہ آکر مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے۔ میں نے قسم کھائی ہے کہ میں اسے کچھ بھی نہیں دوں گا اور نہ اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں گا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیِّین ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کے ساتھ وہ کام کروں جو اچھا ہے یعنی اس سے صلہ رحمی کروں اور قسم کا کفارہ ادا کروں۔ (سنن نسائی 3788)

اعلانِ نبوت سے پہلے

پہلی وحی کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ خَاتَمُ النَّبِیِّین ﷺ کے جن اوصاف کو آپ کی صداقت کے طور پر پیش فرمایا ان میں سے ایک وصف تعلق جوڑنا بھی تھا۔ اعلانِ نبوت سے پہلے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّین ﷺ اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھتے اور ان کی مدد کرتے تھے۔

حاصل کلام

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّین ﷺ کی سیرت طیبہ سے صلہ رحمی کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ ہمیں بھی صلہ رحمی کو فروغ دینے اور قطع رحمی سے گریز کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ صلہ رحمی سے افراد میں باہمی محبت پیدا ہوتی ہے اور خاندانی نظام استحکام پاتا ہے۔ معاشرتی امن کو فروغ ملتا ہے معاشرہ ترقی کی راہ پر چل پڑتا ہے۔ جب کہ قطع رحمی سے افراد میں باہمی نفرت پروان چڑھتی ہے جس سے معاشرہ مختلف مسائل کا شکار ہو جاتا ہے اور خاندانی استحکام تہہ و بالا ہو جاتا ہے۔

(5) خواتین کے ساتھ حُسنِ سلوک

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر ا۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) جنت کس کے قدموں میں ہے؟ 091003333

(الف) ماں (ب) بیٹی (ج) بہن (د) بیوی

www.ilmkidunya.com

(2) کون سا شخص دو انگلیوں کی طرح نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ کے قریب ہو گا؟ 091003334

(الف) دو بیٹیوں کی اچھی تربیت کرنے والا (ب) صدقہ وخیرات کرنے والا

(ج) مسلسل روزے رکھنے والا (د) دوسروں کو معاف کرنے والا

(3) نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے احترام کے لیے: 091003335

(الف) کھڑے ہو جاتے تھے (ب) پھول بچھایا کرتے تھے

(ج) اہل خانہ کو کھڑے ہونے کا حکم دیتے تھے (د) ان کے قدموں میں قالین بچھاتے تھے

(4) نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ نے بھلائی کی وصیت فرمائی: 091003336

(الف) عورتوں کے ساتھ (ب) طلبہ کے ساتھ (ج) تاجروں کے ساتھ (د) اعمال کے ساتھ

(5) نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ نے حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے استقبال کے لیے: 091003337

(الف) اپنی چادر ان کے قدموں میں بچھائی (ب) اُمہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو بھیجا

(ج) خواتین کا ایک وفد بھیجا (د) جانور قربان کیے

اضافی معروضی سوالات

(6) خاندان اور معاشرے کا اہم ترین اور اساسی رکن ہیں: 091003338

(الف) بچے (ب) خواتین (ج) مرد (د) بزرگ

(7) مختلف معاشروں میں بہت سے حقوق سے محروم رکھا گیا اور ظلم و ستم کا شکار بنایا گیا: 091003339

(الف) لڑکوں کو (ب) بوڑھوں کو (ج) خواتین کو (د) بچوں کو

(8) اپنے پیروکاروں کو خواتین کے حقوق ادا کرنے اور ان سے حسن سلوک کا حکم فرمایا: 091003340

(الف) اسلام نے (ب) ہندومت نے (ج) سکھ مت نے (د) بدھ مت نے

(9) خواتین کے ساتھ حسن سلوک اور اچھے برتاؤ کی تاکید فرمائی: 091003341

(الف) نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ نے (ب) حضرت آدم علیہ السلام نے

(ج) حضرت نوح علیہ السلام (د) حضرت یوسف علیہ السلام

(10) نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ نے ایسے شخص کو جنت میں اپنے ساتھ کی بشارت عطا فرمائی جو پرورش کرتا ہے: 091003342

(الف) بزرگوں کی (ب) بچوں کی (ج) بیٹوں کی (د) بیٹیوں کی

(11) نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ نے وہ عزت دی کہ قیامت تک کے لیے اس کا مقام و مرتبہ سب پر واضح ہو گیا: 091003343

(الف) عورت کو (ب) مرد کو (ج) بوڑھے کو (د) بیٹے کو

(12) آپ خاتم النّبیین ﷺ انھیں خوش آمدید کہتے ہوئے کھڑے ہو جاتے، اور انھیں اپنی جگہ پر بٹھاتے: 091003344

(الف) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ج) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

www.ilmkidunya.com

(13) ان کی خدمت کو لازم پکڑو کیوں کہ جنت اس کے قدموں میں ہے: 091003345

(الف) ماں (ب) باپ (ج) بیٹی (د) بیوی

(14) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ان کے احترام میں اپنی چادر بچھائی اور بہت دیر تک ان کے ساتھ گفت گو فرماتے رہے:

091003346

(الف) حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(15) خواتین مختلف شعبوں میں مختلف خدمات انجام دیتی تھیں: 091003347

(الف) عہد نبوت میں (ب) دورِ جہالت میں (ج) قبل از مسیح (د) عہد نامہ میں

(16) خواتین کے تعلیمی اداروں کے باہر اجتناب کریں: 091003348

(الف) جانے سے (ب) ٹہلنے سے (ج) کھانے سے (د) دیکھنے سے

(17) شرم وحیا اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں: 091003349

(الف) عوامی مقامات پر (ب) بند کمرے میں (ج) تنہائی میں (د) سوتے ہوئے

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	الف	4	الف	5	الف
6	ب	7	ج	8	الف	9	الف	10	د
11	الف	12	ب	13	الف	14	د	15	الف
16	ب	17	الف						

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آمد پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ان کے ساتھ کس طرح حسن سلوک کرتے تھے؟

091003350

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو آپ خاتم النبیین ﷺ انھیں خوش آمدید کہتے ہوئے کھڑے ہو جاتے، ان کا ہاتھ پکڑتے، ان کی پیشانی کو بوسہ دیتے اور انھیں اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ (شعب الایمان:8927)

www.ilmkidunya.com

2۔ دو بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟ 091003351

جواب: ایک حدیث مبارک میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ایسے شخص کو جنت میں اپنے ساتھ کی بشارت عطا فرمائی جو بیٹیوں کی اچھی پرورش کرتا ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: جس نے دو بیٹیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ملاتے ہوئے فرمایا کہ میں اور وہ قیامت کے دن اس طرح قریب ہوں گے۔ (صحیح مسلم: 6695)

3۔ معاشرتی زندگی میں خواتین کے احترام کے حوالے سے ہمیں کون سے اقدامات اٹھانے چاہییں؟ 091003352

جواب: معاشرتی زندگی میں خواتین کے احترام کے حوالے سے ہمیں چاہیے کہ خواتین کا احترام کریں۔ خواتین پر آوازیں کسنے، گھور کر دیکھنے، ان کا مذاق اڑانے، خواتین کے تعلیمی اداروں کے باہر غیر ضروری ٹہلنے اور ان کے راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کریں۔ عوامی مقامات پر شرم و حیا، تہذیب اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں۔ ملازمت پیشہ خواتین کا زیادہ احترام اس لیے بھی کرنا چاہیے کیوں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں سے بڑھ کر کام کر رہی ہوتی ہیں۔ خواتین کے احترام کے بغیر کوئی معاشرہ ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتا۔

اضافی مختصر سوالات

4۔ اسلامی تعلیمات میں عورت کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرنا چاہیے؟ 091003353

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہمیں چاہیے کہ خواتین کا احترام کریں۔ خواتین پر آوازیں کسنے، گھور کے دیکھنے، ان کا مذاق اڑانے، خواتین کے تعلیمی اداروں کے باہر چکر لگانے اور راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کریں کیوں کہ خواتین کے احترام کے بغیر کوئی معاشرہ ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتا۔

5۔ قرآنِ مجید میں خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک کے بارے میں کیا ارشاد ہوا ہے؟ 091003354

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (سورۃ النساء: 19) ترجمہ: اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کرو۔

6۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟ 091003355

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک اور اچھے برتاؤ کی تاکید فرمائی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے ہیں اور میں تم میں سے اپنے گھر والوں کے ساتھ بہترین برتاؤ کرنے والا ہوں۔ (جامع ترمذی: 3895)

7۔ بیٹی کی پرورش کرنے کی کیا فضیلت ہے؟ حدیث لکھیے۔ 091003356

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے بیٹی کی پرورش کو جنت کا سبب قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: جس کی ایک بیٹی ہو اور وہ اسے زندہ دفن بھی نہ کرے، اس کی توہین بھی نہ کرے، اپنے بیٹے کو اس پر فوقیت بھی نہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اسے جنت میں داخل کرے گا۔ (سنن ابی داؤد: 5146)

8۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ماں کی خدمت کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟ 091003357

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے جنت ماں کے قدموں میں قرار دی۔ ایک موقع پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: ماں کی خدمت کو لازم پکڑو کیوں کہ جنت اس کے قدموں میں ہے۔ (سنن نسائی: 3106)

www.ilmkidunya.com

9۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کیسے تکریم فرمائی؟ 091003358

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس آئیں تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان کے احترام میں اپنی چادر بچھائی اور بہت دیر تک ان کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے۔

10۔ مرد اور عورت کے دائرہ عمل میں کیا فرق ہے؟ 091003359

جواب: اللہ تعالیٰ نے اعمال صالحہ کی جو صلاحیت مرد کو عطا فرمائی ہے وہ عورتوں کو بھی بخشی ہے۔ البتہ مرد اور عورت کے دائرہ عمل میں تھوڑا فرق ہے۔ مرد اگر میدان میں جا کر جہاد کرتا ہے تو عورت اپنے بیٹوں کی اچھی تربیت کر کے انھیں مجاہد بنا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خواتین کا اجر ان کے مزاج کے مطابق کام میں رکھ دیا ہے۔ عہد نبوت میں خواتین مختلف شعبوں میں مختلف خدمات انجام دیتی تھیں۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

1۔ سیرت طیبہ کی روشنی میں خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک پر جامع نوٹ تحریر کریں۔ 091003360

جواب: **خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک کی اہمیت**

خواتین خاندان اور معاشرے کا اہم ترین اور اساسی رکن ہیں۔ خواتین کو حقوق دیے بغیر معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ مختلف تہذیبوں اور معاشروں میں خواتین کو بہت سے حقوق سے محروم رکھا گیا اور ظلم و ستم کا شکار بنایا گیا۔ اسلام نے اپنے پیروکاروں کو خواتین کے حقوق ادا کرنے اور ان سے حسنِ سلوک کا حکم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

قرآن مجید میں خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ (سورۃ النساء:19) ترجمہ: اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کرو۔

آپ خاتم النبیین ﷺ کے فرامین مبارکہ اور سیرت طیبہ سے خواتین کی قدر و منزلت

آپ خاتم النبیین ﷺ کے فرامین مبارکہ اور سیرت طیبہ سے خواتین کی قدر و منزلت اجاگر ہوتی ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک اور اچھے برتاؤ کی تاکید فرمائی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے ہیں اور میں تم میں سے اپنے گھر والوں کے ساتھ بہترین برتاؤ کرنے والا ہوں۔ (جامع ترمذی:3895)

اسلام سے پہلے عورتوں کے ساتھ سلوک

اسلام کی آمد سے پہلے مختلف تہذیبوں اور معاشروں میں خواتین کو بہت سے حقوق سے محروم رکھا گیا اور ظلم و ستم کا شکار بنایا گیا۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا خواتین کی تربیت کے لیے اقدام

ایک مرتبہ خواتین نے حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ سے عرض کیا کہ مرد آپ خاتم النبیین ﷺ سے زیادہ استفادہ کرنے کی وجہ سے ہم سے سبقت لے گئے ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ ہماری تربیت کے لیے کوئی دن مقرر فرما دیجیے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان

www.ilmkidunya.com

سے ایک دن کا وعدہ فرمایا۔ اس دن آپ خَاتَمُ النَّبِیّیٖن ﷺ خواتین سے ملاقات فرماتے اور انھیں تعلیم دیتے۔

بیٹیوں کی پرورش جنت کا سبب

ایک حدیث مبارک میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّیٖن ﷺ نے ایسے شخص کو جنت میں اپنے ساتھ کی بشارت عطا فرمائی جو بیٹیوں کی اچھی پرورش کرتا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّیٖن ﷺ نے فرمایا: جس نے دو بیٹیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّیٖن ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ملاتے ہوئے فرمایا کہ میں اور وہ قیامت کے دن اس طرح قریب ہوں گے۔ (صحیح مسلم 6695)

آپ خَاتَمُ النَّبِیّیٖن ﷺ نے بیٹی کی پرورش کو جنت کا سبب قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: جس کی ایک بیٹی ہو اور وہ اسے زندہ دفن بھی نہ کرے، اس کی توہین بھی نہ کرے، اپنے بیٹے کو اس پر فوقیت بھی نہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں ایسی جنت میں داخل کرے گا۔

(سنن ابی داؤد 5146)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّیٖن ﷺ نے عورت کو وہ عزت دی کہ قیامت تک کے لیے اس کا مقام و مرتبہ سب پر واضح ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّیٖن ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّیٖن ﷺ انھیں خوش آمدید کہتے ہوئے کھڑے ہو جاتے، ان کا ہاتھ پکڑتے، ان کی پیشانی کو بوسہ دیتے اور انھیں اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ (شعب الایمان 8927)

جنت ماں کے قدموں میں

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّیٖن ﷺ نے جنت ماں کے قدموں میں قرار دی۔ ایک موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّیٖن ﷺ نے ارشاد فرمایا: ماں کی خدمت کو لازم پکڑو کیوں کہ جنت اس کے قدموں میں ہے۔ (سنن نسائی 3106)

رضاعی والدہ کی تکریم

آپ خَاتَمُ النَّبِیّیٖن ﷺ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ خَاتَمُ النَّبِیّیٖن ﷺ کے پاس آئیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّیٖن ﷺ نے ان کے احترام میں اپنی چادر بچھائی اور بہت دیر تک ان کے ساتھ گفت گو فرماتے رہے۔

مرد اور عورت کے دائرہ عمل میں تھوڑا فرق

اللہ تعالیٰ نے اعمالِ صالحہ کی جو صلاحیت مرد کو عطا فرمائی ہے وہ عورتوں کو بھی بخشی ہے۔ البتہ مرد اور عورت کے دائرہ عمل میں تھوڑا فرق ہے۔ مرد اگر میدان میں جا کر جہاد کرتا ہے تو عورت اپنے بیٹوں کی اچھی تربیت کر کے انھیں مجاہد بنا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خواتین کا اجر ان کے مزاج کے مطابق کام میں رکھ دیا ہے۔ عہدِ نبوت میں خواتین مختلف شعبوں میں مختلف خدمات انجام دیتی تھیں۔

حاصلِ کلام

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہم پر یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خواتین کا احترام کریں۔ خواتین پر آوازیں کسنے، گھور کے دیکھنے، ان کا مذاق اڑانے، خواتین کے تعلیمی اداروں کے باہر رش لگانے اور راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کریں۔ عوامی مقامات پر مختصر لباس پہننے سے گریز کریں اور ملازم پیشہ خواتین کا احترام کریں کیوں کہ خواتین کے احترام کے بغیر کوئی معاشرہ ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتا۔

www.ilmkidunya.com

(6) انداز تربیت

مشقی معروضی سوالات

سوال نمبر ۱۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی دس سال خدمت فرمائی: 091003361

(الف) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی (ب) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

(ج) حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی (د) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

(2) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا: 091003362

(الف) مصر (ب) یمن (ج) شام (د) طائف

(3) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے قیامت کے بارے میں سوال پوچھنے پر فرمایا: 091003363

(الف) تمھارا نام کیا ہے؟ (ب) تم نے کیا تیاری کی ہے؟ (ج) تم کس شہر سے ہو (د) تم کیوں پوچھ رہے ہو؟

(4) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے شفقت سے ہاتھ چومے: 091003364

(الف) مزدوری کرنے والے کے (ب) صلہ رحمی کرنے والے کے

(ج) معاف کرنے والے کے (د) سخاوت کرنے والے کے

(5) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ تربیت کے حوالے سے ہر کام اور معاملے میں اہتمام فرماتے تھے: 091003365

(الف) تدریج کا (ب) وعظ و نصیحت کا (ج) تحریر و تقریر کا (د) فراتی دل چسپی کا

اضافی معروضی سوالات

(6) انبیاء کرام علیہم السلام کی ذمہ داریوں میں سے اہم ترین ذمہ داری اخلاق اور رویوں کی اصلاح ہے: 091003366

(الف) مردوں کے (ب) خواتین کے (ج) انسانوں کے (د) بچوں کے

(7) آپ خاتم النبیین ﷺ کے انداز تربیت کے نمایاں ترین اوصاف ہیں: 091003367

(الف) حکمت اور بصیرت (ب) اصلاح اور صداقت (ج) شرافت اور دیانت (د) امانت اور کرامت

(8) آپ خاتم النبیین ﷺ جب کسی کی تربیت فرما رہے ہوتے تو مخاطب کی ملحوظ خاطر رکھتے: 091003368

(الف) قدر و منزلت کو (ب) حیثیت کو (ج) ذہنی استعداد کو (د) شرافت کو

(9) آپ خاتم النبیین ﷺ کسی انسان کی غلطی پر نصیحت فرما دیتے تھے: 091003369

(الف) نام لیے بغیر (ب) مسلسل (ج) اہم ترین (د) اچھے انداز میں

(10) ایک مرتبہ لوگوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو روزے رکھتے ہوئے دیکھا: 091003370

(الف) غیر مسلسل (ب) فرضی (ج) شوال کے (د) مسلسل

www.ilmkidunya.com

(11) آپ خاتم النبیین ﷺ جب عملی نصیحت فرماتے تو اس بات کا خیال رکھتے کہ کسی کی نہ ہو: 091003371

(الف) دل آزاری (ب) تعریف (ج) بیزاری (د) حوصلہ افزائی

(12) ایک دیہاتی مسجد نبوی (خاتم النبیین ﷺ) کے ایک گوشے میں کرنے لگا: 091003372

(الف) شور (ب) پیشاب (ج) نصیحت (د) خدمت

(13) وہ کہتے ہیں: میں دس برس تک حضور خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں رہا: 091003373

(الف) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(14) اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو خصوصی صفت عطا کی تھی: 091003374

(الف) تجارت کی (ب) کھیتی باڑی کی (ج) جوامع الکلم کی (د) شاعری کی

(15) مخاطب کے جذبات اور احساسات کے علاوہ مزاج اور نفسیات کا بھی لحاظ فرماتے تھے: 091003375

(الف) حضور خاتم النبیین ﷺ (ب) خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنھم

(ج) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم (د) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(16) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ بات کرتے تھے: 091003376

(الف) روزانہ (ب) مناسب موقع پر (ج) کبھی کبھی (د) مسجد میں

(17) حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ ہر کام اور ہر معاملہ میں اہتمام فرماتے تھے: 091003377

(الف) جلد از جلد (ب) تدریج کا (ج) تاخیر سے (د) کامیابی کا

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	ب	3	ب	4	الف	5	الف
6	ج	7	الف	8	ج	9	الف	10	د
11	الف	12	ب	13	الف	14	ج	15	الف
16	ب	17	ب						

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ مخاطب کے جذبات اور احساسات کے ساتھ مزاج اور نفسیات کا کس طرح خیال رکھتے تھے؟ مثال دے کر واضح کریں 091003378

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ مخاطب کو انتہائی نرمی اور نہایت محبت کے انداز میں سمجھاتے تاکہ مخاطب حق بات قبول کرنے کے لیے

www.ilmkidunya.com

آمادہ ہو جائے۔ ایک دیہاتی نے مسجد نبوی (خاتم النبیین ﷺ) کے ایک گوشے میں پیشاب کر دیا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے پانی کا ڈول طلب فرمایا اور مسجد کو پاک کر دیا گیا۔ اس شخص نے دین کی سمجھ آ جانے کے بعد (اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے) فرمایا: میرے ماں باپ آپ خاتم النبیین ﷺ پر قربان ہوں آپ خاتم النبیین ﷺ اٹھ کر میرے پاس آئے، مجھے نہ ڈانٹا، نہ برا بھلا کہا، بس یہ فرمایا: یہ مسجد ایسی جگہ ہے کہ اس میں پیشاب نہیں کیا جاتا، یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز کے لیے تعمیر کی گئی ہے۔ (سنن ابن ماجہ: 529)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اصلاح و تربیت کے لیے کس طرح گفت گو فرماتے تھے؟ 091003379

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ کے اندازِ تربیت کے نمایاں ترین اوصاف حکمت اور بصیرت ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ جب کسی کی تربیت فرما رہے ہوتے تو مخاطب کی استعداد اور صلاحیت کو سامنے رکھتے۔ بے محل گفت گو نہ فرماتے، موقع محل کا خصوصی لحاظ فرماتے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی کس طرح حوصلہ افزائی فرماتے تھے؟ مثال دے کر واضح کریں۔

091003380

جواب: حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ ہر کام اور ہر معاملے میں تدریج کا اہتمام فرماتے تھے، زیرِ تربیت افراد کی خوبیوں اور خامیوں کا اچھی طرح سے تجزیہ کر کے ایک خامی کو دور کرتے، ایک خوبی کو پروان چڑھاتے، مخاطب کی صلاحیت اور طاقت کے مطابق اسے احکامِ اسلامی کا پابند بناتے، اسی لیے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن روانہ کرتے وقت آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: کہ اے معاذ! تم اہلِ کتاب کے پاس جا رہے ہو، تم پہلے انھیں توحید اور رسالت کی دعوت دینا، جب وہ یہ بات مان لیں کہ اللہ ایک ہے اور محمد خاتم النبیین ﷺ اس کے رسول ہیں تو پھر انھیں یہ بتانا کہ اللہ نے دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جب وہ اس بات کو بھی تسلیم کر لیں تو پھر انھیں بتانا کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مال داروں سے لی جائے گی اور ان کے فقرا میں تقسیم کر دی جائے گی۔ (صحیح بخاری: 1395)

اضافی مختصر سوالات

انبیاء کرام علیھم السلام کی بعثت کا مقصد کیا تھا؟ 091003381

جواب: انبیاء کرام علیھم السلام کی ذمہ داریوں میں سے اہم ترین ذمہ داری انسانوں کے اخلاق اور رویوں کی اصلاح ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد اس ذمہ داری کو بطریق احسن پورا فرمایا۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اندازِ تربیت کے دو نمایاں اوصاف کیا تھے؟ 091003382

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اندازِ تربیت میں یہ بات بنیادی نکتے کی حیثیت رکھتی ہے کہ آپ نے پہلے خود عمل کر کے دکھایا، اس کے بعد لوگوں نے اس کام کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے اندازِ تربیت کے نمایاں ترین اوصاف حکمت اور بصیرت ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ جب کسی کی تربیت فرما رہے ہوتے تو مخاطب کی ذہنی استعداد کو ملحوظِ خاطر رکھتے۔

کسی کی غلطی پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا اندازِ تربیت کیا ہوتا؟ 091003383

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ کسی انسان کی غلطی پر کبھی اس کو سرِ عام نام لے کر یا بات ٹوک کر تربیت نہ فرماتے بلکہ نام لیے بغیر لوگوں کو اشارتاً نصیحت فرما دیتے تھے۔

مسلسل روزے رکھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟ 091003384

جواب: ایک مرتبہ لوگوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو مسلسل روزے رکھتے ہوئے دیکھا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے بھی مسلسل روزے رکھنے شروع کر دیے جس کی وجہ سے ان کو کمزوری لاحق ہو گئی چہروں کے رنگ پیلے پڑ گئے تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ایک جگہ پر جہاں

کافی لوگ جمع تھے ان کو خطاب کرتے فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ کسی کو دیکھ کر وہ طرزِ عمل اختیار کر لیتے ہیں حالاں کہ ایک بندہ دوسرے سے مختلف بھی ہوسکتا ہے۔ (سنن ابوداؤد 4788)

8۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ غلطی پر فوراً براہ راست کیسے متنبہ فرماتے تھے؟ 091003385

جواب: اگر کبھی اس بات کی ضرورت ہوتی کہ غلطی پر فوراً براہِ راست متنبہ کر دیا جائے تو انتہائی نرمی اور نہایت دل سوزی اور محبت کے انداز میں سمجھاتے تا کہ مخاطب حق بات قبول کرنے کے لیے آمادہ ہو جائے۔

9۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا انداز لوگوں کے ساتھ کس قدر مشفقانہ تھا؟ 091003386

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ کا انداز لوگوں کے ساتھ کس قدر محبت آمیز اور مشفقانہ تھا اس کا اندازہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان سے لگایا جاسکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں: میں دس برس تک حضور خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں رہا، جو کام میں نے جس طرح بھی کر دیا، آپ خاتم النبیین ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: کہ یہ کیوں کیا؟ اگر کوئی کام نہ کر سکا تو یہ نہیں فرمایا: یہ کیوں نہیں کیا؟ (صحیح مسلم 2309)

10۔ اصلاح وتربیت کے سلسلہ میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا خاص اسلوب کیا تھا؟ 091003387

جواب: اصلاح وتربیت کے سلسلہ میں آپ خاتم النبیین ﷺ کا ایک خاص اسلوب یہ بھی رہا ہے کہ آپ زیادہ لمبے اور طویل وعظ ونصیحت سے گریز فرماتے تھے، نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کا یہ حیرت انگیز اعجاز تھا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ بڑی بڑی باتوں کو مختصر سے جملوں میں بیان کر دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو جوامعُ الکلِم کی خصوصی صفت عطا کی تھی۔

11۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ مخاطب کا کن باتوں میں لحاظ فرماتے تھے؟ 091003388

جواب: حضور خاتم النبیین ﷺ مخاطب کے جذبات اور احساسات کے علاوہ مزاج اور نفسیات کا بھی لحاظ فرماتے تھے۔

12۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اچھے کام پر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی حوصلہ افزائی کیسے فرماتے تھے؟ سیرت طیبہ سے ایک واقعہ بیان کریں۔ 091003389

جواب: اچھے کام پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی تعریف کرتے اور ان کی حوصلہ افزائی فرماتے: ایک بار ایک شخص نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے ملاقات کے لیے آیا، آپ خاتم النبیین ﷺ نے دیکھا کہ اس کی ہتھیلیوں پر نشانات پڑے ہوئے ہیں، آپ خاتم النبیین ﷺ نے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا: یارسول اللہ خاتم النبیین ﷺ میں ایک مزدور آدمی ہوں، کسبِ حلال کے لیے مجھے پتھر توڑنے پڑتے ہیں، اس سخت محنت کی وجہ سے یہ نشانات پڑ گئے ہیں، جب آپ خاتم النبیین ﷺ نے یہ بات سنی تو شفقت فرماتے ہوئے اس کے ہاتھ چوم لیے۔ ایسے اقدامات سے مخاطب کے دل میں محبت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں جس سے وہ نہ صرف بات قبول کرنے پر آمادہ ہوتا ہے بلکہ وہ ہر حال میں اس پر گامزن رہتا ہے۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

1۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے انداز تربیت پر جامع نوٹ لکھیں۔ 091003390

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا اندازِ تربیت انبیاء کرام علیھم السلام کی ذمہ داریوں میں سے اہم ترین ذمہ داری انسانوں کے اخلاق اور رویوں کی اصلاح ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد اس ذمہ داری کو بطریق احسن پورا فرمایا۔

www.ilmkidunya.com

ـپ خاتم النبیین ﷺ نے اس قدر اچھے انداز میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی تربیت فرمائی کہ وہ معاشرے کے بہترین انسان قرار ـے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اندازِ تربیت میں یہ بات بنیادی نکتے کی حیثیت رکھتی ہے کہ آپ نے پہلے خود عمل کر کے دکھایا، اس ـے بعد لوگوں نے اس کام کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیا۔

ـی کریم خاتم النبیین ﷺ کے انداز تربیت میں راہ نما اصول

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے اندازِ تربیت میں والدین، اساتذہ کرام اور علماءِ کرام کے لیے راہ نما اصول موجود ہیں۔ جن کو ـشعلِ راہ بنا کر وہ نئی نسل کی بہترین تربیت کر سکتے ہیں اور ان کو معاشرے کا ایک کامیاب فرد بنا سکتے ہیں۔

- **حکمت اور بصیرت**

آپ خاتم النبیین ﷺ کے اندازِ تربیت کے نمایاں ترین اوصاف حکمت اور بصیرت ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ جب کسی کی ـربیت فرما رہے ہوتے تو مخاطب کی ذہنی استعداد کو ملحوظِ خاطر رکھتے۔ بے محل بات نہ فرماتے، موقع محل کا خصوصی لحاظ فرماتے۔

- **اشارتاً نصیحت**

آپ خاتم النبیین ﷺ کسی انسان کی غلطی پر کبھی اس کو سرِ عام نام لے کر یا بات ٹوک کر تربیت نہ فرماتے بلکہ نام لیے بغیر لوگوں ـکو اشارتاً نصیحت فرمادیتے تھے۔

ایک مرتبہ لوگوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو مسلسل روزے رکھتے ہوئے دیکھا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے بھی مسلسل ـروزے رکھنے شروع کر دیے۔ جس کی وجہ سے ان کو کمزوری لاحق ہوئی چہروں کے رنگ پیلے پڑ گئے تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ایک جگہ پر جہاں ـسب لوگ جمع تھے ان کو خطاب کر کے فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ کسی کو دیکھ کر وہ طرزِ عمل اختیار کر لیتے ہیں حالاں کہ ایک بندہ دوسرے سے مختلف ـبھی ہو سکتا ہے۔ (سنن ابوداؤد:4788)

یعنی آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان کے نام لے کر مخاطب کرنے کے بجائے اشارے سے بات کی تاکہ ان کی دل آزاری نہ ہو۔ ـآپ خاتم النبیین ﷺ جب بھی نصیحت فرماتے تو اس بات کا خیال رکھتے کہ کسی کی دل آزاری نہ ہو نصیحت کے وقت آنکھوں میں محبت و ـشفقت کی چمک ہوتی اور چہرے پر سختی کے بجائے نرمی کا انداز جھلکتا تھا۔

- **دل سوزی اور محبت کے انداز**

اگر کبھی اس بات کی ضرورت ہوتی کہ غلطی پر فوراً براہِ راست متنبہ کر دیا جائے تو انتہائی نرمی اور نہایت دل سوزی اور محبت کے انداز ـمیں سمجھاتے تاکہ مخاطب حق بات قبول کرنے کے لیے آمادہ ہو جائے، چناں چہ ایک حدیث مبارک میں ذکر ہے کہ: ایک دیہاتی مسجد نبوی ـخاتم النبیین ﷺ کے ایک گوشے میں پیشاب کرنے لگا، حتیٰ کہ جب وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے پانی کا ـڈول طلب فرمایا جو پیشاب پر بہا دیا گیا۔ اس اعرابی صحابی نے دین کی سمجھ آجانے کے بعد (اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے) فرمایا: میرے ماں ـباپ آپ خاتم النبیین ﷺ پر قربان ہوں آپ خاتم النبیین ﷺ اٹھ کر میرے پاس آئے، مجھے نہ ڈانٹا، نہ برا بھلا کہا، بس یہ فرمایا: یہ مسجد ـکی جگہ ہے کہ اس میں پیشاب نہیں کیا جاتا، یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز کے لیے تعمیر کی گئی ہے۔ (سنن ابن ماجہ:529)

- **مشفقانہ انداز**

آپ خاتم النبیین ﷺ کا انداز لوگوں کے ساتھ کس قدر محبت آمیز اور مشفقانہ تھا اس کا اندازہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

www.ilmkidunya.com

بیان سے لگایا جا سکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں: میں دس برس تک حضور خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں رہا، جو کام میں نے جس طرح بھی کر دیا، آپ خاتم النبیین ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: کہ یہ کیوں کیا؟ اگر کوئی کام نہ کر سکا تو یہ نہیں فرمایا: یہ کیوں نہیں کیا؟ (صحیح مسلم 2309)

جوامعُ الکلِم کی خصوصی صفت

اصلاح وتربیت کے سلسلہ میں آپ کا ایک خاص اسلوب یہ بھی رہا ہے کہ آپ زیادہ لمبے اور طویل وعظ ونصیحت سے گریز فرماتے تھے، نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کا یہ حیرت انگیز اعجاز تھا کہ آپ بڑی بڑی باتوں کو مختصر سے جملوں میں بیان کر دیتے تھے۔ اللّٰہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو جوامعُ الکلِم کی خصوصی صفت عطا کی تھی۔

احتساب نفس اور اپنے اعمال کا جائزہ لینے کی تلقین

حضور خاتم النبیین ﷺ مخاطب کے جذبات اور احساسات کے علاوہ مزاج اور نفسیات کا بھی لحاظ فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے آپ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کیا: اے اللّٰہ کے رسول خاتم النبیین ﷺ! قیامت کب آئے گی؟ دیکھنے میں یہ ایک معمولی سا سوال تھا جس کا کوئی بھی جواب دے کر بات ختم کر دی جاتی، مثلاً قیامت کی کچھ نشانیاں بتا دی جاتیں، یا آپ خاتم النبیین ﷺ فرماتے کہ اللّٰہ ہی بہتر جانتا ہے وغیرہ مگر آپ نے ایسا نہیں کیا، آپ خاتم النبیین ﷺ نے جب دیکھا کہ ایک شخص پر قیامت کی فکر طاری ہے اور اس کے وقوع کے بارے میں سوال کر رہا ہے تو آپ خاتم النبیین ﷺ جواب دینے کے بجائے خود ہی سوال کرتے ہیں: تُو نے اس دن کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ (صحیح بخاری: 6167)۔ اس سوال کے ذریعے سے آپ خاتم النبیین ﷺ نے ایک حقیقت ذہن نشین کرائی کہ اصل مسئلہ یہ نہیں ہے کہ قیامت کب آئے گی بلکہ اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ قیامت کے لیے تم نے کیا تیاری کی ہے؟ اگر قیامت دیر سے بھی آئے مگر ہماری طرف سے کوئی تیاری نہ ہو تو بے کار ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی اس خوش اسلوبی نے سائل کو احتساب نفس اور اپنے اعمال کا جائزہ لینے پر آمادہ کر دیا۔

اچھے کام کی حوصلہ افزائی

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ہر بات مناسب موقع پر کرتے تھے۔ اچھے کام پر صحابہ کرام رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم کی تعریف کرتے اور ان کی حوصلہ افزائی فرماتے ایک بار ایک شخص نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے ملاقات کے لیے آیا، آپ خاتم النبیین ﷺ نے دیکھا کہ اس کی ہتھیلیوں پر نشانات پڑے ہوئے ہیں، آپ خاتم النبیین ﷺ نے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا: یارسول اللّٰہ خاتم النبیین ﷺ میں ایک مزدور آدمی ہوں، کسب حلال کے لیے مجھے پتھر توڑنے پڑتے ہیں، اس سخت محنت کی وجہ سے یہ نشانات پڑ گئے ہیں، جب آپ خاتم النبیین ﷺ نے یہ بات سنی تو شفقت فرماتے ہوئے اس کے ہاتھ چوم لیے۔ ایسے اقدامات سے مخاطب کے دل میں محبت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں جس سے وہ نہ صرف بات قبول کرنے پر آمادہ ہوتا ہے بلکہ وہ ہر حال میں اس پر گامزن رہتا ہے۔

معاملات میں تدریج کا اہتمام

حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ ہر کام اور ہر معاملہ میں تدریج کا اہتمام فرماتے تھے، زیر تربیت افراد کی خوبیوں اور خامیوں کا اچھی طرح سے تجزیہ کر کے ایک خامی کو دور کرتے، ایک خوبی کو پروان چڑھاتے، مخاطب کی صلاحیت اور طاقت کے مطابق اسے احکام اسلامی کا پابند بناتے، اسی لیے حضرت معاذ بن جبل رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کو یمن روانہ کرتے وقت آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: کہ اے معاذ! تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو، تم پہلے انھیں توحید اور رسالت کی دعوت دینا، جب وہ یہ بات مان لیں کہ اللّٰہ ایک ہے اور محمد خاتم النبیین ﷺ اس کے رسول ہیں تو پھر انھیں یہ بتانا کہ اللّٰہ نے دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جب وہ اس بات کو بھی تسلیم کر لیں تو پھر انھیں یہ بتانا کہ اللّٰہ

www.ilmkidunya.com

نے ان پر زکوۃ فرض کی ہے جو ان کے مال داروں سے لی جائے گی اور ان کے فقرا میں تقسیم کر دی جائے گی۔ (صحیح بخاری: 1395)

حاصل کلام

آج بھی ہم اگر سیرتِ طیبہ کو اپنے لیے مشعل راہ بنالیں تو اس سے ان شاء اللہ ایک صالح اور خوش گوار معاشرہ وجود میں آئے گا اور اس کے زیرِ سایہ پوری انسانیت کو امن و سکون کی دولت نصیب ہوگی۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے اندازِ تربیت میں والدین، اساتذہ کرام اور علماء کرام کے لیے راہ نما اصول موجود ہیں۔ جن کو مشعل راہ بنا کر وہ نئی نسل کی بہترین تربیت کر سکتے ہیں اور ان کو معاشرے کا ایک کامیاب فرد بنا سکتے ہیں۔

اخلاق و آداب

باب: چہارم

(1) شکر و قناعت (2) امانت و دیانت (3) اخلاص و تقویٰ (4) پردہ پوشی

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر ا۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

091004001

(1) کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والا کا اجر برابر ہے:

(الف) روزے دار کے (ب) مجاہد کے (ج) مسافر کے (د) سخی کے

091004002

(2) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حکم سے کفار مکہ کو امانتیں واپس لوٹائیں:

(الف) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ب) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(ج) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے (د) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

091004003

(3) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے تقویٰ کا اصل مقام قرار دیا:

(الف) سوچ کو (ب) دماغ کو (ج) زبان کو (د) دل کو

091004004

(4) پردہ پوشی جائز نہیں:

(الف) بے نمازی کی (ب) اجتماعی جرم کی (ج) گناہ گار کی (د) منافق کی

اضافی معروضی سوالات

091004005

(5) شکر کا لغوی معنی ہے:

(الف) احسان ماننا (ب) خرچ کرنا (ج) تلاش کرنا (د) طلب کرنا

091004006

(6) قناعت سے مراد ہے کہ انسان کو جو رزق ملے:

(الف) اس پر راضی رہے (ب) اس کو کم سمجھے

(ج) اس میں کثرت سے خرچ کرے (د) اس میں کنجوسی کرے

091004007

(7) اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے کہنا چاہیے:

(الف) اَللّٰہُ اَکْبَرُ (ب) سُبْحَانَ اللّٰہِ (ج) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (د) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

www.ilmkidunya.com